عمران سیریز
کاشن سیڈ

چند باتیں

محترم قارئین۔ سلام مسنون۔ نیا ناول "کاٹن سیڈ" آپ کے ہاتھوں میں ہے۔ یقیناً آپ اس کا نام پڑھ کر حیران ہو رہے ہوں گے کیونکہ کپاس کے بیج کو بین الاقوامی سطح پر کسی بڑے جرم میں استعمال کرنے کے بارے میں تو سوچا بھی نہیں جا سکتا لیکن محترم قارئین موجودہ دور میں جہاں دیگر ہر فیلڈ میں انقلابی تبدیلیاں آ رہی ہیں وہاں جرائم میں بھی ایسے ایسے منصوبے سامنے آ رہے ہیں جن کے بارے میں شاید پہلے کبھی سوچا بھی نہ جا سکتا تھا۔ کاٹن سیڈ کا بظاہر تو کسی بین الاقوامی جرم سے کوئی تعلق نظر نہیں آتا لیکن اس معمولی سے کاٹن سیڈ کو جب پاکیشیا کو مکمل طور پر تباہ و برباد کرنے، ملکی سلامتی کو بھیانک خطرے سے دوچار کرنے اور پاکیشیا کے پندرہ کروڑ افراد کو زندہ درگور کرنے کا منصوبہ بنایا گیا تو بظاہر اس منصوبے کے بارے میں کسی کو یقین نہ آ رہا تھا لیکن جب عمران اور پاکیشیا سیکرٹ سروس تک یہ منصوبہ پہنچا اور عمران اور اس کے ساتھیوں نے اس پر کام کیا تب یہ انکشاف ہوا کہ اسرائیل نے پاکیشیا کو مکمل طور پر تباہ و برباد کرنے کے لئے یہ انتہائی بھیانک منصوبہ ترتیب دیا ہے اور یہ منصوبہ کامیابی کے بالکل قریب پہنچ چکا ہے تو عمران اور پاکیشیا سیکرٹ سروس نے اس بھیانک منصوبے کے خلاف واقعی دیوانہ وار

جدوجہد کی۔ یہ ناول جاسوسی ادب میں قطعی منفرد موضوع پر لکھا گیا ایک ایسا ناول ہے جو یقیناً اس سے پہلے دنیا کی کسی زبان کے جاسوسی ادب میں نہیں لکھا جا سکا۔ مجھے یقین ہے کہ یہ ناول اپنے قطعی منفرد موضوع کے لحاظ سے آپ کے اعلیٰ معیار پر ہر لحاظ سے پورا اترے گا۔ اپنی آراء سے مجھے ضرور نوازیئے گا تاکہ مجھے معلوم ہو سکے کہ میرے قارئین میری اس محنت کو کس نظر سے دیکھتے ہیں لیکن ناول کے مطالعہ سے پہلے اپنے چند خطوط اور ان کے جواب بھی ملاحظہ کیجئے کیونکہ دلچسپی کے لحاظ سے یہ بھی کسی طرح کم نہیں ہیں۔

علی پور مظفر گڑھ سے ڈاکٹر افتخار احمد غالب لکھتے ہیں۔ " طویل عرصے بعد خط لکھ رہا ہوں۔ آپ کے ناولوں میں آہستہ آہستہ یکسانیت آتی جا رہی ہے لیکن ایک خوبی ایسی ہے جو ابھی تک آپ کے ناولوں میں قائم ہے کہ کسی بھی جگہ مزاج میں تکرار نہیں آتا۔ دوسری بات یہ کہ آپ اچھے بھلے کرداروں کو آئندہ پیش نہیں کرتے اس طرح یہ دلچسپ اور نئے کردار مردہ ہو جاتے ہیں جیسے ارباب اور اس کی بیوی لیلیٰ، زاراک، کرنل فریدی کے سلسلے کا کردار ملیقا اس طرح کے بے شمار کردار ہیں جنہیں آپ دوبارہ پیش نہیں کرتے۔ اس لئے میری درخواست ہے کہ ان کرداروں کو بار بار شامل کر لیا کریں تاکہ ناول میں تازگی کا احساس ہو سکے "۔

محترم ڈاکٹر افتخار احمد غالب صاحب۔ طویل عرصے بعد خط لکھنے کا بے حد شکریہ۔ آپ نے ناولوں کے بارے میں جو کچھ لکھا ہے وہ اپنی جگہ درست سہی لیکن محترم آپ نے یقیناً محسوس کیا ہو گا کہ اب تک سینکڑوں کی تعداد میں میرے لکھے ہوئے جاسوسی ناول پڑھنے کے باوجود آپ کے مطابق ایک خوبی تو بہرحال موجود ہے۔ محترم جاسوسی ادب کا دائرہ کار انتہائی محدود ہے۔ اس لئے اس میں یکسانیت کی بات محاورتاً بھی کر دی جاتی ہے ورنہ سینکڑوں ناولوں میں موضوعات، سچوئیشنز، ٹمپو، مزاح، سسپنس، ایکشن، کردار نگاری میں تنوع اور انفرادیت قائم رکھنا خون جگر جلانے کے مترادف ہوتا ہے۔ موجودہ ناول جس کی چند باتوں میں آپ کا یہ خط شائع کیا جا رہا ہے موضوع کے لحاظ سے یقیناً آپ کو تازگی کا احساس دلائے گا جہاں تک سابقہ کرداروں کا تعلق ہے تو محترم تمام کرداروں کو بار بار ہر ناول میں لے آنا تو مشکل ہے البتہ سچوئیشن کے لحاظ سے جب بھی کسی سابقہ کردار کی ضرورت ہوتی ہے وہ سامنے آجاتا ہے البتہ میری ہمیشہ یہی کوشش ہوتی ہے کہ سابقہ کرداروں کو بار بار سامنے لانے کی بجائے نئے کرداروں کو سامنے لایا جائے تاکہ قارئین کو نئے نئے کرداروں کو پڑھنے کا موقع مل سکے۔ امید ہے آپ آئندہ بھی خط لکھتے رہیں گے۔

بہاولپور سے ریحان مقبول لکھتے ہیں۔ " مجھے آپ کے ناول بہت پسند ہیں۔ عمران کا کردار میرا آئیڈیل ہے لیکن مجھے عمران سے ایک شکایت ہے کہ وہ اپنے والد کو تنگ کرتا رہتا ہے حالانکہ والد کی خوشنودی کو جنت کا دروازہ کہا جاتا ہے۔ اگر عمران کے والد ناراض رہے تو عمران پر جنت کا دروازہ نہیں کھل سکے گا۔ امید ہے آپ ضرور

جواب دیں گے"۔

محترم ریحان مقبول صاحب۔ خط لکھنے اور ناول پسند کرنے کا بے حد شکریہ۔ آپ کی شکایت بجا لیکن آپ نے یقیناً محسوس کیا ہو گا کہ عمران اپنے والد کے مزاج اور موڈ کے لحاظ سے انہیں ضرور تنگ کرتا ہے لیکن اس نے کبھی اپنے والد کے سامنے ایسی کوئی گستاخی نہیں کی جس سے ان کی عزت و تکریم پر حرف آتا ہو اور آپ نے اکثر پڑھا ہو گا کہ عمران کے والد سر عبدالرحمان حتمی طور پر یہ بات جانتے ہیں کہ عمران غلط کار نہیں ہو سکتا جس سے ان کی عزت و تکریم یا غیرت داؤ پر لگ سکے اور یہ بات ان کی خوشنودی کی دلیل ہے۔ امید ہے آپ آئندہ بھی خط لکھتے رہیں گے۔

شیخوپورہ سے عمر سلطان لکھتے ہیں۔ "میں کافی عرصہ پہلے سے آپ کے ناول پڑھ رہا ہوں۔ جوزف، جوانا اور ٹائیگر میرے پسندیدہ کردار ہیں۔ آپ ان پر زیادہ سے زیادہ ناول لکھا کریں البتہ عمران سے ایک شکایت ہے کہ وہ اب مزاح کی بجائے زیادہ تر سنجیدہ رہنے لگا ہے۔ کیا عمران واقعی بوڑھا ہو گیا ہے۔ آپ اس سے کہیں کہ وہ سلیمان کی طرح حریرہ جات کھانا شروع کر دے۔ امید ہے آپ میری درخواست ضرور عمران تک پہنچا دیں گے"۔

محترم عمر سلطان صاحب۔ ناول پسند کرنے اور خط لکھنے کا بے حد شکریہ۔ جہاں جوزف، جوانا اور ٹائیگر کی ضرورت ہوتی ہے وہ یقیناً وہاں کام کرتے آپ کو ملتے ہوں گے۔ البتہ میں کوشش کروں گا کہ آپ زیادہ سے زیادہ انہیں پڑھ سکیں۔ جہاں تک عمران کی حس مزاح کا تعلق ہے تو اس میں عمران کے بڑھاپے سے زیادہ مجرموں کی تیز رفتاری اور خوفناک منصوبہ بندی کا زیادہ دخل ہے جہاں پورے ملک پر موت کے بھیانک سائے منڈلا رہے ہوں، جہاں ملک کو مکمل طور پر تباہ و برباد کرنے کی منصوبہ بندی کی جا رہی ہو۔ جہاں پندرہ کروڑ افراد کو زندہ درگور کرنے کی منصوبہ بندی کی جا رہی ہو وہاں ان کے تحفظ کے لئے سنجیدہ ہونا ہی پڑتا ہے۔ ورنہ تو عمران کی حس مزاح بہرحال کام دکھاتی ہی رہتی ہے۔ اس کے ساتھ ساتھ آپ نے عمران کو حریرہ جات کھلانے کی جو بات کی ہے اس کے لئے سلیمان سے سفارش کرنا پڑے گی اور یہ بات تو آپ بھی جانتے ہوں گے کہ سلیمان اس معاملے میں سفارش کو کس نظر سے دیکھے گا۔ بہرحال آپ کی سفارش اس تک پہنچا دی جائے گی۔ امید ہے آپ آئندہ بھی خط لکھتے رہیں گے۔

چک نمبر 124/R.B پڑوپیاں ضلع فیصل آباد سے حافظ محمد فراز احمد لکھتے ہیں۔ "گذشتہ سات سالوں سے آپ کے ناول پڑھ رہا ہوں۔ آپ کا ناول "وائٹ شیڈو" مجھے بے حد پسند آیا ہے۔ اس میں عمران نے واضح طور پر کہا ہے کہ جولیا اب جذبات کی آخری حد پر پہنچ چکی ہے اس لئے اسے واپس سوئٹزرلینڈ بھیج دینے کی دھمکی دی ہے۔ کیا واقعی ایسا ہو گا۔ آپ برائے کرم عمران سے کہیں کہ وہ ایسا نہ کرے۔ بلکہ جولیا کے جذباتی پن کا کوئی ایسا علاج کرے جس سے جولیا

جذباتیت سے بھی چھٹکارا حاصل کر لے اور سیکرٹ سروس میں کام بھی کرتی رہے۔ عمران جو ہر مسئلے کا حل نکال لیتا ہے یقیناً وہ اس مسئلے کا حل بھی نکال لے گا۔ امید ہے آپ عمران تک یہ بات ضرور پہنچا دیں گے"۔

محترم حافظ محمد فراز احمد صاحب۔ خط لکھنے اور ناول پسند کرنے کا بے حد شکریہ۔ جولیا واقعی جذباتیت کی آخری تک پہنچ چکی تھی اور اس کا کوئی نہ کوئی حل ضروری تھا اور واقعی عمران نے جولیا کو واپس سوئٹزرلینڈ بھجوانے کی دھمکی دے دی تھی لیکن جب یہ دھمکی سیکرٹ سروس کے ممبران کے سامنے آئی تو انہوں نے خود ہی اس مسئلے کا ایک حل نکال لیا جو یقیناً سابقہ کتاب میں آپ پڑھ چکے ہوں گے۔ امید ہے آپ آئندہ بھی خط لکھتے رہیں گے۔

اب اجازت دیجئے

والسلام

مظہر کلیم۔ ایم اے

عمران اپنے کمرے میں سر کے بل فرش پر بچھے ہوئے قالین پر کھڑا تھا۔ قریبی مسجد میں فجر کی نماز پڑھنے اور اس کے بعد کچھ دیر تک تلاوت کرنے کے بعد وہ قریبی پارک جاتا تھا اور پھر وہاں کافی دیر تک جوگنگ کرنے کے بعد وہ واپس فلیٹ آجاتا اور جب تک ناشتہ تیار نہ ہوتا تھا وہ قالین پر سر کے بل الٹا کھڑا رہتا تھا۔ یہ اس کا ویسے تو روزانہ کا معمول تھا لیکن جب ہنگامی حالات ہوتے تھے تو ایسا نہ ہو سکتا تھا۔ اس وقت بھی وہ ٹریک سوٹ میں ملبوس سر کے بل الٹا کھڑا تھا۔ اس کی آنکھیں بند تھیں اور سرخ و سفید چہرہ اس وقت قندھاری انار سے بھی زیادہ سرخ ہو رہا تھا۔ اسے معلوم تھا کہ سلیمان ناشتہ تیار کرنے میں مصروف ہوگا اس لئے جب ناشتہ تیار ہو جائے گا تو وہ اسے اطلاع دے دے گا اور عمران غسل کر کے سٹنگ روم میں جا کر بیٹھے گا اور پھر سلیمان ناشتہ سرو کرے گا۔ یہ چونکہ اس کا روز کا معمول تھا اس

لئے ایک دوسرے کو باقاعدہ کہنے اور بتانے کی کسی کو بھی ضرورت ہی
محسوس نہ ہوتی تھی۔ اچانک کال بیل کی آواز سنائی دی تو لیٹے کھڑے
ہوئے عمران نے بے اختیار آنکھیں کھول دیں۔ اس کی آنکھیں بھی
خون کے دباؤ کی وجہ سے سرخ ہو رہی تھیں۔ کال بیل بار بار دی جا رہی
تھی اور پھر عمران کے کانوں میں سلیمان کی ہلکی سی بڑبڑاہٹ اور
قدموں کی آواز سنائی دی تو وہ بے اختیار مسکرا دیا کیونکہ اسے معلوم
تھا کہ ناشتے کی تیاری کے دوران کسی کی آمد پر سلیمان بے حد جھنجھلا
جاتا تھا۔ پھر اس کے کانوں میں دروازہ کھلنے کی آواز پڑی۔

"جی۔ جی۔ جی صاحب" سلیمان کی گھگھیائی ہوئی آواز سنائی
دی تو عمران بے اختیار اچھل کر سیدھا ہو گیا۔

"اتنی دیر لگاتے ہو دروازہ کھولنے میں۔ کیا ابھی تک پڑے سو رہے
تھے" سر عبدالرحمان کی گونج دار غصیلی آواز سنائی دی تو عمران
بجلی کی سی تیزی سے سیدھا کھڑا ہو کر دروازے کی طرف بڑھا۔ اس کے
چہرے پر انتہائی حیرت کے تاثرات تھے کیونکہ اس وقت
سر عبدالرحمان کا خود چل کر فلیٹ پر آنا تقریباً ناممکن تھا۔ کوئی
ایمرجنسی تھی تو بہرحال وہ فون پر بھی بات کر سکتے تھے۔

"السلام علیکم ورحمتہ اللہ وبرکاۃ ڈیڈی۔ آج کا دن تو میرے لئے
انتہائی خوش قسمت ثابت ہوگا کہ آپ نے اپنے قدوم میمنت لزوم
سے اس فلیٹ کو رونق بخشی ہے"...... عمران نے ڈرائنگ روم میں
داخل ہوتے ہی انتہائی مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

"وعلیکم السلام۔ یہ تم نے کیسے لفظ سیکھ لئے ہیں نانسنس۔ کیا
تم سیدھے الفاظ میں بات نہیں کر سکتے"...... سر عبدالرحمان نے
غصیلے لہجے میں کہا۔ ظاہر ہے عمران کے الفاظ قدوم میمنت لزوم ان
کے اوپر سے گزر گئے تھے۔

"وہ، وہ آجکل میں قومی زبان باقاعدہ سیکھ رہا ہوں ڈیڈی۔ اس
میں ایسے ایسے شاندار الفاظ ہیں کہ ان کا ردھم پرلطف ہوتا ہے اور
جب ان کے معنی معلوم ہوتے ہیں تو اور بھی لطف آ جاتا ہے"۔
عمران نے جواب دیا تو سر عبدالرحمان بے اختیار مسکرا دیئے۔ وہ
وہاں صوفے پر بیٹھ چکے تھے۔

"بیٹھو، میں اس لئے یہاں اس وقت آیا ہوں کہ تمہاری اماں بی
نے رات سے فساد ڈال رکھا ہے۔ ثریا نے رات فون کیا تھا کہ اس
کے شوہر وقار کی طبیعت خراب ہے جس پر تمہاری اماں بی نے فوراً ہی
عیادت کے لئے چلنے کی ضد شروع کر دی لیکن اتنے طویل فاصلے کا سفر
رات کو اچھا نہیں ہوتا۔ اس لئے میں نے اسے صبح تک ٹال دیا تھا اور
اب نماز کے بعد میں یہاں آگیا ہوں کیونکہ مجھے معلوم ہے کہ وہ تیار ہو
کر بے چین بیٹھی ہوں گی جبکہ آج میری انتہائی ضروری سرکاری
مصروفیت ہے۔ میں نہیں جا سکتا اس لئے تم میرے ساتھ کوٹھی چلو
اور اپنی اماں بی کو لے کر ثریا کے گھر ہو آؤ"...... سر عبدالرحمان نے
کہا۔

"آپ نے مجھے فون کر دینا تھا ڈیڈی۔ میں سر کے بل چل کر آ

جاتا"........ عمران نے مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

"یہ فضول تکلفانہ باتیں مت کیا کرو۔ چلو اٹھو"۔ سر عبدالرحمان نے غصیلے لہجے میں کہا۔

"یس ڈیڈی۔ میں ابھی آیا"..... عمران نے اٹھتے ہوئے کہا جبکہ اس دوران سلیمان اندر داخل ہوا۔ اس نے ٹرے میں دودھ کا ایک بڑا سا گلاس رکھا ہوا تھا۔

"بڑے صاحب، یہ آپ کے لئے ہے"....... سلیمان نے انتہائی مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

"اوہ شکریہ۔ لیکن میں اسے نہیں پی سکتا کیونکہ گھر جا کر مجھے اس سے بھی بڑا دوسرا گلاس پینا ہوگا"........ سر عبدالرحمان نے جواب دیا۔

"وہ چھوٹے صاحب پی لیں گے۔ آپ میرا دل رکھ لیں"۔ سلیمان نے بڑے منت بھرے لہجے میں کہا تو سر عبدالرحمان نے مسکراتے ہوئے ہاتھ بڑھایا اور دودھ کا گلاس اٹھا لیا۔ پھر جب انہوں نے دودھ کا گلاس ختم کیا اور سلیمان کے دیئے ہوئے ٹشو سے منہ صاف کیا تو عمران لباس تبدیل کر کے آگیا۔

"آؤ"....... سر عبدالرحمان نے اٹھتے ہوئے کہا اور پھر عمران اپنے ڈیڈی کے پیچھے نیچے سڑک پر پہنچا تو وہاں سر عبدالرحمان کی ذاتی بڑی گاڑی موجود تھی۔ وہ نماز کے بعد واکنگ کے لئے ایک بڑے پارک میں کار پر جایا کرتے تھے اور یقیناً وہ وہاں سے گھر واپس جانے کی

بجائے ادھر عمران کے فلیٹ پر آ گئے تھے۔ ڈرائیور نے مسکراتے ہوئے عمران کو سلام کیا۔ سر عبدالرحمان عقبی سیٹ پر بیٹھ گئے جبکہ عمران ڈرائیور کے ساتھ فرنٹ سیٹ پر بیٹھ گیا۔

"کیسے ہو خادم حسین"........ عمران نے ڈرائیور کو باقاعدہ سلام کر کے پوچھا۔

"اللہ تعالیٰ کا بے حد شکر ہے چھوٹے صاحب۔ بہت اچھی گزر رہی ہے"........ ڈرائیور نے بھی سلام کا جواب دیتے ہوئے کہا اور عمران نے اثبات میں سر ہلا دیا۔ تھوڑی دیر بعد کار کوٹھی میں داخل ہوئی تو واقعی عمران کی اماں بی گیراج کے ساتھ والے برآمدے میں انتہائی بے چینی سے ٹہلتی ہوئی نظر آئیں۔ کار رکتے ہی عمران بجلی کی سی تیزی سے کار سے نکلا اور دوڑتا ہوا اماں بی کے پاس پہنچ گیا۔

"اماں بی، ڈیڈی آج انتہائی ضروری سرکاری کام میں مصروف ہیں اس لئے انہوں نے مجھے حکم دیا ہے کہ میں آپ کے ساتھ ثریا کے گھر جاؤں۔ اس لئے میں حاضر ہو گیا ہوں۔ چلیں"....... عمران نے کہا۔

"مگر ثریا کے سسرالی کیا کہیں گے کہ باپ کو داماد کی بیماری کی بھی فکر نہیں ہے"........ اماں بی نے ہونٹ کاٹتے ہوئے کہا۔

"اماں بی۔ ڈیڈی کی نمائندگی میں نے ہی تو کرنی ہے۔ آیئے دیر ہو رہی ہے"........ عمران نے معاملے کو سنبھالتے ہوئے کہا کیونکہ اسے احساس ہو گیا تھا کہ اماں بی کا غصہ آہستہ آہستہ بڑھتا جائے گا اور معاملات خراب ہوتے چلے جائیں گے۔

"اوہ ہاں، ٹھیک ہے۔ آؤ چلیں۔ خادم حسین۔ اندر سے میرا بیگ لے آؤ"...... اماں بی نے کہا اور پھر خادم حسین تو اندر چلا گیا جبکہ عمران نے جلدی سے عقبی سیٹ کا دروازہ کھولا اور اماں بی کو اندر بیٹھنے میں مدد دی اور خود بھی سائیڈ سیٹ کا دروازہ کھول کر اندر بیٹھ گیا جبکہ سر عبدالرحمان اس دوران مطمئن ہو کر اپنے کمرے کی طرف بڑھ گئے تھے۔ تھوڑی دیر بعد کار کوٹھی سے باہر آئی اور تیزی سے آگے بڑھتی چلی گئی۔

"اماں بی، کیا ہوا ہے وقار حیات کو"...... عمران نے ثریا کے شوہر کا نام لیتے ہوئے کہا۔

"بتایا تو یہی گیا ہے کہ طبیعت خراب ہے۔ اللہ تعالیٰ اپنی رحمت کرے"...... اماں بی نے جواب دیا۔

"کوئی تفصیل نہیں بتائی ثریا نے"...... عمران نے کہا۔

"نہیں اور اب خاموش بیٹھو۔ مجھے تسبیح کرنے دو"...... اماں بی نے قدرے غصیلے لہجے میں کہا تو عمران سیدھا ہو کر بیٹھ گیا۔ خادم حسین کے چہرے پر ہلکی سی مسکراہٹ تھی۔ پھر تقریباً چھ گھنٹوں کی طویل اور مسلسل ڈرائیونگ کے بعد وہ ایک بڑے شہر فاضل آباد پہنچ گئے جہاں وقار حیات کا کاروں کے سپیئر پارٹس کا وسیع کاروبار تھا۔ ان کی رہائش گاہ بھی وہیں تھی۔ تھوڑی دیر بعد کار جب ان کی شاندار رہائش گاہ میں پہنچی تو عمران کو معلوم ہوا کہ وقار حیات ٹھیک ہے اور وہ صبح ہی اپنے بزنس کے سلسلے میں کسی پارٹی سے ملنے ایک اور

شہر چلا گیا ہے۔ رات کو اسے بس ہلکا سا بخار ہوا تھا جو اتر گیا تھا۔ یہ تو اماں بی تھیں جو طبیعت کی خرابی کا سن کر ہی بے چین ہو گئی تھیں۔ عمران کا منہ بن گیا۔ ثریا ان کے آنے سے بے حد خوش ہوئی۔

"تم نے وہ شیر آیا، شیر آیا والی کہانی تو سنی ہو گی۔ وہی ہو گا تمہارے ساتھ"...... عمران نے منہ بناتے ہوئے ثریا سے کہا۔

"کیا مطلب، میں نے کیا کیا ہے"...... ثریا نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"تم نے نجانے اماں بی کو کیا بتایا تھا کہ وہ رات سے سو ہی نہیں سکیں اور اب یہاں آ کر معلوم ہوا ہے کہ کچھ بھی نہیں ہوا۔ شیر آیا۔ شیر آیا والا معاملہ ہی ہوا ہے کہ ایک لڑکے نے اچانک گاؤں میں شور مچا دیا کہ شیر آ رہا ہے اسے کھانے کے لئے اور لوگ اسے بچانے کے لئے دوڑ پڑے لیکن پھر پتہ چلا کہ اس نے مذاق کیا تھا اور پھر ایک روز واقعی شیر آ گیا لیکن لڑکے کے شور مچانے کے باوجود کوئی اس کی مدد کے لئے نہ گیا کہ وہ پہلے کی طرح مذاق کر رہا ہے اور شیر اسے کھا گیا۔ تمہارے ساتھ یہی ہو گا۔ جب تمہارے شوہر کی طبیعت واقعی خراب ہوئی تو اماں بی اور میں یہی سمجھیں گے کہ معمولی بات ہے۔ تم خواہ مخواہ بڑھا چڑھا کر کہہ رہی ہو"...... عمران نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

"دیکھیں اماں بی، بھائی جان چاہتے ہیں کہ وقار کی واقعی طبیعت خراب ہو جائے۔ یہ انہیں بد دعا دے رہے ہیں"...... ثریا نے اماں

بی سے مخاطب ہو کر کہا اور ساتھ ہی کن انکھیوں سے شرارت بھرے انداز میں عمران کو بھی دیکھ رہی تھی۔

"کیا، کیا کہہ رہی ہو ثریا۔ یہ کیسے ممکن ہے"...... اماں بی نے چونک کر کہا۔ وہ اصل میں تسبیح پڑھنے میں مصروف تھیں اس لئے شاید انہوں نے عمران کی بات ہی نہ سنی تھی۔

"اماں بی، میں تو ثریا کو شیر آیا۔ شیر آیا والی کہانی سنا رہا تھا۔ آخر یہ میری چھوٹی بہن ہے اب مجھے کوئی نہ کوئی کہانی تو سنانی ہی پڑتی ہے"...... عمران نے کہا۔

"یہ وقت ہے کہانیاں سنانے کا اور اب کیا ثریا چھوٹی بچی ہے کہ تم اسے کہانیاں سناؤ گے"...... اماں بی نے غصیلے لہجے میں کہا۔

"اماں بی، اب واپس چلیں"...... عمران نے شاید موضوع بدلنے کے لئے کہا۔

"ارے نہیں، یہ کیسے ہو سکتا ہے وقار شام کو آجائیں گے۔ ان سے ملے بغیر آپ کیسے جا سکتے ہیں"...... ثریا نے اچھلتے ہوئے کہا۔

"ہاں، جب تک میں خود وقار کو نہیں دیکھ لوں گی مجھے چین نہیں آئے گا"...... اماں بی نے جیسے فیصلہ سناتے ہوئے کہا اور عمران نے بے اختیار منہ بنا لیا۔

"آیئے بھائی جان میرے ساتھ۔ میں آپ کو ایک خاص چیز دکھاؤں"...... ثریا نے مسکراتے ہوئے کہا اور اٹھ کھڑی ہوئی۔

"تمہارے پاس سوائے وقار کے اور خاص چیز کیا ہو سکتی ہے

بھلا"...... عمران نے کہا تو ثریا بے اختیار کھلکھلا کر ہنس پڑی۔

"آیئے تو سہی بھائی جان"...... ثریا نے ہنستے ہوئے کہا اور عمران مسکراتا ہوا اٹھا اور ثریا اسے لے کر اپنے خاص کمرے میں آ گئی۔ اس نے میز کی دراز کھولی اور اس میں سے ایک البم نکال کر اس نے عمران کے سامنے رکھ دی۔

"بھائی جان میں اور وقار ایک ہفتے کے لئے گارگن گئے تھے سیر و تفریح کرنے۔ یہ وہاں کی تصویریں ہیں۔ ایسے خوبصورت مناظر ہیں وہاں کہ آپ کو بغیر تصویریں دیکھے یقین ہی نہ آئے گا"...... ثریا نے بچوں کی طرح خوش ہوتے ہوئے کہا۔

"گارگن، یہ کونسی جگہ ہے"...... عمران نے چونک کر کہا کیونکہ یہ نام واقعی وہ پہلی بار سن رہا تھا۔

"آپ کو نہیں معلوم۔ یہ کالاگ سے نیچے ترائی میں ایک نئی وادی دریافت ہوئی ہے۔ وہاں تک پہنچنے کا پیدل راستہ بھی نہ تھا کیونکہ چاروں طرف انتہائی اونچی پہاڑیاں ہیں اور کوئی راستہ نہ تھا۔ صرف مقامی لوگ آتے جاتے تھے۔ پھر حکومت نے وہاں کے لئے باقاعدہ سڑک بنا دی۔ اس طرح یہ انتہائی خوبصورت وادی سامنے آ گئی"...... ثریا نے باقاعدہ پیشہ ور گائیڈوں کی طرح پوری تقریر کر ڈالی۔ عمران نے البم نکالا اور تصویریں دیکھنے میں مصروف ہو گیا۔ تصویریں دیکھ کر اسے یقین ہو گیا کہ ثریا جو کچھ بتا رہی ہے وہ واقعی درست ہے۔ لیکن پھر ایک تصویر دیکھ کر وہ بے اختیار چونک پڑا۔

تصویر میں ثریا اپنے شوہر وقار کے ساتھ کھڑی تھی جبکہ وقار کی دوسری طرف ایک لمبے قد اور قدرے دبلے جسم کا آدمی کھڑا تھا۔ اس کی ٹھوڑی پر ہلکی سی براؤن رنگ کی داڑھی تھی۔ وہ اپنے چہرے مہرے اور خدوخال سے کارمن نژاد لگتا تھا۔ عمران اسے دیکھ کر چونکا تھا کہ یہ شکل اس کے لاشعور میں کہیں محفوظ تھی لیکن اسے یاد نہ آرہا تھا کہ اس آدمی کو وہ کیسے جانتا ہے۔

"یہ کون ہے"...... عمران نے اس داڑھی والے آدمی کی تصویر پر انگلی رکھتے ہوئے کہا۔

"یہ بھی سیاح ہے۔ کارمن سے آیا ہوا ہے۔ وہیں ہمارے ساتھ ہی ہوٹل میں ٹھہرا ہوا تھا۔ وقار کا دوست بن گیا تھا۔ بہت اچھا آدمی تھا"...... ثریا نے جواب دیا۔

"اس کا نام کیا ہے"...... عمران نے پوچھا۔

"لارک۔ مگر آپ کیوں خاص طور پر پوچھ رہے ہیں"...... ثریا نے چونک کر پوچھا۔

"اس کی شکل بجو سے ملتی ہے اس لئے"...... عمران نے بڑے سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"بجو کیا ہوتا ہے"...... ثریا نے اور زیادہ حیران ہوتے ہوئے کہا۔

"ایک مردار خور جانور ہے۔ قبرستانوں میں ہوتا ہے اور لاشیں کھاتا ہے۔ انتہائی بدشکل ہوتا ہے بالکل اس لارک جیسا"۔ عمران نے جواب دیا تو ثریا بے اختیار کھلکھلا کر ہنس پڑی۔

"ویسے وادی پسند آئی ہے آپ کو"...... ثریا نے ہنستے ہوئے کہا۔

"ہاں، واقعی بے حد خوبصورت ہے"...... عمران نے جواب دیا تو ثریا کا چہرہ مسرت سے کھل اٹھا۔ ظاہر ہے عمران نے اس کی بات کی تائید کر دی تھی۔ پھر اس طرح وہ تصویریں دیکھتے رہے اور باتیں کرتے رہے۔ دوپہر کا کھانا بھی انہوں نے مل کر کھایا اور اس کھانے میں وقار حیات بھی شامل ہوا۔ شاید اس نے گھر کال کی تھی تو ثریا نے اسے عمران اور اماں بی کی آمد کے بارے میں بتا دیا اس لئے وہ دوپہر کو ہی گھر آگیا تھا۔ پھر خوب گپیں ہانکی گئیں۔

"وقار، ثریا نے مجھے وادی کی تصویریں دکھائی ہیں۔ بے حد خوبصورت وادی ہے"...... عمران نے کہا۔

"ہاں عمران بھائی، جنت بھی شاید اسی طرح کی ہوگی"...... وقار نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"البتہ تمہارے ایک دوست کی تصویر میں نے دیکھی ہے لارک نام بتا رہی تھی ثریا۔ وہ تو بالکل بجو کی شکل کا ہے"...... عمران نے کہا تو وقار بے اختیار ہنس پڑا۔

"آپ خواہ مخواہ اسے بجو کہہ رہے ہیں۔ اچھی شکل وصورت کا تھا اور ویسے بھی وہ میرا دوست تو نہیں تھا کارمن کا سیاح تھا اور وہیں ہوٹل میں ہی اس سے ملاقات ہوئی تھی"...... وقار نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"اس نے کیا بتایا تھا کہ وہ یہاں کیا کرنے آیا ہے"...... عمران

نے کہا تو وقار بے اختیار چونک پڑا۔

"یہی بتایا تھا عمران بھائی کہ وہ سیاح ہے اور ظاہر ہے سیاح سیاحت کرنے ہی آتا ہے"...... وقار حیات نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"اچھا، میں سمجھا کہ گارگن کے قبرستان سے لاشیں نکالنے آیا تھا"...... عمران نے شاید بجو کے حوالے سے کہا تو وقار حیات بے اختیار ہنس پڑا۔ پھر ادھر ادھر کی باتوں کے بعد عمران نے ان سے اجازت لی اور اماں بی کو لے کر واپس شام گئے دارالحکومت پہنچ گیا۔ اماں بی کو کوٹھی ڈراپ کرنے کے بعد وہ ٹیکسی میں بیٹھ کر سیدھا دانش منزل پہنچ گیا۔ اس کے ذہن میں وہ آدمی لارک کھٹک رہا تھا۔

"عمران صاحب آپ اور اس وقت"...... بلیک زیرو نے دعا سلام کے بعد حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"میں کچھ دیر کے لئے لائبریری جا رہا ہوں۔ واپسی پر بات ہو گی۔ تم میرے لئے چائے تیار رکھنا"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا اور اٹھ کر لائبریری کی طرف بڑھ گیا۔ اس نے لائبریری میں پہنچ کر مختلف البم دیکھنا شروع کر دیئے جن میں دنیا بھر کے ایجنٹوں کے کوائف اور تصاویر موجود تھیں۔ اس نے ان البموں کا خصوصی طور پر انتخاب کیا تھا جس میں موجود تصویروں کا تعلق کارمن سے تھا لیکن تمام البم دیکھ لینے کے باوجود اسے اس لارک کے بارے میں کوئی تفصیل نہ مل سکی تھی تو وہ اٹھ کر واپس آپریشن روم میں آگیا۔

"کیا ہوا عمران صاحب۔ کیا مسئلہ ہے آپ خاصے الجھے ہوئے لگ رہے ہیں"...... بلیک زیرو نے کہا۔

"صاحب ذوق آدمی کے ذہن سے جب کوئی اچھا سا شعر یا اس کا کوئی مصرعہ نکل جائے تو اسے یاد کرنے تک وہ اسی طرح الجھا رہتا ہے"...... عمران نے کرسی پر بیٹھتے ہوئے کہا تو بلیک زیرو بے اختیار ہنس پڑا۔

"تو آپ کے ذہن سے بھی کچھ نکل گیا ہے۔ کیا نکلا ہے"۔ بلیک زیرو نے کہا۔

"کچھ ہو گا تو نکلے گا"...... عمران نے بڑے معصوم سے لہجے میں کہا تو بلیک زیرو بے اختیار ہنس پڑا۔

"میں آپ کے لئے چائے لے آؤں"...... بلیک زیرو نے اٹھتے ہوئے کہا۔

"وہ عمرو عیار کی زنبیل مجھے دیتے جاؤ۔ شاید اس میں سے کچھ نکل آئے"...... عمران نے کہا تو بلیک زیرو نے مسکراتے ہوئے میز کی سب سے نچلی دراز سے سرخ رنگ کے کور والی ضخیم ڈائری نکال کر عمران کی طرف بڑھا دی۔ عمران اسے عمرو عیار کی زنبیل کہا کرتا تھا۔ بلیک زیرو کچن کی طرف بڑھ گیا۔ عمران نے ڈائری کھولی اور اس کے صفحے پلٹنے شروع کر دیئے۔ کافی دیر تک وہ صفحے پلٹتا رہا پھر ایک صفحہ پر اس کی نظریں جم سی گئیں۔ کچھ دیر تک وہ اسے غور سے دیکھتا رہا پھر اس نے ڈائری بند کر کے میز پر رکھی اور فون کا رسیور اٹھا کر اس نے

نمبر ڈائل کرنے شروع کر دیئے۔

"رافٹ کارپوریشن"...... رابطہ قائم ہوتے ہی ایک نسوانی آواز سنائی دی۔ اسی وقت بلیک زیرو چائے کی دو پیالیاں اٹھائے واپس آ گیا۔ اس نے ایک پیالی عمران کے سامنے رکھی اور دوسری لئے وہ اپنی کرسی کی طرف بڑھ گیا۔

"جنرل مینجر فلپس سے بات کرائیں۔ میں پاکیشیا سے علی عمران بول رہا ہوں"...... عمران نے کہا۔

"یس سر۔ ہولڈ کریں"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"ہیلو، فلپس بول رہا ہوں"...... چند لمحوں بعد ایک مردانہ آواز سنائی دی۔

"ارے ہاں، فلپس ایک کمپنی کا نام ہے جو بلب تیار کرتی ہے۔ اسی لئے فلپس بول رہا ہوں سن کر یوں محسوس ہوتا ہے کہ جیسے کوئی بلب بول رہا ہو"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"آپ کون ہیں۔ میں نے آپ کو پہچانا نہیں ہے"...... دوسری طرف سے الجھے ہوئے لہجے میں کہا گیا۔

"تمہاری سیکرٹری نے تمہیں میرا نام نہیں بتایا۔ اگر نہیں بتایا تو چلو میں پھر تعارف کرا دیتا ہوں۔ علی عمران ایم ایس سی۔ ڈی ایس سی (آکسن) بول رہا ہوں"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"اوہ، اوہ آپ عمران صاحب۔ سیکرٹری نے شاید غلط سنا تھا اس نے بتایا ہے کہ کامران صاحب بول رہے ہیں پاکیشیا سے۔ اس لئے

میں الجھ گیا تھا"...... فلپس نے اس بار ہنستے ہوئے بے تکلفانہ لہجے میں کہا۔

"ہماری زبان میں کامران فتح مند کو کہتے ہیں۔ اب یہ تو مجھے معلوم نہیں کہ اس خاتون نے کس لحاظ سے مجھے فتح مند کہہ دیا ہے"۔ عمران نے جواب دیا تو دوسری طرف سے فلپس بے اختیار کھلکھلا کر ہنس پڑا۔

"ابھی اس نے آپ سے ملاقات نہیں کی ورنہ وہ ہر لحاظ سے آپ کو فتح مند قرار دے دیتی۔ بہرحال فرمایئے کیسے آج یاد کیا ہے"۔ دوسری طرف سے فلپس نے ہنستے ہوئے کہا۔

"پاکیشیا میں ایک انتہائی خوبصورت پہاڑی وادی دریافت ہوئی ہے۔ اس کا نام گارگن ہے وہاں میرے چند عزیز سیر کے لئے گئے تھے۔ ان کی ملاقات وہاں ایک سیاح سے ہو گئی اس کا نام لارک تھا اور وہ کارمن کا سیاح تھا۔ اس کی تصویر میں نے دیکھی ہے میرے لاشعور میں اس کا چہرہ موجود ہے لیکن یاد نہیں آ رہا اور میری عادت ہے کہ جب تک مجھے یاد نہیں آئے گا میں ذہنی طور پر الجھا رہوں گا۔ اس لئے میں نے تمہیں فون کیا ہے کہ شاید تم اسے جانتے ہو۔ حلیہ اور قدوقامت میں بتا دیتا ہوں"...... عمران نے کہا اور ساتھ ہی اس نے تفصیل سے حلیہ اور قدوقامت کے بارے میں بتا دیا۔

"عمران صاحب یہ تو کارمن کی معروف سرکاری ایجنسی آئی فائیڈز کے انتہائی معروف ایجنٹ مارک کا حلیہ ہے۔ سوائے اس داڑھی کے

کیونکہ مارک نے داڑھی نہیں رکھی ہوئی ہے۔ داڑھی نہ ہو تو پھر سو فیصد وہ مارک ہی ہے"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"مارک۔ پہلے یہ آدمی کارمن سیکرٹ سروس میں تو نہیں تھا"۔ عمران نے چونک کر کہا۔

"جی ہاں، پہلے یہ سیکرٹ سروس میں تھا۔ پھر اسے اس ایجنسی میں ٹرانسفر کر دیا گیا۔ انتہائی تیز اور فعال ایجنٹ ہے۔ اس کے نام کے ساتھ بڑے بڑے کارنامے موجود ہیں"...... دوسری طرف سے فلپس نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"اس کے بارے میں مزید تفصیلات"...... عمران نے کہا۔

"کس قسم کی تفصیلات آپ معلوم کرنا چاہتے ہیں"...... فلپس نے کہا۔

"فون نمبر، رہائش گاہ کا پتہ۔ اس کی مصروفیات اور خاص طور پر یہ معلوم کر کے بتاؤ کہ وہ دو تین ماہ پہلے پاکیشیا گیا ہوا تھا یا نہیں"۔ عمران نے کہا۔

"یہ سب کچھ تو معلوم کرنا پڑے گا"...... فلپس نے کہا۔

"کتنا وقت لو گے۔ معاوضہ ڈبل دوں گا"...... عمران نے کہا۔

"ایسی صورت میں صرف ایک گھنٹہ"...... دوسری طرف سے فلپس نے ہنستے ہوئے کہا۔

"اوکے، اپنا اکاؤنٹ نمبر اور بنک کے بارے میں تفصیل بتا دو۔ میں ایک گھنٹے بعد تمہیں دوبارہ کال کر لوں گا"...... عمران نے کہا تو

دوسری طرف سے بنک اور اکاؤنٹ نمبر کے بارے میں بتا دیا گیا تو عمران نے اوکے کہہ کر رسیور رکھ دیا۔

"اسے دس ہزار ڈالر بھجوا دینا"...... عمران نے چائے کی پیالی اٹھاتے ہوئے بلیک زیرو سے کہا۔

"کس خوشی میں عمران صاحب"...... بلیک زیرو نے کہا تو عمران بے اختیار چونک پڑا۔

"خوشی، کیا مطلب"...... عمران نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"جب تک کوئی کیس نہ ہو۔ کسی کو سرکاری اکاؤنٹ میں سے رقم کیسے بھیجی جا سکتی ہے"...... بلیک زیرو نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"کیا کارمن سپیشل اکاؤنٹ میں رقم ختم ہو گئی ہے"...... عمران نے کہا۔

"نہیں، لیکن بہرحال وہ بھی تو پاکیشیا کا ہی اکاؤنٹ ہے"۔ بلیک زیرو نے ہنستے ہوئے کہا۔

"کنوئیں کی مٹی کنوئیں کو لگ جائے تو تمہیں کیا اعتراض ہو سکتا ہے۔ ویسے مجھے یقین ہے کہ کوئی نہ کوئی کیس بھی سامنے آ جائے گا کیونکہ مارک کی گارگن میں موجودگی صرف سیاحت نہیں ہو سکتی"...... عمران نے کہا۔

"ٹھیک ہے بھجوا دوں گا"...... بلیک زیرو نے کہا تو عمران نے چائے کی چسکیاں لینی شروع کر دیں۔

" آپ اب واقعی زبردستی کیس بنانے کے چکر میں رہتے ہیں "...... بلیک زیرو نے کہا۔

" کیا کروں آغا سلیمان پاشا چوبیس گھنٹے پیر تسمہ پا کی طرح میری گردن پر سوار رہتا ہے اور اگر جیبیں خالی ہوں تو پھر یہ تسمہ سانس روک دینے میں ایک لمحے کی بھی دیر نہیں لگاتا "...... عمران نے کہا تو بلیک زیرو بے اختیار ہنس پڑا۔

" جبکہ سلیمان سے بات کرو تو وہ ہر وقت روتا رہتا ہے کہ اسے کچھ نہیں ملتا اور وہ نجانے کہاں کہاں سے ادھار لے کر وقت پورا کر رہا ہے "...... بلیک زیرو نے ہنستے ہوئے کہا۔

" سلیمان نے بھی ہمارے ملک کے کاروباری افراد کا انداز اپنا لیا ہے کہ وہ ہر وقت کاروبار کے مندے کا رونا روتے رہتے ہیں لیکن ہر سال نئی جائیدادیں بھی خریدتے رہتے ہیں اور کاروبار بھی پھیلاتے رہتے ہیں "...... عمران نے کہا اور بلیک زیرو ایک بار پھر ہنس پڑا۔ ایک گھنٹہ گزرنے کے بعد عمران نے رسیور اٹھایا اور نمبر ڈائل کرنے شروع کر دیئے۔

" فلپس بول رہا ہوں "...... سیکرٹری کے ذریعے رابطہ ہوتے ہی فلپس کی آواز سنائی دی۔

" علی عمران ایم ایس سی۔ ڈی ایس سی (آکسن) بول رہا ہوں "...... عمران نے پورا تعارف کراتے ہوئے کہا تو دوسری طرف سے فلپس بے اختیار ہنس پڑا۔ ظاہر ہے وہ سمجھ گیا تھا کہ عمران نے

جان بوجھ کر دوبارہ مکمل تعارف کرایا ہے کیونکہ پہلے فلپس کے نہ پہچاننے کی وجہ سے عمران کو مکمل تعارف کرانا پڑا تھا۔

" عمران صاحب، میں نے تفصیلی معلومات حاصل کر لی ہیں اور چار ماہ پہلے مارک ایشیا گیا تھا اور وہاں ایک ماہ لگا کر واپس آیا تھا۔ یہاں سے وہ بظاہر سیاحت کے لئے گیا تھا لیکن اس ایجنسی میں موجود ایک آدمی سے مجھے چند معلومات ملی ہیں جن کے مطابق مارک کسی خصوصی مشن پر گیا تھا اور وہ مشن مکمل کر کے آیا ہے لیکن اس مشن کے بارے میں کوئی تفصیل نہیں معلوم ہو سکی "...... فلپس نے جواب دیا اور ساتھ ہی اس نے اس کا فون نمبر، رہائش گاہ کی تفصیلات کے ساتھ ساتھ ریڈ یارڈ کلب کے بارے میں بھی بتا دیا جہاں مارک روزانہ کچھ وقت گزارتا تھا۔

" اس ایجنسی آئی فائیڈز کا چیف کون ہے "...... عمران نے پوچھا

" چیف کا نام برائن ہے۔ وہ بھی پہلے کارمن سیکرٹ سروس میں طویل عرصے تک کام کرتا رہا ہے "...... فلپس نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

" اس کا فون نمبر اور ہیڈ کوارٹر کے بارے میں تفصیلات مل سکتی ہیں "...... عمران نے کہا۔

" جی ہاں، لیکن آپ کو مزید آدھا گھنٹہ انتظار کرنا پڑے گا اور "۔ فلپس نے بات کرتے کرتے فقرہ ادھورا چھوڑ دیا۔

" بے فکر رہو فلپس۔ بلب کو روشن رکھنے کے لئے میں نے خاص

پاور فل الیکٹرک رو کا انتظام کر رکھا ہے"...... عمران نے کہا تو فلپس دوسری طرف سے بے اختیار ہنس پڑا۔

"بے حد شکریہ۔ میں آدھے گھنٹے بعد آپ کی طرف سے کال کا انتظار کروں گا"...... دوسری طرف سے کہا گیا تو عمران نے رسیور رکھ دیا۔ پھر آدھے گھنٹے بعد واقعی فلپس نے برائن کا فون نمبر اور ہیڈ کوارٹر کے محل وقوع کے بارے میں تفصیلات بتا دیں۔

"او کے۔ بے حد شکریہ"...... عمران نے کہا اور رسیور رکھ دیا۔

"رقم ڈبل کر دینا"...... عمران نے کہا تو بلیک زیرو نے سر ہلاتے ہوئے سپیشل فون کا رسیور اٹھایا اور پھر کارمن میں فارن ایجنٹ کو کال کر کے اس نے اکاؤنٹ نمبر اور بنک کا نام اور دوسری تفصیل بتا کر اسے رقم سپیشل اکاؤنٹ سے اس اکاؤنٹ میں ٹرانسفر کرنے کا حکم دے کر رسیور رکھ دیا۔

"یہ تو کچھ بھی معلوم نہ ہوا عمران صاحب"...... بلیک زیرو نے رسیور رکھتے ہوئے کہا۔

"اس مارک سے معلوم کرنا ہو گا۔ لیکن فارن ایجنٹ رائٹ یہ کام نہیں کر سکتا"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا اور پھر اس نے ایک بار پھر سامنے میز پر پڑی ہوئی سرخ جلد والی ڈائری اٹھایا اور اسے کھول کر اس کی ورق گردانی شروع کر دی۔ کافی دیر بعد اس نے ڈائری بند کر کے اسے میز پر رکھا اور ایک بار پھر رسیور اٹھا کر اس نے نمبر ڈائل کرنے شروع کر دیئے۔

"انکوائری پلیز"...... رابطہ قائم ہوتے ہی آواز سنائی دی۔

"استارم کا رابطہ نمبر دیں"...... عمران نے کہا۔

"ہولڈ کریں"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"ہیلو سر کیا آپ لائن پر ہیں"...... چند لمحوں کی خاموشی کے بعد آپریٹر کی آواز سنائی دی۔

"یس"...... عمران نے کہا تو دوسری طرف سے رابطہ نمبر بتا دیا گیا۔ عمران سمجھ گیا تھا کہ انکوائری آپریٹر نے کمپیوٹر سے معلوم کر کے بتایا ہو گا۔ بلیک زیرو خاموش بیٹھا ہوا تھا کیونکہ وہ جانتا تھا کہ استارم اور کارمن ہمسایہ ملک ہیں۔ عمران نے کریڈل دبا کر رابطہ ختم کیا اور پھر تیزی سے نمبر ڈائل کرنے شروع کر دیئے۔

"انکوائری پلیز"...... اس بار ایک اجنبی سی آواز سنائی دی۔ زبان اور لہجہ استارمی ہی تھا۔

"ڈارک گرین کلب کا نمبر دیں"...... عمران نے استارمی زبان میں ہی کہا تو دوسری طرف سے نمبر دے دیا گیا۔ عمران نے کریڈل دبایا اور پھر ٹون آنے پر اس نے ایک بار پھر نمبر ڈائل کرنے شروع کر دیئے۔

"ڈارک گرین کلب"...... رابطہ قائم ہوتے ہی ایک نسوانی آواز سنائی دی۔

"یہاں مادام فیری ہوں گی ان سے بات کرا دیں۔ میں پاکیشیا سے پرنس آف ڈھمپ بول رہا ہوں"...... عمران نے کہا۔

"پاکیشیا سے۔ اوہ اچھا، ہولڈ کریں"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"ہیلو، فیری بول رہی ہوں"...... چند لمحوں بعد ایک اور نسوانی آواز سنائی دی لیکن لہجے سے ہی معلوم ہوتا تھا کہ بولنے والی ادھیڑ عمر خاتون ہے۔

"پرنس آف ڈھمپ فرام پاکیشیا"...... عمران نے انتہائی سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"اوہ۔ اوہ یس پرنس آپ۔ فرمایئے"...... دوسری طرف سے چونک کر کہا گیا لیکن لہجہ بے حد سنجیدہ تھا۔

"کارمن کی ایجنسی آئی فائیڈز کا ایجنٹ ہے مارک۔ وہ چار ماہ پہلے پاکیشیا کسی خاص مشن پر گیا تھا اور ایک ماہ بعد مشن مکمل کر کے واپس آگیا تھا۔ میں یہ معلوم کرنا چاہتا ہوں کہ یہ مشن کیا تھا"۔ عمران نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

"پرنس اس کے لئے آپ کو ایک لاکھ ڈالرز دینا ہوں گے"۔ فیری نے اسی طرح سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"معلومات حتمی ہونی چاہئیں اور جلدی"...... عمران نے کہا۔

"حتمی معلومات بھی مل جائیں گی اور ملیں گی بھی ابھی اور اسی وقت"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"اوہ، کیا مطلب۔ کیا تمہیں پہلے سے یہ سب کچھ معلوم ہے"...... عمران نے چونک کر کہا۔

"ہاں۔ کیونکہ یہی میرا بزنس ہے۔ آپ تو جانتے ہیں"...... فیری نے جواب دیا۔

"اوکے مل جائیں گے ایک لاکھ ڈالرز۔ اکاؤنٹ نمبر اور بنک کی تفصیلات بتا دو"...... عمران نے کہا تو فیری نے تفصیلات بتا دیں۔

"اوکے، پہنچ جائے گی رقم"...... عمران نے جواب دیا۔

"پرنس، پاکیشیا کے شمال مشرقی پہاڑی علاقے میں ایک ایسا گروپ موجود ہے جس کا رابطہ شوگران کے ساتھ ہے اور شوگران اور پاکیشیا کے سرحدی علاقے میں کہیں پاکیشیا اور شوگران کی کوئی خفیہ لیبارٹری موجود ہے جس کا کوڈ نام ایف ون ہے اور اس ایف ون میں شوگران اور پاکیشیا کے سائنسدان کام کرتے ہیں۔ اس لیبارٹری میں کوئی خصوصی ساخت کا میزائل تیار ہو رہا ہے۔ اس میزائل کا کوڈ نام آر ایف ہے۔ کارمن اس میزائل میں اس لئے دلچسپی لے رہا ہے کہ وہ خود بھی اس ٹائپ کا میزائل تیار کر رہا تھا اور اس میزائل میں ایک خصوصی سائنسی دھات استعمال ہوتی ہے جس کا کوڈ نام ایف ایف رکھا گیا ہے۔ یہ دھات پاکیشیا کے اس علاقے میں وافر مقدار میں موجود ہے لیکن کارمن میں اس دھات کا ملنے والا ذخیرہ ختم ہو گیا تو مارک نے اس گروپ سے جا کر رابطہ کیا اور اب پاکیشیا سے یہ دھات کارمن کو سپلائی کی جا رہی ہے"...... فیری نے تفصیلات بتاتے ہوئے کہا۔

"تم نے تو اس طرح تفصیل بتا دی ہے جیسے یہ سارا کام تم نے

سرانجام دیا ہو"...... عمران نے انتہائی حیرت بھرے لہجے میں کہا۔ سامنے بیٹھے ہوئے بلیک زیرو کے چہرے پر بھی حیرت کے تاثرات تھے۔

"یہ دھات اسٹارم میں بھی دریافت ہوئی تھی اور مارک نے سرکاری طور پر مجھ سے رابطہ کیا تھا جس پر میں اس دھات کی سپلائی انہیں کراتی رہی لیکن اس کا ذخیرہ بے حد کم تھا اس لئے یہ سلسلہ ختم ہو گیا۔ مارک سے میرے خصوصی تعلقات ہیں وہ میرے پاس آتا جاتا رہتا ہے۔ وہ پاکیشیا جانے سے پہلے اسٹارم آیا تھا اور میرا مہمان رہا تھا اور اس کے ذریعے ہی مجھے یہ ساری معلومات ملی تھیں اور واپسی پر بھی وہ میرے پاس ٹھہرا تھا۔ اب باقی باتیں تم خود ہی سمجھ سکتے ہو"۔ فیری نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

"او کے، رقم پہنچ جائے گی۔ بے فکر رہو"...... عمران نے کہا اور رسیور رکھ دیا۔

"تو یہ دھات کی سمگلنگ ہو رہی ہے"...... بلیک زیرو نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے کہا۔

"حیرت ہے کہ اس سمگلنگ میں باقاعدہ سرکاری ایجنسی ملوث ہے حالانکہ یہ عام سمگلروں کے ذریعے بھی ہو سکتی تھی۔ جس گروپ کی فیری بات کر رہی تھی وہ ظاہر ہے سمگلروں کا ہی گروپ ہو گا۔ اس سے کوئی بھی سمگلر گروپ رابطہ کر سکتا تھا"...... عمران نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے ایک بار پھر رسیور اٹھایا اور تیزی سے نمبر ڈائل کرنے شروع کر دیئے۔

"جی صاحب"...... دوسری طرف سے کسی ملازم کی مؤدبانہ آواز سنائی دی۔

"سرداور لیبارٹری میں ہیں یا رہائش گاہ پر پہنچ گئے ہیں۔ میں علی عمران بول رہا ہوں"...... عمران نے کہا۔

"وہ ابھی لیبارٹری سے آئے ہیں۔ ہولڈ کریں"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔ بلیک زیرو سمجھ گیا کہ رات ہونے کی وجہ سے عمران نے سرداور کی رہائش گاہ پر فون کیا ہے۔

"داور بول رہا ہوں عمران۔ کیا کوئی ایسی بات ہو گئی ہے کہ تمہیں یہاں فون کرنا پڑا ہے"...... سرداور کے لہجے میں تشویش کا عنصر نمایاں تھا۔

"آپ کو تو بھاری تنخواہ مل جاتی ہے۔ اس لئے آپ کو کسی بات کی فکر ہی نہیں۔ جبکہ مجھے آغا سلیمان پاشا کا کچن چلانے کے لئے دن رات کولہو کے بیل کی طرح کام کرنا پڑتا ہے۔ اب بھی دیکھیں آپ اپنی رہائش گاہ پر موجود ہیں جبکہ میں دارالحکومت سے نجانے کتنے سینکڑوں میل دور ایک پبلک فون بوتھ سے کس قدر بھاری رقم خرچ کر کے آپ کو کال کر رہا ہوں"...... عمران کی زبان ظاہر ہے موقع ملتے ہی رواں ہو گئی تھی۔

"تو کیا ہوا، کیا دارالحکومت سے دور انسان نہیں رہتے اور پبلک فون بوتھ تو بنے ہی عام لوگوں کے لئے ہیں"...... سرداور نے جواب دیا تو عمران ان کے اس خوبصورت طنز پر بے اختیار کھلکھلا کر ہنس

پڑا۔

" واہ، لطف آ گیا آپ کی اس کاٹ دار طنز کا۔ اس کا مطلب ہے آپ سرکاری سر لیبارٹری میں ہی چھوڑ آتے ہیں جس میں مکمل سنجیدگی بھری ہوتی ہے"...... عمران نے جواب دیا تو سرداور بے اختیار ہنس پڑے۔

" تم نے آخر بات کیا کرنی ہے۔ میں نے ایک صاحب کو ملاقات کا وقت دے رکھا ہے اور وہ کسی بھی لمحے آنے والے ہیں"...... سرداور نے کہا۔

" صاحب یا صاحبہ"...... عمران نے شرارت بھرے لہجے میں کہا تو بلیک زیرو بے اختیار مسکرا دیا۔

" میں فون بند کر رہا ہوں۔ اب تم پٹڑی سے اتر رہے ہو"۔ سرداور نے مصنوعی غصے بھرے لہجے میں کہا۔

"یہی تو آج تک حسرت رہی ہے کہ پٹڑی پر چڑھ سکوں آپ اترنے کی بات کر رہے ہیں۔ بہرحال یہ بتائیں کہ شوگران اور پاکیشیا کی سرحد پر کوئی میزائل خفیہ لیبارٹری موجود ہے جس کا کوڈ نام ایف ون ہے اور اس لیبارٹری میں پاکیشیا اور شوگران کے سائنسدان مشترکہ طور پر کام کر رہے ہیں اور جو میزائل وہاں بنایا جا رہا ہے اس کا کوڈ نام آر ایف ہے اور اس میں جو خصوصی دھات استعمال ہوتی ہے اس کا کوڈ نام ایف ایف رکھا گیا ہے"...... عمران نے اس بار سنجیدہ لہجے میں کہا۔

" مجھے تو علم نہیں ہے"...... سرداور نے جواب دیا تو عمران بے اختیار چونک پڑا۔

"آپ کو علم نہیں ہے۔ یہ کیسے ہو سکتا ہے۔ پاکیشیا میں میزائل سازی کے انچارج تو آپ ہیں"...... عمران نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

" تمہارا مطلب ہے کہ میں جھوٹ بول رہا ہوں"...... سرداور نے اس بار حقیقی غصیلے لہجے میں کہا۔

" اوہ، یہ بات نہیں۔ یہ اطلاع حتمی ہے۔ یہ دھات چوری ہو کر کارمن پہنچائی جا رہی ہے۔ اس لئے پوچھ رہا ہوں"...... عمران نے کہا۔

" تمہیں کوئی بڑی غلط فہمی ہوئی ہے عمران۔ ایسی کوئی دھات نہیں ہے جس کا کوڈ نام ایف ایف رکھا گیا ہو اور نہ ایسے کسی میزائل پر کام کو رہا ہے جس کا کوڈ نام آر ایف ہو اور نہ ہی اس علاقے میں ایسی کوئی لیبارٹری ہے"...... سرداور نے جواب دیا تو عمران کا چہرہ دیکھنے والا ہو گیا۔

"آپ معلوم تو کریں۔ ہو سکتا ہے کہ یہ سب کچھ آپ کی رینج سے باہر رکھا گیا ہو"...... عمران نے کہا۔

" کس سے معلوم کروں۔ انچارج میں ہوں۔ معلوم تو مجھ سے ہی کیا جا سکتا ہے۔ اب کیا اپنے آپ سے پوچھوں"...... دوسری طرف سے سرداور نے اور زیادہ غصیلے لہجے میں کہا۔

"اوکے، ٹھیک ہے۔ شکریہ"........ عمران نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے رسیور رکھ دیا۔

"عمران صاحب، سرداور غلط بیانی نہیں کر سکتے۔ اس فیری نے آپ کو چکر دیا ہے"........ بلیک زیرو نے کہا۔

"نہیں، فیری کی اس معاملے میں بین الاقوامی ساکھ ہے۔ وہ کنفرم کئے بغیر کوئی معلومات پاس آن نہیں کیا کرتی لیکن سرداور بھی جھوٹ نہیں بول سکتے۔ البتہ یہ ہو سکتا ہے کہ یہ لیبارٹری پاکیشیا کی بجائے شوگران کے زیر انتظام ہو"...... عمران نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے رسیور اٹھایا اور ایک بار پھر نمبر ڈائل کرنے شروع کر دیئے۔

"انکوائری پلیز"........ رابطہ قائم ہوتے ہی ایک نسوانی آواز سنائی دی لیکن بولنے والی کا لہجہ اور زبان شوگرانی تھی۔

"تائی جو کلب کا نمبر دیں"...... عمران نے کہا تو دوسری طرف سے نمبر دے دیا گیا۔ عمران نے ایک بار پھر کریڈل دبایا اور پھر ٹون آنے پر اس نے نمبر ڈائل کرنے شروع کر دیئے۔

"تائی جو کلب"........ رابطہ قائم ہوتے ہی ایک نسوانی آواز سنائی دی۔

"پاکیشیا سے علی عمران بول رہا ہوں۔ فرمائی سے بات کراؤ"۔ عمران نے کہا۔

"ہولڈ کریں"........ دوسری طرف سے کہا گیا۔

"فرمائی بول رہا ہوں عمران صاحب۔ آج کیسے یاد کر لیا

ہے"........ چند لمحوں بعد ایک بے تکلفانہ سی آواز سنائی دی۔

"ہماری زبان میں ایک لفظ ہوتا ہے فرمائش۔ اس کا مطلب ہوتا ہے محبت بھرا تقاضہ۔ مثلاً کوئی آدمی پاکیشیا سے شوگران جا رہا ہو تو میں اس سے فرمائش کروں کہ واپسی پر میرے لئے فلاں چیز لے آئے لیکن ایک اور لفظ ہوتا ہے فرمانا۔ یعنی جب کوئی معزز آدمی بات کرے تو اسے فرمانا کہتے ہیں لیکن یہ فرمائی نجانے کیا چیز ہے"۔ عمران کی زبان رواں ہو گئی تو دوسری طرف سے بولنے والا بے اختیار ہنس پڑا۔

"شوگرانی زبان میں فرمائی کا مطلب ہوتا ہے دوست"۔ فرمائی نے جواب دیا۔

"اوہ، پھر تو تقریباً ایک جیسا ہی ہو گیا۔ کیونکہ فرمائش بھی دوستوں سے ہی کی جا سکتی ہے اور فرمانے کا لفظ بھی معزز دوستوں کے لئے ہی استعمال ہوتا ہے"........ عمران نے کہا تو دوسری طرف سے بولنے والا بے اختیار ہنس پڑا۔

"ٹھیک ہے۔ آپ بتائیں کہ آپ کی فرمائش کیا ہے"........ فرمائی نے اس بار واقعی لفظ فرمائش استعمال کیا تھا اور عمران بے اختیار ہنس پڑا۔

"چند معلومات کی فرمائش ہے"........ عمران نے کہا۔

"اوہ، اوہ اچھا بتائیں"........ دوسری طرف سے فرمائی نے سنجیدہ ہوتے ہوئے کہا اور عمران نے لیبارٹری کے بارے میں وہ ساری

تفصیل دوبارہ دوہرادی جو اس سے پہلے وہ سرداور کو بتا چکا تھا۔

" ٹھیک ہے۔میں معلوم کرلوں گا۔آپ اپنا نمبر بتا دیں میں آپ کو فون کرلوں گا"....... فرمائی نے کہا۔

" کتنی دیر میں معلومات حاصل کرلو گے"........ عمران نے کہا۔

" دو گھنٹوں کے اندر"....... فرمائی نے جواب دیا۔

" او کے، میں ڈھائی گھنٹے بعد دوبارہ کال کرلوں گا تمہیں"۔ عمران نے کہا اور رسیور رکھ دیا۔ پھر ڈھائی گھنٹے انہوں نے اس گفتگو میں گزار دیئے کہ سرداور کو اس بارے میں سرے سے معلومات ہی نہیں ہیں جبکہ یہاں سے سائنسی دھات کارمن بھی سمگل ہو رہی ہے۔ ڈھائی گھنٹے بعد عمران نے دوبارہ فرمائی کو کال کیا۔

" کیا رپورٹ ہے فرمائی"........ عمران نے کہا۔

" عمران صاحب، میں نے مکمل معلومات حاصل کرلی ہیں۔ایسی کوئی لیبارٹری نہیں ہے اور نہ ہی ایسی کوئی دھات اس ٹائپ کے میزائل میں استعمال ہوتی ہے"....... فرمائی نے جواب دیا تو عمران کے چہرے پر انتہائی حیرت کے تاثرات ابھر آئے۔

" کیا یہ معلومات حتمی ہیں"........ عمران نے رک رک کر کہا۔

" آپ جانتے تو ہیں عمران صاحب میرے بارے میں۔ پھر بھی ایسی بات کر رہے ہیں"........ اس بار فرمائی نے قدرے ناراض سے لہجے میں کہا۔

" او کے ٹھیک ہے۔شکریہ"........ عمران نے کہا اور رسیور رکھ کر

اس نے بے اختیار ایک طویل سانس لیا۔

" اب تو یہ بات کنفرم ہے کہ فیری نے غلط بیانی کی ہے"۔ بلیک زیرو نے کہا لیکن عمران نے اس کی بات کا کوئی جواب نہ دیا۔ وہ خاموش بیٹھا ہوا تھا۔اس کی پیشانی پر لکیریں سی ابھر آئی تھیں۔کافی دیر تک وہ بیٹھا سوچتا رہا۔ پھر اس نے ہاتھ بڑھا کر ایک بار پھر رسیور اٹھایا اور تیزی سے نمبر ڈائل کرنے شروع کر دیئے۔

" یس"........ رابطہ ہوتے ہی ایک مردانہ آواز سنائی دی۔

" مارک سے بات کراؤ۔میں فیری بول رہی ہوں"........ عمران کے منہ سے فیری کی آواز نکلی تو سامنے بیٹھے ہوئے بلیک زیرو نے اس انداز میں سرہلایا جیسے وہ عمران کی اس کال کا مطلب سمجھ گیا ہو۔

" ہیلو، مارک بول رہا ہوں"........چند لمحوں بعد ایک اور مردانہ آواز سنائی دی۔

"فیری بول رہی ہوں مارک"........ عمران نے کہا۔

" کیا ہوا ہے جو تمہیں یہاں فون کرنا پڑا ہے"........ مارک کے لہجے میں ہلکی سی ناخوشگواری موجود تھی۔

" پاکیشیا سیکرٹ سروس کے بارے میں کچھ جانتے ہو"۔ عمران نے کہا۔

" پاکیشیا سیکرٹ سروس۔ہاں کیوں۔کیا مطلب"........ مارک نے انتہائی حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

" پاکیشیا سیکرٹ سروس کے لئے کام کرنے والے عمران نے مجھے

کال کر کے تمہارے بارے میں تفصیلات پوچھی ہیں۔ نجانے اسے کس طرح معلوم ہو گیا کہ ہمارے درمیان تعلقات ہیں۔ میں نے اسے بہرحال انکار کر دیا ہے لیکن میں تمہیں اس لئے فون کر رہی ہوں کہ اگر تمہارا کوئی مشن پاکیشیا میں باقی رہ گیا ہے تو اب وہاں کا رخ نہ کرنا۔ یہ عمران دنیا بھر میں انتہائی خطرناک ایجنٹ سمجھا جاتا ہے"۔
عمران نے کہا تو بلیک زیرو بے اختیار مسکرا دیا۔

"میں جانتا ہوں اس کے بارے میں۔ لیکن میرے بارے میں وہ کیوں پوچھ رہا تھا اور اس سے پاکیشیا سیکرٹ سروس کا کیا تعلق ہے"...... مارک نے انتہائی حیرت بھرے لہجے میں کہا اور عمران سمجھ گیا کہ یہ حیرت حقیقی ہے۔

"تم نے پاکیشیا میں جو مشن مکمل کیا ہے اس کی اطلاع اس عمران تک پہنچ گئی ہو گی"...... عمران نے فیری کی آواز اور لہجے میں کہا۔

"اوہ نہیں، ایسا کوئی مشن وہاں نہیں تھا جس میں پاکیشیا سیکرٹ سروس یا یہ عمران کوئی دلچسپی لیتا۔ یہ تو سیدھی سادی سائنسی دھات کی سمگلنگ کا مسئلہ تھا اور وہ ہو گیا ہے"...... مارک نے کہا۔

"لیکن تم نے مجھے کسی لیبارٹری کے بارے میں بتایا تھا"۔ عمران نے فیری کی آواز اور لہجے میں کہا۔

"مجھے یہی اطلاع ملی تھی لیکن پاکیشیا جا کر معلوم ہوا کہ یہ اطلاع غلط ہے"...... مارک نے جواب دیا۔

"لیکن ہو سکتا ہے کہ اس دھات کے سلسلے میں ہی ان تک اطلاع پہنچی ہو"...... عمران نے کہا۔

"نہیں، ان کے لئے یہ غیر اہم دھات ہے کیونکہ اس کا تعلق صرف خلائی جہازوں سے ہے اور پاکیشیا ابھی خلائی جہازوں کے سلسلے میں اتنا آگے نہیں بڑھا۔ اس لئے ان کے لئے یہ بے کار ہے"...... مارک نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"اوکے، بہرحال میں نے تمہیں اس لئے کال کیا ہے کہ تم ہوشیار رہو"...... عمران نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے رسیور رکھ دیا۔

"تو اصل چکر یہ تھا لیکن اگر مارک نے فیری کو خود کال کر لیا تب"...... بلیک زیرو نے کہا۔

"کرتا رہے۔ ہماری صحت پر کیا اثر پڑ سکتا ہے"...... عمران نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے ایک بار پھر رسیور اٹھایا اور نمبر ڈائل کرنے شروع کر دیئے۔

"یس سر"...... رابطہ قائم ہوتے ہی ایک آواز سنائی دی۔

"سرداور سے بات کراؤ۔ میں علی عمران بول رہا ہوں"۔ عمران نے سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"ہولڈ کریں"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"داور بول رہا ہوں"...... چند لمحوں کی خاموشی کے بعد سرداور کی آواز سنائی دی۔

" علی عمران ایم ایس سی۔ ڈی ایس سی (آکسن) بول رہا ہوں"........ عمران نے کہا۔

" اتنی ڈگریاں حاصل کرلینے کے باوجود بھی بول رہے ہو۔ حیرت ہے"........ سرداور نے کہا تو عمران بے اختیار ہنس پڑا۔

" اتنی ڈگریوں کے بعد تو بولنا آتا ہے۔ بہرحال چیف نے اس دھات اور لیبارٹری کے سلسلے میں جو انکوائری کرائی ہے اس کے مطابق ایسی کوئی لیبارٹری وہاں نہیں ہے البتہ وہاں کوئی ایسی دھات ضرور موجود ہے جو خلائی جہازوں کے سلسلے میں کام آتی ہے اور یہ دھات کارمن سمگل کی جا رہی ہے۔ کیا آپ اس دھات کے سلسلے میں تفصیلات مہیا کر سکتے ہیں"........ عمران نے سنجیدہ لہجے میں کہا۔

" اس سلسلے میں کافی معلومات حاصل کرنا ہوں گی۔ میں کل بتا سکوں گا"........ سرداور نے کہا۔

" اوکے، اللہ حافظ کل بات ہو گی"........ عمران نے کہا اور رسیور رکھ دیا۔

کمرے میں کرسی پر ایک لمبے قد اور ورزشی جسم کا شخص بیٹھا ہوا تھا اس کے چہرے پر قدرے تشویش کے تاثرات نمایاں تھے۔ وہ بار بار سامنے رکھے ہوئے فون کی طرف ہاتھ بڑھاتا اور پھر ہاتھ واپس کھینچ لیتا۔ لیکن پھر اس نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے رسیور اٹھایا اور تیزی سے نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔

" یس"........ رابطہ قائم ہوتے ہی ایک بھاری سی آواز سنائی دی۔

" مارک بول رہا ہوں باس"........ مارک نے انتہائی مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

" کیا بات ہے، کیوں کال کی ہے"........ دوسری طرف سے قدرے ناخوشگوار لہجے میں کہا گیا۔

" باس، مجھے ایک فون کال ملی ہے۔ اسٹارم کے ڈارک گرین کلب کی فیری کی طرف سے۔ آپ تو جانتے ہیں کہ میرے اور فیری کے

درمیان کس ٹائپ کے تعلقات ہیں"...... مارک نے کہا۔

"تمہید مت باندھو اصل بات بتاؤ۔ مجھے تمہارے تعلقات سے کوئی دلچسپی نہیں ہے"...... دوسری طرف سے سخت لہجے میں کہا گیا۔

"فیری نے مجھے بتایا کہ پاکیشیا سیکرٹ سروس کے لئے کام کرنے والے خطرناک ایجنٹ عمران نے اس سے میرے بارے میں معلومات حاصل کرنے کی کوشش کی ہے"...... مارک نے کہا۔

"کیا، کیا کہہ رہے ہو۔ عمران نے تمہارے بارے میں۔ کیوں"۔ اس بار دوسری طرف سے چونک کر کہا گیا۔

"باس، شاید اس ایف ایف کے بارے میں کوئی بات ان کے علم میں آئی ہو گی"...... مارک نے کہا۔

"ایف ایف کے بارے میں۔ لیکن کیوں۔ ایف ایف کا سیکرٹ سروس سے کیا تعلق اور تم تو دارالحکومت سرے سے گئے ہی نہیں۔ پھر"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"اب میں کیا کہہ سکتا ہوں باس۔ میں نے تو اس لئے آپ کو اطلاع دی ہے کہ اب مجھے مزید کیا کرنا ہے"...... مارک نے کہا۔

"اس عمران کو کیسے علم ہو گیا کہ تمہارے تعلقات فیری سے ہیں"...... باس نے کہا۔

"مجھے خود اس بات کا علم نہیں ہے۔ میں نے فیری سے پوچھا تو اس نے صرف اتنا بتایا کہ عمران جب اسٹارم آتا ہے تو اس کے کلب بھی آتا جاتا رہتا ہے"...... مارک نے جواب دیا۔

"ٹھیک ہے۔ تم بے فکر رہو۔ ہم نے کوئی ایسا کام نہیں کیا جس میں سیکرٹ سروس کی دلچسپی ہو۔ اس لئے وہ خود ہی خاموش ہو جائیں گے"...... دوسری طرف سے کہا گیا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا تو مارک نے بے اختیار ایک طویل سانس لیا۔

"باس کی بات درست ہے۔ مجھے فیری سے پوچھنا چاہئے کہ اس کے اس عمران سے تعلقات کس نوعیت کے ہیں۔ اس نے آخر اسے ہی کیوں فون کیا تھا"...... مارک نے کہا کیونکہ باس کو تو اس نے اپنے طور پر بات بنا کر کہہ دیا تھا۔ اس نے رسیور اٹھایا اور تیزی سے نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔

"ڈارک گرین کلب"...... رابطہ قائم ہوتے ہی ایک نسوانی آواز سنائی دی۔

"کارمن سے مارک بول رہا ہوں۔ فیری سے بات کراؤ"۔ مارک نے کہا۔

"اوہ یس سر، ہولڈ کریں"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"ہیلو، فیری بول رہی ہوں"...... چند لمحوں بعد ایک اور نسوانی آواز سنائی دی۔

"فیری۔ پاکیشیا کے عمران نے تمہیں میرے بارے میں کیوں کال کی تھی۔ اسے کیسے معلوم ہوا کہ تمہارے اور میرے تعلقات ہیں"...... مارک نے کہا۔

"کیا، کیا کہہ رہے ہو۔ کیا مطلب، تمہیں کیسے اطلاع ملی

ہے"....... دوسری طرف سے انتہائی حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"کیا کہہ رہی ہو۔ ابھی تھوڑی دیر پہلے تم نے خود ہی فون کر کے مجھے ساری تفصیل بتائی ہے اور اب کہہ رہی ہو کہ مجھے کس نے اطلاع دی ہے"....... مارک نے انتہائی حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"میں نے فون کیا ہے اوہ نہیں، میں نے تو تمہیں آج کال ہی نہیں کی"....... دوسری طرف سے فیری نے کہا تو مارک کی آنکھیں پھیلتی چلی گئیں۔

"کیا، کیا مطلب۔ کیا تمہارا ذہنی توازن درست ہے فیری۔ کیا میں تمہاری آواز نہیں پہچان سکتا"....... اس بار مارک نے انتہائی غصیلے لہجے میں کہا۔

"اوہ، اوہ میں سمجھ گئی۔ اوہ ویری بیڈ۔ اس کا مطلب ہے کہ یہ کال عمران نے تمہیں کی تھی"....... فیری نے کہا۔

"عمران نے۔ میں کہہ رہا ہوں کہ تم نے کال کی تھی اور تم کہہ رہی ہو کہ عمران نے کال کی تھی"....... مارک نے اور زیادہ غصیلے لہجے میں کہا۔

"سنو مارک، تم اس عمران کو نہیں جانتے۔ یہ انتہائی شاطر ترین انسان ہے۔ اس کی یہ خصوصیت پوری دنیا میں مشہور ہے کہ وہ فوری طور پر کسی کی آواز اور لہجے کی اس طرح نقل کر لیتا ہے کہ خود وہ آدمی بھی نہیں پہچان سکتا۔ اس نے مجھے فون کر کے تمہارے بارے میں پوچھا اور یہ بھی بتا دوں کہ تمہیں معلوم نہیں ہے لیکن عمران کو

معلوم ہے کہ اسٹارم میں میری کیا حیثیت ہے۔ اسٹارم کے اعلیٰ حکام کا کوئی راز مجھ سے چھپا نہیں رہتا۔ اس نے شاید اس خیال سے مجھے فون کیا ہوگا کہ کارمن اور اسٹارم ہمسایہ ملک ہیں۔ اب یہ دوسری بات ہے کہ میرے اور تمہارے درمیان ایسے تعلقات موجود ہیں۔ اس نے مجھ سے پوچھا کہ مارک کو پاکیشیا میں دیکھا گیا ہے وہ وہاں کیوں گیا ہوگا تو میں نے اسے بتا دیا کہ وہ وہاں سائنسی دھات کی سمگلنگ کے لئے گیا تھا اور بات کر کے واپس آگیا ہے۔ یہ بات میں نے اس لئے کی تھی کہ اگر تم نے کوئی ایسا کام بھی کیا ہو جس میں سیکرٹ سروس دلچسپی لے سکتی ہو تو عمران کم از کم تمہارے بارے میں آگے نہ بڑھے۔ ہو سکتا ہے کہ اسے میری بات پر یقین نہ آیا ہو۔ اس لئے اس نے میری آواز اور لہجے کی نقل کرتے ہوئے تم سے براہ راست بات کی ہو۔ تم نے اسے کیا بتایا ہے"....... فیری نے کہا۔

"میں نے کیا بتانا تھا کیونکہ میں نے جو کچھ تمہیں بتایا تھا وہ بھی وہاں جا کر غلط ثابت ہوا۔ میں واقعی دھات کی سمگلنگ کے سلسلے میں گیا تھا اور پھر میں تو پاکیشیا دارالحکومت گیا ہی نہیں۔ پھر اس عمران کو میرے بارے میں کیسے اطلاع ملی اور جس سمگلر گروپ سے میری بات چیت ہوئی اس کا بھی کوئی تعلق کسی طرح بھی سیکرٹ سروس سے نہیں ہو سکتا"....... مارک نے کہا۔

"عمران کے بارے میں یہ بھی مشہور ہے کہ اسے ایسی ایسی باتوں کا بھی علم ہو جاتا ہے جس کے بارے میں کوئی سوچ بھی نہیں

سکتا۔ اس لئے یقیناً اسے تمہارے بارے میں کہیں نہ کہیں سے اطلاع مل گئی ہوگی"...... فیری نے کہا۔

"ٹھیک ہے۔ بہرحال میں نے کوئی ایسا کام نہیں کیا جس میں وہ دلچسپی لے سکے"...... مارک نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"یہ اچھا ہے اور اب مزید کام بھی نہ کرنا۔ اس میں تمہاری بچت ہے"...... فیری نے کہا اور مارک نے اوکے کہہ کر رسیور رکھ دیا۔ لیکن اس کے چہرے پر شدید پریشانی کے تاثرات ابھر آئے تھے۔ وہ کچھ دیر تک بیٹھا سوچتا رہا پھر اس نے ایک بار پھر رسیور اٹھایا اور نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔

"ٹاپ ٹین کلب"...... رابطہ قائم ہوتے ہی ایک مردانہ آواز سنائی دی۔

"رالف سے بات کراؤ۔ میں مارک بول رہا ہوں"...... مارک نے کہا۔

"یس سر، ہولڈ کریں"...... دوسری طرف سے اس بار مؤدبانہ لہجے میں کہا گیا۔

"ہیلو، رالف بول رہا ہوں"...... چند لمحوں بعد ایک بھاری سی آواز سنائی دی۔

"مارک بول رہا ہوں رالف"...... مارک نے کہا۔

"اوہ تم، کیسے فون کیا ہے"...... دوسری طرف سے چونک کر پوچھا گیا۔

"ایف ایف کے سلسلے میں ایک اہم بات کرنی ہے۔ کیا تمہارا فون محفوظ ہے"...... مارک نے کہا۔

"ہولڈ کرو"...... دوسری طرف سے چونک کر کہا گیا اور لائن پر خاموشی طاری ہو گئی۔

"ہیلو مارک"...... چند لمحوں بعد رالف کی آواز دوبارہ سنائی دی۔

"یس، کیا اب فون محفوظ ہے"...... مارک نے کہا۔

"ہاں، اب کھل کر بات کرو"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"ایف ایف کے بارے میں پاکیشیا سیکرٹ سروس کو کوئی نہ کوئی اطلاع مل چکی ہے"...... مارک نے کہا۔

"پاکیشیا سیکرٹ سروس کو اطلاع۔ کیا کہہ رہے ہو۔ یہ کیسے ممکن ہے۔ اس سروس کا ایف ایف سے کیا تعلق"...... رالف نے انتہائی حیرت بھرے لہجے میں کہا تو مارک نے اسے فیری کی کال آنے سے لے کر اب دوبارہ فیری سے بات کرنے تک کی تمام تفصیل بتا دی۔

"اوہ، اوہ ویری بیڈ۔ عمران تو دنیا کا انتہائی خطرناک ترین ایجنٹ ہے لیکن ایف ایف کا معاملہ تو بظاہر عام دھات کا معاملہ ہے۔ اب سے یہ تو معلوم ہی نہیں ہو سکتا کہ اس دھات کی آڑ میں پاکیشیا میں لیبارٹری تک راستہ بنایا جا رہا ہے"...... رالف نے کہا۔

"کچھ نہ کچھ ہوا ضرور ہے۔ اس لئے میرا خیال ہے کہ تم باس سے خود بات کرو۔ ہمیں فوری طور پر اسے روکنا ہوگا ورنہ اگر یہ بات ان کے علم میں آگئی تو سارا معاملہ ہی ختم ہو جائے گا اور لیبارٹری سے ہم

زیرو ایکس کسی صورت بھی حاصل نہ کر سکیں گے"۔ مارک نے کہا۔

" ٹھیک ہے۔ میں کرتا ہوں بات۔ تم کہاں سے بول رہے ہو"....... رالف نے کہا۔

" اپنے آفس سے"....... مارک نے کہا۔

" اوکے میں تمہیں دوبارہ کال کرتا ہوں"....... دوسری طرف سے کہا گیا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا تو مارک نے رسیور رکھ دیا۔ پھر تقریباً ایک گھنٹے بعد فون کی گھنٹی بج اٹھی تو مارک نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا لیا۔

" یس۔ مارک بول رہا ہوں"....... مارک نے کہا۔

" رالف بول رہا ہوں مارک۔ میری باس سے بات ہوئی ہے اس نے تمہاری تجویز کو عارضی طور پر قبول کر لیا ہے"....... دوسری طرف سے کہا گیا۔

" عارضی طور پر۔ کیا مطلب"....... مارک نے حیران ہو کر کہا۔

" عارضی طور پر اس طرح کہ باس کو قطعاً یقین نہیں آ رہا کہ پاکیشیا سیکرٹ سروس یا عمران اصل حقیقت تک پہنچ سکے گا۔ اس لئے عارضی طور پر کام روک دیا جائے گا۔ جب اس بات کا یقین ہو جائے گا کہ پاکیشیا سیکرٹ سروس یا عمران کو اس بارے میں کچھ معلوم نہیں ہو سکا تو کام دوبارہ شروع کر دیا جائے گا"....... رالف نے کہا۔

" لیکن کیسے یہ بات معلوم ہو گی کہ پاکیشیا سیکرٹ سروس کو اس

کا علم نہیں ہوا اور کب کام دوبارہ شروع کیا جائے گا"....... مارک نے کہا۔

" باس اس کا انتظام خود کرے گا۔ وہاں کسی گروپ کے ذمے عمران کی نگرانی لگائی جائے گی اور آپریشن سپاٹ پر بھی نگرانی کی جائے گی۔ بہرحال تمہارے بارے میں بھی باس نے حکم دیا ہے"۔ رالف نے کہا۔

" کیا"....... مارک نے چونک کر کہا۔

" تمہیں باس نے ہیڈ کوارٹر کال کرنے کا فیصلہ کیا ہے اور آئندہ تم ہیڈ کوارٹر کے مین ایجنٹ کے طور پر کام کرو گے۔ دوسرے لفظوں میں تمہاری لاٹری نکل آئی ہے"....... رالف نے کہا تو مارک بے اختیار اچھل پڑا۔

" کیا واقعی، کیا تم سچ کہہ رہے ہو"....... مارک نے ایسے لہجے میں کہا جیسے اسے اس بات پر یقین ہی نہ آ رہا ہو۔

" ہاں، تم سپیشل ٹرانسمیٹر پر چیف باس کو کال کرو تاکہ تمہارے آرڈر کر دیئے جائیں"....... رالف نے کہا۔

" اوہ، ویری گڈ۔ یہ تو تم نے مجھے زندگی کی سب سے بڑی خوشخبری سنائی ہے۔ ویری گڈ"....... مارک نے انتہائی مسرت بھرے لہجے میں کہا۔

" ہاں، دعوت ضرور کھاؤں گا اس خوشی میں"....... رالف نے کہا۔

" ضرور، ضرور۔ میں پہلے کال کر لوں"........ مارک نے کہا اور رسیور رکھ کر وہ اٹھا اور ایک لحاظ سے دوڑتا ہوا مخصوص تہہ خانے کی طرف بڑھ گیا۔ اس نے تہہ خانے کی ایک دیوار میں موجود سیف کو کھولا اور اس میں موجود ایک خاص بڑے سائز کے ٹرانسمیٹر کو نکال کر میز پر رکھا اور پھر اس کا بٹن آن کر دیا۔

" ہیلو ہیلو، مارک کالنگ۔ اوور"....... مارک نے بار بار کال دیتے ہوئے کہا۔

" ہیڈ کوارٹر اٹنڈنگ یو۔ سپیشل کوڈ دوہراؤ۔ اوور"........ چند لمحوں بعد ایک بھاری سی آواز سنائی دی۔

" ایف ایف الیون۔ اوور"....... مارک نے کہا۔

" کوڈ او کے۔ انتظار کرو۔ اوور اینڈ آل"........ دوسری طرف سے کہا گیا اور ابھی فقرہ ختم ہوا ہی تھا کہ یکلخت ٹرانسمیٹر میں ایک خوفناک دھماکہ ہوا اور مارک کو یوں محسوس ہوا جیسے ہزاروں برچھیاں اس کے جسم میں اتر گئی ہوں۔ اس کے منہ سے کربناک چیخ نکلی اور وہ کرسی سمیت فرش پر گرا اور چند لمحے تڑپنے کے بعد اس کی آنکھوں کے سامنے اندھیرا پھیلتا چلا گیا۔ اسے یوں محسوس ہو رہا تھا جیسے اس کا سانس اس کے گلے میں پتھر بن کر اٹک گیا ہو۔ اس نے سانس لینے کی کوشش کی لیکن پھر اس کے تمام احساسات سیاہ پردے میں لپٹتے چلے گئے۔

عمران نے کار جولیا کے فلیٹ کے نیچے روکی اور پھر کار سے اتر کر وہ سیڑھیوں کی طرف بڑھا ہی تھا کہ بے اختیار ٹھٹھک کر رک گیا۔ دوسرے لمحے اس کے چہرے پر ہلکی سی مسکراہٹ تیرنے لگی اور وہ ایک بار پھر تیزی سے سیڑھیاں چڑھنے لگا۔ اس کی نظریں بلڈنگ کی سائیڈ پر بنی ہوئی پارکنگ پر پڑ گئی تھیں اور اسے وہاں سیکرٹ سروس کے تقریباً تمام ممبران کی کاریں کھڑی نظر آ گئی تھیں۔ ان کاروں کو دیکھ کر وہ ٹھٹھکا تھا۔ اس نے چونکہ بہت کم وقت کے لئے فلیٹ میں رکنا تھا اس لئے اس نے اپنی کار پارکنگ کی بجائے اس بلڈنگ کے سامنے کھڑی کر دی تھی۔ ایک بار تو اسے خیال آیا کہ وہ اسے پارکنگ میں لے جا کر کھڑی کر دے لیکن پھر اس نے ارادہ بدل دیا۔ فلیٹ کا دروازہ بند تھا اور چونکہ فلیٹ ساؤنڈ پروف تھا اس لئے اندر سے کسی قسم کی کوئی آواز باہر سنائی نہ دے رہی تھی۔ عمران نے بیل دی۔

"کون ہے"...... ڈور فون سے صفدر کی آواز سنائی دی۔

"کیا یہ فلیٹ مس جولیانا فٹرواٹر کا ہے"...... عمران نے لہجہ بدل کر اونچی آواز میں کہا۔

"ہاں۔ مگر آپ کون ہیں"...... صفدر نے پوچھا۔

"لیکن کیا مس جولیانا فٹرواٹر کی جون تبدیل ہو چکی ہے کہ آواز مردانہ آ رہی ہے"...... عمران نے اس بار اپنے اصل لہجے میں جواب دیا۔

"اوہ، عمران صاحب آپ"...... دوسری طرف سے چونک کر کہا گیا اور پھر کٹک کی آواز کے ساتھ ہی ڈور فون کا رابطہ ختم ہو گیا۔ چند لمحوں بعد دروازہ کھلا اور اس کے ساتھ ہی عمران اندر داخل ہو گیا۔

"السلام علیکم ورحمتہ اللہ وبرکاتہ یا اہلیان فلیٹ مس جولیانا فٹرواٹر"...... عمران نے گیلری سے گزر کر ہال میں داخل ہوتے ہوئے کہا جہاں جولیا سمیت سیکرٹ سروس کی پوری ٹیم موجود تھی۔

"یہ تم نے کیا بکواس کی تھی میرے بارے میں"...... جولیا نے سلام کا جواب دینے کے بعد غصیلے لہجے میں کہا۔

"ارے ارے، وہ تو میں نے دروازے کے باہر کی تھی۔ کیا وہ ساؤنڈ پروف کمرے میں بھی پہنچ گئی۔ حیرت ہے یہ تو واقعی بالکل نیا فارمولا ہے کہ اندر بکواس کی جائے تو باہر نہ پہنچ سکے لیکن باہر کی جائے تو اندر پہنچ جائے"...... عمران نے حیرت بھرے لہجے میں کہا تو سب بے اختیار ہنس پڑے۔ صفدر بھی دروازہ بند کر کے واپس آ گیا

تھا۔ اس کے چہرے پر بھی مسکراہٹ تھی۔

"خبردار، آئندہ ایسی بات کی تو"...... جولیا نے اس بار مصنوعی غصیلے بھرے لہجے میں کہا۔

"کیسی بات"...... عمران نے اس طرح چونک کر کہا جیسے اسے واقعی علم نہ ہو۔

"عمران صاحب، آپ کے بارے میں تو معلوم ہوا تھا کہ آپ اپنی اماں بی کے ساتھ دارالحکومت سے باہر گئے ہوئے ہیں"...... صفدر نے شاید موضوع بدلنے کے لئے کہا۔

"کب معلوم کیا تھا"...... عمران نے پوچھا۔

"کل شام کو"...... صفدر نے جواب دیا۔

"تو کل شام کے بعد پوری رات آتی ہے اور پھر آدھا دن بھی مزید گزر چکا ہے۔ تمہارا کیا خیال ہے کہ میں ہمیشہ کے لئے چلا گیا تھا"۔ عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"سوچ سمجھ کر بات کیا کرو نانسنس۔ جو منہ میں آتا ہے کہہ دیتے ہو۔ ہمیشہ کے لئے جائیں تمہارے دشمن"...... جولیا نے بے ساختہ کہا۔

"تمہارا مطلب ہے تنویر"...... عمران نے بڑے معصوم سے لہجے میں کہا تو ہال بے اختیار قہقہوں سے گونج اٹھا۔

"اچھا، تو تم مجھے اپنا دشمن سمجھتے ہو۔ کیوں"...... تنویر نے آنکھیں نکالتے ہوئے کہا۔

"میں نہیں مس جولیا نافٹرواٹر سمجھتی ہوگی۔ اسی نے یہ بات کی ہے"........ عمران نے جواب دیا تو ایک بار پھر سب ہنس پڑے۔

"عمران صاحب، ان دنوں چونکہ سیکرٹ سروس کے پاس کوئی کیس نہیں ہے۔ اس لئے میرا خیال ہے کہ ہم پوری سیکرٹ سروس کسی غیر ملک تفریح کے لئے جائیں۔ تیار تو سب ہیں لیکن اصل مسئلہ چیف سے اجازت لینے کا ہے"........ صالحہ نے عمران سے مخاطب ہو کر کہا۔

"کیا ضرورت ہے اجازت لینے کی۔ وہ زیادہ سے زیادہ کیا کرے گا ایک دو ماہ کی تمہاری تنخواہیں کاٹ لے گا کاٹ لے۔ تمہیں کیا فرق پڑتا ہے۔ اگر تنویر کو فرق پڑتا ہے تو بھی کوئی مسئلہ نہیں۔ میں آغا سلیمان پاشا کے رجسٹر میں اس کا نام لکھ دوں گا"........ عمران نے کہا۔

"کیا، کیا مطلب۔ کیا میں خیرات لیتا رہتا ہوں"........ تنویر نے یکلخت بھڑکتے ہوئے کہا۔ ظاہر ہے وہ فوراً سمجھ گیا تھا کہ سلیمان پاشا کے رجسٹر میں اندراج کا مطلب خیرات سے ہی ہے۔

"میں کب کہہ رہا ہوں کہ تم خیرات لیتے ہو۔ میں نے تو صرف امکانی بات کی ہے"........ عمران نے کہا۔

"عمران صاحب، مسئلہ تنخواہوں کا نہیں ہے۔ مسئلہ اجازت کا ہے۔ آپ لے دیں اجازت"........ صالحہ نے منت بھرے لہجے میں کہا۔

"جولیا ڈپٹی چیف ہے۔ یہ تمہیں بغیر چیف سے پوچھے اپنے طور پر بھی اجازت دے سکتی ہے"........ عمران نے جولیا کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔

"میں کیسے دے سکتی ہوں اجازت۔ خواہ مخواہ ایسی باتیں نہ کیا کرو"........ جولیا نے کہا۔

"تو پھر تم خود سوچو کہ ایسی نوکری کا کیا فائدہ کہ آدمی کی آزادی ہی سلب ہو کر رہ جائے۔ وہ کیا مصرعہ ہے کہ جس رزق سے آتی ہو پرواز میں کوتاہی"........ عمران نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"عمران صاحب، آپ پلیز اجازت لے دیں"........ صالحہ نے باقاعدہ منت بھرے لہجے میں کہا۔

"جانا کہاں ہے۔ کیا کافرستان جانا ہے یا اسرائیل"........ عمران نے کہا تو سب بے اختیار ہنس پڑے۔

"سوئٹزرلینڈ جانا ہے"........ صفدر نے شرارت بھرے لہجے میں کہا تو سب جولیا کی طرف دیکھ کر ہنس پڑے۔

"ارے پھر اجازت کی کیا ضرورت ہے۔ میں کارڈ چھپوا لیتا ہوں۔ ایک چیف کو بھی بھجوا دوں گا اور وہ بھی ہمارے ساتھ چل پڑے گا باراتی بن کر"........ عمران نے کہا۔

"منہ دھو رکھو"........ تنویر نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"دھو کر کہاں رکھوں پہلے بتا دو"........ عمران نے کہا تو سب ایک بار پھر ہنس پڑے۔

"عمران صاحب، ہم جزیرہ ہوائی جانا چاہتے ہیں"........ صالحہ نے کہا۔

"جزیرہ اسے ہی کہتے ہیں ناں جس کے چاروں طرف سمندر ہوتا ہے"........ عمران نے بڑے بھولپن سے کہا۔

"ہاں، کیوں"........ صالحہ نے چونک کر پوچھا۔ اس کا انداز ایسا تھا جیسے اسے عمران کی اس بات کا مقصد سمجھ نہ آیا ہو۔

"تو پھر آٹھ دس افراد کے لئے سمندر کی کیا ضرورت ہے۔ چھوٹا سا کوئی تالاب ہی کافی رہے گا۔ چلو بھر پانی ہی تو چاہیئے ہر ایک کو"۔ عمران نے کہا۔

"پلیز عمران صاحب"........ صالحہ نے کہا۔ وہ واقعی چھوٹی بچی کی طرح منتوں پر اتر آئی تھی جبکہ باقی ساتھی خاموش بیٹھے اب مسکرا رہے تھے۔ شاید وہ خود بھی وہی چاہتے تھے جو صالحہ کی منشا تھی۔

"لیکن اس دوران اگر پاکیشیا میں مجرم تشریف لے آئے تو پھر"۔ عمران نے کہا۔

"تو چیف ہمیں فوری کال بھی کر سکتا ہے"........ صالحہ نے کہا۔

"نہیں صالحہ۔ میں نے پہلے بھی تمہیں بتایا تھا کہ پوری سیکرٹ سروس کو ملک سے باہر نہیں بھیجا جا سکتا۔ پھر چیف بھی اس کی کسی صورت اجازت نہیں دے گا۔ ہم میں سے چند کو بہرحال یہاں رہنا ہو گا"........ جولیا نے کہا۔

"کیا یہ ضروری ہے کہ تم سب ملک سے باہر جاؤ۔ کیا پاکیشیا میں

ایسی کوئی جگہ نہیں ہے جہاں تم اپنا تفریحی مشن مکمل کر سکو"۔ عمران نے کہا۔

"ہم نے سب جگہیں دیکھ لی ہیں"........ جولیا نے کہا۔

"وادی گارگن دیکھی ہے تم نے"........ عمران نے کہا تو سب بے اختیار چونک پڑے۔

"وادی گارگن۔ وہ کونسی وادی ہے"........ سب نے چونک کر کہا۔

"میں اماں بی کے ساتھ ثریا کے گھر گیا تھا۔ وہاں ثریا نے مجھے البم دکھائی۔ وہ اپنے شوہر اور بیٹے کے ساتھ وادی گارگن سیر کے لئے گئی تھی۔ یہ چھپی ہوئی وادی تھی۔ وہاں تک کوئی راستہ نہ تھا۔ صرف وہیں کے لوگ گرتے پڑتے وہاں آتے جاتے رہتے تھے لیکن یہ وادی اس قدر حسین ہے کہ حکومت پاکیشیا نے اسے اوپن کرنے کا سوچا اور پھر یہاں خصوصی طور پر پہاڑ کاٹ کر سڑک نکالی گئی۔ وہاں ہوٹل اور ریستوران بنائے گئے اور اب اس وادی کی دھوم پوری دنیا میں ہے۔ یہ وادی پاکیشیا میں شوگران کی سرحد کے قریب ہے"........ عمران نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

"اوہ، اوہ پھر تو ہم ضرور جائیں گے"........ سب نے ہی بیک آواز ہو کر کہا۔

"چلو اب تو تمہارا اجازت والا مسئلہ حل ہو گیا۔ اب تو تمہیں چیف آسانی سے اجازت دے دے گا"........ عمران نے کہا۔

" ہاں، اب ہمیں تمہاری منت کرنے کی بھی ضرورت نہیں ہے"....... جولیا نے منہ بناتے ہوئے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے رسیور اٹھایا اور تیزی سے نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔ آخر میں اس نے لاؤڈر کا بٹن بھی پریس کر دیا۔

" ایکسٹو"....... رابطہ قائم ہوتے ہی چیف کی مخصوص آواز سنائی دی۔

" جولیا بول رہی ہوں چیف"....... جولیا نے کہا۔

" یس"....... دوسری طرف سے مخصوص انداز میں کہا گیا۔

" چیف چونکہ ان دنوں سیکرٹ سروس کو کوئی کام نہیں ہے اس لئے پوری سیکرٹ سروس کی خواہش ہے کہ ہم کچھ روز تفریح کر لیں۔ اس کے لئے ہم نے پاکیشیا کی ایک نئی خوبصورت وادی گارگن کا انتخاب کیا ہے۔ آپ سے اجازت کی ضرورت ہے"....... جولیا نے کہا۔

" نہیں، کسی بھی وقت کوئی کیس شروع ہو سکتا ہے اس لئے پوری سیکرٹ سروس کو اجازت نہیں دی جا سکتی۔ کم از کم نصف اراکین یہاں رہیں گے"....... دوسری طرف سے خشک لہجے میں کہا گیا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا تو جولیا نے بے اختیار منہ بناتے ہوئے رسیور رکھ دیا۔

" مس جولیا، آپ کیوں مایوس ہو رہی ہیں۔ ہم فور سٹارز یہاں رہ جاتے ہیں آپ وہاں جا کر تفریح کر آئیں"....... صدیقی نے کہا۔

" نہیں، یہ غلط ہے۔ جائیں گے تو ہم سب جائیں گے ورنہ کوئی نہیں جائے گا"....... جولیا نے قدرے غصیلے لہجے میں کہا۔

" ویسے چیف کی بات تو درست ہے۔ اس لئے میرا خیال ہے مس جولیا کہ آپ صدیقی اور اس کے ساتھیوں کو لے کر چلی جائیں"۔ صفدر نے کہا۔

" جو میں نے کہہ دیا ہے وہی ٹھیک ہے یا تو سب جائیں گے یا پھر کوئی بھی نہیں جائے گا"....... جولیا نے جواب دیا۔

" اس کا مطلب ہے کہ پروگرام ختم سمجھا جائے"....... تنویر نے کہا۔

" ظاہر ہے چیف نے واضح اور دوٹوک الفاظ میں کہہ دیا ہے۔ اب مزید کیا گنجائش رہ گئی ہے"....... جولیا نے جواب دیا۔

" عمران صاحب، آپ نے کوئی رائے نہیں دی"....... صفدر نے عمران سے مخاطب ہو کر کہا جو خاموش اور لاتعلق ہوا بیٹھا تھا۔

" میں چاہوں تو تم سب کو اجازت مل سکتی ہے لیکن اصل مسئلہ ہی ہے کہ میں کیوں چاہوں"....... عمران نے کہا۔

" عمران صاحب آپ نے الفاظ کا انتخاب غلط کیا ہے۔ آپ کو کہنا چاہئے کہ میں کیسے چاہوں"....... صفدر نے مسکراتے ہوئے کہا تو سب بے اختیار ہنس پڑے۔

" یہ الفاظ تو وہ استعمال کریں جو ابھی تک اس شرف سے محروم ہے۔ تم اور میں تو کم از کم استعمال نہیں کر سکتے"....... عمران نے

کہا تو ہال کمرہ بے اختیار قہقہوں سے گونج اٹھا۔ جولیا اور صالحہ دونوں
مسکرا رہی تھیں کیونکہ سب ہی سمجھ گئے تھے کہ عمران کی اس بات کا
مطلب جولیا اور صالحہ سے ہے۔

" بس اتنے تک ہی محدود رہنا۔ اس سے آگے نہ بڑھنا ورنہ قبر میں
اتر جاؤ گے "........ تنویر نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

" تنویر، کیا تمہیں اب بات کرنے کا بھی سلیقہ نہیں رہا۔ منہ بھ
کے بات کر دیتے ہو "........ جولیا نے یکلخت انتہائی غصیلے لہجے میں کہا۔

" جو میں کہہ رہا ہوں وہی میرا مطلب ہے اور ہو گا بھی ایسے
ہی "........ تنویر نے اور زیادہ غصیلے لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

" عمران صاحب، کیا آپ واقعی پوری ٹیم کو گارگن جانے کی
اجازت دلوا سکتے ہیں "........ صدیقی نے کہا۔ شاید وہ موضوع بدلنا
چاہتا تھا۔

" ہاں، کیوں نہیں۔ بس میرے فون کرنے کی دیر ہے۔ چیف نے
فوراً اوکے کہہ دینا ہے "........ عمران نے بڑے فاخرانہ لہجے میں کہا۔

" رہنے دو۔ پہلے بھی بے شمار بار تم ایسے دعوے کر کے شرمندہ ہو
چکے ہو "........ جولیا نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

" عمران صاحب، کیا واقعی آپ اجازت دلوا سکتے ہیں "........ صالحہ
نے کہا۔

" ہاں، لیکن ایک شرط پر "........ عمران نے کہا۔

" کونسی شرط "........ سب نے چونک کر کہا۔

" میں تمہارے چیف کو تم سے زیادہ جانتا ہوں۔ اس نے اس لئے
سب کو اجازت نہیں دی کہ کوئی مجرم تنظیم آ جائے گی بلکہ نصف
خرچ بچانے کے لئے یہ بات کی ہے۔ اس لئے اگر تم ایکریمین سٹائل
میں جانا چاہو تو اجازت مل سکتی ہے "........ عمران نے کہا۔

" ایکریمین سٹائل۔ کیا مطلب "........ سب نے ہی تقریباً حیران
ہو کر کہا۔

" یہ کنواروں کا سٹائل بھی کہلاتا ہے اور آپ سب لوگ بھی
بہرحال اس کیٹیگری میں شامل ہیں۔ اس کا مطلب ہے کہ کوئی
دوسرے پر بوجھ نہ بنے۔ سب اپنا خرچہ خود اٹھائیں "........ عمران نے
جواب دیا تو سب بے اختیار ہنس پڑے۔

" آپ سب کو چھوڑیں، میری طرف سے آفر ہے کہ اس تفریح کا
مکمل خرچہ میرا ہو گا "........ صالحہ نے فوراً ہی کہا۔

" ارے سوچ لو۔ ان کے ہاتھ بے حد کھلے ہیں۔ ایسا نہ ہو کہ
تمہارے ڈیڈی کو دو چار بڑے ہوٹل فروخت کرنے پڑ جائیں "........
عمران نے کہا تو صالحہ بے اختیار ہنس پڑی۔

" آپ بے فکر رہیں۔ میں سنجیدگی سے کہہ رہی ہوں "........ صالحہ
نے کہا۔

" مس صالحہ، عمران صاحب کی بات ٹھیک ہے۔ ہر ایک کو اپنا
خرچہ خود برداشت کرنا چاہئے "........ صفدر نے کہا۔

" ارے ارے کیا ہوا۔ نکھٹو شوہر بھی تو ہوتے ہیں "........ عمران

نے کہا تو کمرہ اس طرح قہقہوں سے گونج اٹھا کہ جیسے ابھی چھت پھٹ جائے گی اور صفدر اس طرح شرمندہ ہو گیا جیسے واقعی اس کا مطلب یہی تھا۔

"تم سے خدا سمجھے۔ تم باز نہیں آتے بات کرنے سے"...... جولیا نے ہنستے ہوئے کہا۔ ظاہر ہے عمران نے صالحہ اور صفدر کے حوالے سے بات کی تھی کہ نکھٹو شوہر کچھ کماتے نہیں اور بیوی کی کمائی پر ہی گزارہ کرتے ہیں اور عمران کی بات سب ہی فوراً سمجھ گئے تھے۔

"میں تو کب سے دعائیں مانگ رہا ہوں تاکہ اس چھوٹے سے چیک کی بھی نوبت نہ آئے"...... عمران نے بڑے معصوم سے لہجے میں کہا تو ایک بار پھر سب ہنس پڑے کیونکہ عمران کا مطلب تھا کہ بے شک جولیا اس پر اخراجات کرے اسے کوئی اعتراض نہیں ہے۔

"عمران صاحب، چلیں آپ چیف سے بات کریں"...... صالحہ نے ایک بار پھر منت بھرے لہجے میں کہا تو عمران نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھایا اور نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔ آخر میں اس نے لاؤڈر کا بٹن بھی پریس کر دیا۔

"ایکسٹو"...... رابطہ قائم ہوتے ہی چیف کی مخصوص آواز سنائی دی۔

"علی عمران ایم ایس سی۔ ڈی ایس سی (آکسن) بول رہا ہوں"...... عمران نے بڑے فاخرانہ انداز میں تعارف کراتے ہوئے کہا۔

"کیوں فون کیا ہے"...... چیف کا لہجہ پہلے سے زیادہ سرد ہو گیا تھا۔

"جناب، میں اس وقت مس جولیانا فٹزواٹر ڈپٹی چیف آف پاکیشیا سیکرٹ سروس کے فلیٹ میں موجود ہوں جہاں پاکیشیا کی پوری دنیا میں مشہور سیکرٹ سروس کے تمام معزز اراکین بھی بنفس نفیس موجود ہیں اور یہ سب چونکہ عملی طور پر ناکارہ ہیں۔ اوہ سوری میرا مطلب تھا بے کار اور بے مصرف ہو چکے ہیں اس لئے انہیں گارگن وادی میں تفریح کرنے کی سوجھی ہے اور جناب آپ کو تو معلوم ہے کہ بے کار لوگ تفریح ہی کرتے ہیں۔ آپ نے پہلے مس جولیانا فٹزواٹر کو نصف ممبران کو تفریح پر جانے کی اجازت دے دی ہے۔ میں سمجھتا ہوں کہ ایسا کیوں ہوا تاکہ اخراجات نصف ہوں۔ جیسے ایک کنجوس دولہا اس لئے اپنی نئی نویلی دلہن کو ہنی مون پر نہ لے گیا تھا اور اکیلا ہی ہنی مون منانے چلا گیا تھا تاکہ اخراجات نصف ہوں۔ اس لئے آپ نے بھی ایسا کیا لیکن مس صالحہ بہت امیر خاتون ہیں۔ انہوں نے فوراً آفر کر دی ہے کہ تمام اخراجات وہ خود ادا کریں گی۔ اس لئے اب آپ کو پوری سیکرٹ سروس کو وہاں بھیجنے پر کوئی اعتراض نہ ہو گا"...... عمران کی زبان رواں ہوئی تو وہ بغیر فل سٹاپ مسلسل بولتا چلا گیا۔

"سوری، جو میں نے پہلے کہا ہے وہی درست ہے"...... دوسری طرف سے سرد لہجے میں کہا گیا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا تو

عمران نے اس طرح منہ بنالیا جیسے اس کے کانوں میں کسی نے پگھلا ہوا سیسہ انڈیل دیا ہو۔

"کیا ضرورت تھی اس بکواس کی نانسنس"...... جولیا نے یکلخت پھاڑ کھانے والے لہجے میں کہا۔

"اسے بے عزت ہونے میں لطف آتا ہے"...... تنویر بھلا کہاں پیچھے رہنے والا تھا۔

"عمران صاحب، آپ کی یہ باتیں نجانے چیف کیسے برداشت کرتا ہے"...... صفدر نے کہا۔

"ابھی تو بہت سے چانس باقی ہیں جلدی جلدی سب تیاری کر لیں تاکہ پھر میں واقعی اس چیف کو تم سب کو بھیجنے پر مجبور کر سکوں"...... عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"بس رہنے دیں عمران صاحب۔ اتنا ہی کافی ہے۔ اس سے زیادہ آپ کی بے عزتی شاید تنویر بھی برداشت نہ کر سکے"...... اس بار صدیقی نے کہا تو سب بے اختیار ہنس پڑے۔

"یا اللہ، تو ہی عزت دینے والا ہے"...... عمران نے ایک طویل سانس لیا اور ایک بار پھر رسیور اٹھا لیا۔

"بس کرو، کوئی ضرورت نہیں ہے اب فون کرنے کی"۔ جولیا نے کاٹ کھانے والے لہجے میں کہا۔

"کیا مطلب، کیا تم لوگ واقعی نہیں جانا چاہتے تفریح پر"۔ عمران نے ایسے لہجے میں کہا جیسے اسے واقعی اس بات پر یقین نہ آ رہا ہو اور

سب اس کے اس انداز پر ہنس پڑے۔

"جانا تو چاہتے ہیں لیکن اس طرح بے عزت ہو کر نہیں"۔ تنویر نے فوراً ہی بات کرتے ہوئے کہا۔

"کس میں جرأت ہے کہ سر عبدالرحمان کے اکلوتے بیٹے کو بے عزت کر سکے"...... عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے تیزی سے نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے اور سب نے ایک بار پھر ہونٹ بھینچ لئے کیونکہ سب نے ہی دیکھ لیا تھا کہ عمران دوبارہ ایکسٹو کے ہی نمبر پریس کر رہا ہے۔ آخر میں عمران نے لاؤڈر کا بٹن بھی پریس کر دیا۔ اس کے چہرے پر یکلخت انتہائی گہری سنجیدگی کے تاثرات ابھر آئے تھے۔

"ایکسٹو"...... رابطہ قائم ہوتے ہی چیف کی مخصوص آواز سنائی دی۔

"علی عمران بول رہا ہوں جناب۔ وادی گارگن میں چیکنگ ضروری ہے اور چیکنگ کے لئے پوری سیکرٹ سروس کا وہاں جانا بھی ضروری ہے"...... عمران نے انتہائی سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"کیوں"...... دوسری طرف سے مخصوص لہجے میں کہا گیا۔

"اس لئے کہ وہاں موجود لوگوں کو شک نہ پڑ سکے۔ اکا دکا آدمی پر انہیں یقیناً شک پڑ سکتا ہے جبکہ پوری سیکرٹ سروس سیاحوں کے روپ میں جب وہاں پہنچے گی اور بظاہر تفریح کرے گی تو کوئی شک نہ کر سکے گا"...... عمران نے جواب دیا۔

"ٹھیک ہے تمہاری دلیل ٹھوس ہے۔ رسیور جولیا کو دو"۔ دوسری طرف سے کہا گیا تو عمران نے رسیور جولیا کی طرف بڑھا دیا۔

"جولیا بول رہی ہوں چیف"...... جولیا نے مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

"تم پوری سیکرٹ سروس کو لے کر وادی گارگن جاؤ۔ تم نے جو چیکنگ کرنی ہے اس بارے میں عمران تمہیں بریف کر دے گا۔ تم سب وہاں تفریح بھی کرو گے اور ساتھ ہی ڈیوٹی بھی دو گے۔ واپسی پر تم نے مجھے تفصیلی رپورٹ دینی ہے"...... چیف نے کہا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا تو جولیا نے رسیور رکھ دیا۔ نہ صرف اس کے بلکہ سوائے عمران کے باقی سب کے چہروں پر انتہائی حیرت کے تاثرات موجود تھے۔

"اب بولو ہے تمہارے چیف میں جرأت کہ وہ انکار کر دے"...... عمران نے ایسے لہجے میں کہا جیسے اس نے کوئی بہت بڑا میدان مار لیا ہو۔

"لیکن یہ وہاں چیکنگ کس بات کی کرنی ہے۔ کیا مطلب، کیا کوئی کیس ہے"...... جولیا نے انتہائی حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"کیس ہوتا تو چیف تمہیں خود ہی بھجوا دیتا۔ مجھے اسے کہنے کی کیا ضرورت تھی"...... عمران نے جواب دیا۔

"تو پھر ہم وہاں کس چیز کی چیکنگ کریں گے"...... جولیا نے کہا۔

"چیف نے کہا تو ہے مس جولیا کہ عمران صاحب اس بارے میں

ہمیں بریف کریں گے"...... صفدر نے کہا۔

"میں نے تمہیں کیا بریف کرنا ہے۔ خود بخود وہ عمر آ جاتی ہے جب اچھا خاصا پہلوان بریف ہو کر چھوہارہ بن جاتا ہے اور وہ بھی بغیر گٹھلی کا"...... عمران نے جواب دیا تو پہلے تو چند لمحے سب خاموش رہے جیسے عمران کے اس فقرے کے بارے میں سوچ رہے ہوں لیکن پھر سب بے اختیار ہنس پڑے۔

"آپ کا مطلب بڑھاپے سے تھا لیکن بڑھاپا تو ابھی بہت دور ہے"...... صفدر نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"کہاں دور ہے اگر تم لوگوں کی یہی حالت رہی کہ نہ تفریح، نہ کوئی سوشل سرگرمی۔ بس ہر وقت کام ہی کام۔ تو پھر بڑھاپا آیا ہی سمجھو"...... عمران نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"عمران صاحب، آپ نے جس انداز میں چیف سے بات کی ہے اس سے تو یہی ظاہر ہوتا ہے کہ وادی گارگن میں پہلے سے کوئی چکر چل رہا ہے اور اب شاید اس لئے آپ نے جزیرہ ہوائی کی بجائے وادی گارگن جانے کے لئے کہا تھا لیکن پھر چیف نے پہلے کیوں ٹیم کو نہیں بھیجا اور اب آپ کے لفظ چیکنگ پر وہ فوراً آمادہ ہو گئے۔ اصل بات کیا ہے وہ بتائیں"...... کیپٹن شکیل نے جو اب تک خاموش بیٹھا تھا اچانک بولتے ہوئے کہا اور سارے ساتھی اس کی بات سن کر بے اختیار چونک پڑے۔

"اوہ، اوہ واقعی کیپٹن شکیل نے صحیح سوچا ہے۔ عمران نے دانستہ

ہمیں وادی گارگن لے جانے کی بات کی تھی۔ کیا ہو رہا ہے وہاں"...... جولیا نے کہا۔

"کیا ہونا ہے۔ میں نے بتایا تو ہے کہ ثریا اور اس کا شوہر وہاں ہو کر آئے ہیں اور میں نے وہاں کی تصویریں دیکھی ہیں اس لئے میں نے کہا کہ جگہ اچھی ہے"...... عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"لیکن تم نے چیکنگ کی بات کی ہے"...... جولیا نے غصیلے لہجے میں کہا۔

"وہ تو میں نے تمہیں اجازت لے کر دینے اور سرکاری خرچ کی وجہ سے کی تھی اور وہاں وادی میں کیا چیکنگ ہونی ہے"...... عمران نے بڑے بے تکلفانہ لہجے میں کہا۔

"تو پھر چیف کیوں فوراً آمادہ ہو گیا ہے"...... جولیا نے اور زیادہ غصیلے لہجے میں کہا۔

"چیف آخر انسان ہے اور ہر انسان میں چند کمزوریاں بھی ہوتی ہیں۔ اس کی ایک کمزوری کا مجھے علم ہے کہ اسے ملکی مفادات کے خلاف کسی بات کے بارے میں اشارہ کر دیا جائے تو وہ فوراً سرپٹ بھاگ پڑتا ہے۔ اب میں نے چیکنگ کی بات کی ہے تو وہ فوراً چوکنا بلکہ چھ کنا ہو گیا اور نتیجہ یہ کہ تم سب کو سرکاری خرچ پر سیر کرنے کی اجازت مل گئی"...... عمران نے جواب دیا۔

"لیکن چیف نے کہا کہ تم ہمیں اس بارے میں بریف کرو گے"...... جولیا نے دانت پیستے ہوئے کہا۔

"میں نے کہا تو ہے کہ بڑھاپا آ رہا ہے خود بریف ہو جاؤ گے"۔ عمران بھلا کہاں آسانی سے ہاتھ آنے والا تھا۔

"مس جولیا، ہم سب وہاں چلیں۔ وہاں پہنچ کر خود ہی ساری بات سامنے آجائے گی"...... صفدر نے کہا۔

"نہیں، اب یہ ڈیوٹی بن گئی ہے۔ اب تفریح کا عنصر اس میں سے ختم ہو گیا ہے"...... جولیا نے کہا۔

"ارے ارے کیسی ڈیوٹی۔ کس قسم کی ڈیوٹی۔ جاؤ تفریح کرو"۔ عمران نے کہا۔

"کیا مطلب، کیا تم ہمارے ساتھ نہیں جاؤ گے"...... جولیا نے چونک کر اور حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"میں کیسے جا سکتا ہوں"...... عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"کیوں، تم کیوں نہیں جا سکتے۔ کیا مطلب"...... جولیا نے حیران ہو کر کہا۔

"یہ کوئی کیس تو نہیں کہ میرا خرچہ چیف ادا کرے گا اور مجھے چیک بھی ملے گا۔ تفریح کا مسئلہ ہے اور اتنی بات تو تم سب جانتے ہو کہ میرے پاس اتنا بجٹ کہاں کہ میں تفریح کر سکوں"...... عمران نے بڑے مسکینے سے لہجے میں کہا تو جولیا نے ہونٹ بھینچتے ہوئے رسیور اٹھایا اور نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔ لیکن اس سے پہلے کہ وہ نمبر مکمل کرتی۔ عمران نے ہاتھ بڑھا کر کریڈل پر ہاتھ رکھ دیا۔

"ارے کیا کر رہی ہو۔ کیوں تفریح کا سکوپ ختم کرانے پر تلی

ہوئی ہو۔ چلو میں تمہیں بریف کر دیتا ہوں "....... عمران نے کہا۔

" بتاؤ ہم نے وہاں کیا کرنا ہے "....... جولیا نے کہا۔

" ثریا کے البم میں ایک تصویر ایسی تھی جس میں ثریا اور اس کے شوہر کے ساتھ ایک کارمن نژاد آدمی موجود تھا۔ اس کا چہرہ دیکھ کر مجھے احساس ہونے لگا کہ اس آدمی کو میں نے دیکھا ہوا ہے۔ بہرحال میں نے چیف کو اس کا حلیہ بتایا۔ چیف نے اپنی لائبریری میں چیک کیا لیکن اس کا کچھ پتہ نہ چلا تو چیف نے کارمن میں اپنے ایجنٹوں کے ذمے اس آدمی کے کوائف معلوم کرنے کا ٹاسک لگا دیا۔ پھر چیف کو اطلاع ملی کہ اس آدمی کا نام مارک ہے اور یہ کارمن کی ایک سرکاری ایجنسی آئی فائیڈز کا بڑا فعال ایجنٹ ہے اور یہ پاکیشیا کسی خاص مشن پر گیا تھا اور وہاں ایک ماہ لگا کر واپس آگیا اور رپورٹ یہی ہے کہ اس کا مشن کامیاب ہو گیا ہے۔ یہ بھی اطلاع ملی کہ وہاں کوئی میزائل لیبارٹری ہے جس میں شوگران اور پاکیشیا کے سائنسدان کام کرتے ہیں اور وہاں سے کوئی نایاب سائنسی دھات ملتی ہے اور یہ آدمی اس دھات کی سمگلنگ کے لئے وہاں گیا تھا لیکن پھر یہ ساری اطلاع غلط ثابت ہوئی نہ وہاں کوئی لیبارٹری ہے اور نہ وہاں کوئی سائنسی دھات ملی ہے۔ پھر وہاں چیکنگ کرائی گئی تو پتہ چلا کہ یہ مارک سرے سے دارالحکومت آیا ہی نہیں۔ اس کا سارا وقت اسی وادی گارگن میں ہی گزرا ہے۔ اس پر چیف مطمئن ہو گیا کہ وہ واقعی وہاں تفریح کرنے گیا ہو گا اور معاملہ ختم ہو گیا۔ اب جبکہ تم نے وہاں جانے کی ضد کی تو مجھے

چیف کے کان میں پھونک مارنی پڑی کہ وہاں جا کر چیکنگ کی جانی ضروری ہے اور تم نے دیکھا کہ پھونک نے کام دکھایا اور تمہیں وہاں جانے کی اجازت مل گئی۔ اب وہاں ویسے تو کوئی چیز ہے نہیں۔ نہ کوئی سائنسی دھات ہے اور نہ ہی کوئی لیبارٹری۔ اس لئے صرف تفریح کرنا اور پھر واپس آ کر یہی رپورٹ دے دینا۔ بہرحال میں نے تمہارا چیلنج پورا کر دیا ہے کہ پوری سیکرٹ سروس کو وہاں جانے کی چیف نے اجازت دے دی ہے "....... عمران نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

" تم جیسا شیطان شاید ہی پھر پیدا ہو "....... جولیا نے ہنستے ہوئے کہا۔

" ایک بار پیدا ہو کر اس نے کیا بھاڑ جھونک لیا ہے کہ پھر پیدا ہونے کی آرزو کرے گا "....... عمران نے منہ بناتے ہوئے جواب دیا اور سب بے اختیار کھلکھلا کر ہنس پڑے۔

کمرے کا دروازہ کھلا تو میز کے پیچھے بیٹھے ہوئے لمبے قد اور بھاری چہرے کے مالک آدمی نے چونک کر سر اٹھایا۔اس کے بال برف کی طرح سفید تھے جو اس کے سرخ و سفید چہرے پر بے حد جچ رہے تھے۔ اس نے گہرے نیلے رنگ کا سوٹ پہن رکھا تھا۔اس کے سامنے میز پر ایک فائل کھلی ہوئی تھی جبکہ تین رنگوں کے فون بھی موجود تھے۔ کمرے میں ایک نوجوان داخل ہو رہا تھا جس کے چہرے پر ہلکی سی مسکراہٹ تیر رہی تھی۔

"آؤ آرنلڈ"...... ادھیڑ عمر آدمی نے کہا۔

"باس، ایک انتہائی اہم خبر لایا ہوں"...... نوجوان نے سلام کرتے ہوئے میز کی دوسری طرف کرسی پر بیٹھتے ہوئے کہا۔

"اہم خبر۔وہ کیا"...... باس نے چونک کر پوچھا۔

"پاکیشیا سیکرٹ سروس کے لئے کام کرنے والا دنیا کا سب سے

خطرناک سیکرٹ ایجنٹ عمران اس وقت پاکیشیا کی وادی گارگن میں موجود ہے"...... آرنلڈ نے کہا تو باس بے اختیار ہنس پڑا۔

"وہ اس کا ملک ہے۔اس کے وہاں جانے میں آخر کیا اہم خبر ہے"...... باس نے ہنستے ہوئے کہا۔

"باس، آپ کو معلوم تو ہے کہ وادی گارگن سے ایف ایف یہاں بھجوائی جا رہی ہے۔اس لئے اس جیسے خطرناک آدمی کے وہاں پہنچنے سے اصل بات بھی سامنے آ سکتی ہے"...... آرنلڈ نے کہا۔

"کونسی اصل بات"...... باس نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"یہی ایف ایف کی سمگلنگ کے بارے میں اور کونسی بات باس"...... آرنلڈ نے اور زیادہ حیران ہوتے ہوئے کہا۔

"تو پھر کیا ہو گا۔جتنی ایف ایف ہمارے پاس پہنچ چکی ہے وہ ہمارے لئے آئندہ دس سالوں تک کافی ہے۔اس لئے اب اگر وہ آنی بند ہو جائے تو ہمیں کیا فرق پڑے گا"...... باس نے کہا۔

"تو پھر مارک کو کیوں ختم کیا گیا تھا"...... آرنلڈ نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"اس لئے کہ مارک کے ذریعے وہ ہم تک نہ پہنچ سکیں۔ان کے سامنے مارک تھا اور اب مارک کے خاتمے کے بعد وہ کسی صورت بھی ہم تک نہیں پہنچ سکتے"...... باس نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"لیکن باس، آپ کو اس عمران کے بارے میں تفصیل سے علم نہیں ہے۔یہ دنیا کا خطرناک ترین ایجنٹ اسی لئے کہلاتا ہے کہ ایسی

ایسی معلومات حاصل کر لیتا ہے جو دوسرے کسی صورت بھی حاصل نہیں کر سکتے"...... آرنلڈ نے کہا۔

"تم اس سے ضرورت سے زیادہ مرعوب نظر آرہے ہو"...... اس بار باس کے لہجے میں ہلکی سی تلخی تھی۔

"میں مرعوب نہیں ہوں باس۔ لیکن میں صرف حقیقت آپ کے سامنے لانا چاہتا ہوں تاکہ اگر کوئی پیش بندی ہو سکتی ہو تو کر لی جائے"...... آرنلڈ نے جواب دیا۔

"تم فکر مت کرو بلکہ اس بات کو ذہن سے نکال دو۔ یہ معاملہ اب ہمیشہ کے لئے ختم ہو چکا ہے"...... باس نے کہا۔

"او کے باس"...... آرنلڈ نے اٹھتے ہوئے کہا اور پھر سلام کر کے وہ کمرے سے باہر چلا گیا تو باس چند لمحے بیٹھا سوچتا رہا۔ پھر اس نے سفید رنگ کے فون کا رسیور اٹھایا اور نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔

"گرینڈ کلب"...... رابطہ قائم ہوتے ہی ایک مردانہ آواز سنائی دی۔

"کارل بول رہا ہوں۔ ہیرڈ سے بات کراؤ"...... باس نے قدرے سرد لہجے میں کہا۔

"اوہ، یس سر۔ ہولڈ کریں"...... دوسری طرف سے مؤدبانہ لہجے میں کہا گیا۔

"ہیرڈ بول رہا ہوں"...... چند لمحوں بعد ایک اور مردانہ آواز سنائی دی۔

"کارل بول رہا ہوں"...... باس نے ایک بار پھر کہا۔

"یس، کیا کوئی خاص بات ہو گئی ہے"...... دوسری طرف سے حیرت بھرے لہجے میں کہا گیا۔

"مجھے یہ معلوم کر کے بتاؤ کہ پاکیشیا سے مزید ایف ایف منگوائی جانی ہے یا نہیں"...... باس نے کہا۔

"کیوں، کیا کوئی خاص بات ہو گئی ہے"...... دوسری طرف سے ایک بار پھر حیرت بھرے لہجے میں کہا گیا۔

"ہاں، پاکیشیا سیکرٹ سروس کے لئے کام کرنے والا خطرناک ایجنٹ علی عمران وادی کارگن پہنچ گیا ہے جہاں سے ایف ایف منگوائی جا رہی ہے۔ جبکہ اس سے پہلے اس عمران نے مارک کے بارے میں معلومات حاصل کی تھیں۔ جس کی وجہ سے مارک کو ختم کرنا پڑا تھا"...... کارل نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"آپ آفس میں ہیں"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"ہاں، میں آفس میں موجود ہوں"...... کارل نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"ٹھیک ہے۔ میں معلوم کر کے ابھی آپ کو کال کرتا ہوں"...... دوسری طرف سے کہا گیا اور کارل نے رسیور رکھ دیا۔ اس کے ساتھ ہی اس نے سامنے پڑی ہوئی فائل پر نظریں جما دیں۔ ابھی تھوڑی ہی دیر گزری تھی کہ سیاہ رنگ کے فون کی گھنٹی بج اٹھی تو باس نے چونک کر فون کی طرف دیکھا اور پھر ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا

لیا۔

"یس"...... کارل نے کہا۔

"اسٹیفن بول رہا ہوں"...... دوسری طرف سے ایک بھاری سی آواز سنائی دی۔

"اوہ تم، کیسے کال کیا ہے"...... کارل نے چونک کر کہا۔

"آرنلڈ نے تمہیں پاکیشیائی ایجنٹ عمران کے بارے میں اطلاع دی ہے"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"ہاں، کیوں"...... کارل نے چونک کر کہا۔

"آرنلڈ کا خیال ہے کہ تم نے اس کی بات کو اہمیت نہیں دی۔ اس لئے اس نے چیف سیکرٹری کو رپورٹ دی ہے اور چیف سیکرٹری نے اس معاملے کا انتہائی سخت اور فوری نوٹس لیا ہے"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"کیسا نوٹس"...... کارل نے ہونٹ بھینچتے ہوئے کہا۔

"تمہیں معلوم ہے کہ معاملات انتہائی اونچی سطح کے ہیں۔ یہ مشن تمہاری ایجنسی کو اس لئے دیا گیا تھا کہ تمہاری ایجنسی غیر معروف ہے اس لئے خیال تھا کہ پاکیشیا سیکرٹ سروس کو اگر اس معاملے میں کوئی معلومات مل بھی گئیں تو پھر بھی وہ تم تک نہ پہنچ سکے گی لیکن اس کے باوجود عمران مارک تک پہنچ گیا اور تم نے مارک کو ہلاک کر کے بے حد مناسب کام کیا ہے لیکن اب آرنلڈ کی دی گئی رپورٹ اس لئے انتہائی اہم ہے کہ یہ ایف ایف دھات وادی گارگن سے ہی

دستیاب ہوتی ہے اور عمران بھی وہاں پہنچ گیا ہے۔ اس کا مطلب ہے کہ اس کے پاس کوئی نہ کوئی ایسی انفارمیشن پہنچی ہے جو ہمارے لئے خطرناک ہو سکتی ہے"...... اسٹیفن نے تفصیل سے بات کرتے ہوئے کہا۔

"تو پھر ہم کیا کر سکتے ہیں"...... کارل نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"چیف سیکرٹری صاحب نے اس سلسلے میں ایک خصوصی میٹنگ کال کی ہے۔ اس میٹنگ کے بعد تم سے وہ خود بات کریں گے۔ میں نے تمہیں اس لئے پیشگی بتا دیا ہے کہ تم محتاط رہنا"۔ دوسری طرف سے کہا گیا۔

"ٹھیک ہے۔ شکریہ میں محتاط رہوں گا"...... کارل نے جواب دیا اور پھر رسیور رکھ دیا۔

"ہونہہ، نانسنس۔ ایک آدمی سے اس قدر خوفزدہ ہیں یہ سب جیسے وہ آدمی آدم خور ہو۔ جو انہیں کھا جائے گا"...... کارل نے بڑبڑاتے ہوئے کہا اور پھر تھوڑی دیر بعد فون کی گھنٹی ایک بار پھر بج اٹھی تو کارل نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا لیا۔

"یس"...... کارل نے کہا۔

"ہیرڈ بول رہا ہوں"...... دوسری طرف سے ہیرڈ کی آواز سنائی دی۔

"ہاں، کیا رپورٹ ہے ہیرڈ"...... کارل نے چونک کر کہا۔

"ایف ایف کی فوری طور پر تو ضرورت نہیں ہے لیکن ایک سال

بعد پھر ضرورت پڑ سکتی ہے"....... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"ٹھیک ہے۔بس شکریہ"....... کارل نے کہا اور رسیور رکھ دیا۔ پھر تقریباً ڈیڑھ گھنٹے بعد فون کی گھنٹی ایک بار پھر بج اٹھی تو کارل نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھالیا۔

"یس"....... کارل نے کہا۔

"راجر بول رہا ہوں۔پی۔اے ٹو چیف سیکرٹری"....... دوسری طرف سے آواز سنائی دی۔

"یس، کارل بول رہا ہوں"....... کارل نے کہا۔

"چیف صاحب آپ کو یاد فرمارہے ہیں"....... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"ٹھیک ہے۔میں حاضر ہو رہا ہوں"....... کارل نے کہا اور رسیور رکھ کر وہ اٹھا اور تیز تیز قدم اٹھاتا بیرونی دروازے کی طرف بڑھ گیا۔ تھوڑی دیر بعد اس کی کار تیزی سے سنٹرل سیکرٹریٹ کی طرف بڑھی چلی جارہی تھی۔تھوڑی دیر بعد کارل چیف سیکرٹری کے خصوصی میٹنگ روم میں پہنچ چکا تھا۔وہاں دو اور آدمی بھی موجود تھے۔ان میں سے ایک کارمن سیکرٹ سروس کا چیف ہاربر تھا جبکہ دوسرا آدمی دفاع سے متعلق ایجنسی جسے سٹار ایجنسی کہا جاتا تھا کا چیف فرینک تھا۔کارل کے اندر داخل ہوتے ہی دونوں اٹھ کھڑے ہوئے تو کارل نے بڑے خوشگوار انداز میں ان دونوں سے مصافحہ کیا اور پھر کرسی پر بیٹھ گیا۔

"کیا کوئی سپیشل میٹنگ کال کی گئی ہے"....... کارل نے

مسکراتے ہوئے کہا۔

"ہاں۔ایف ایف کے سلسلے میں خصوصی میٹنگ ہے"۔ہاربر نے مسکراتے ہوئے جواب دیا۔

"ایف ایف والا مشن تو میرے خیال میں مکمل ہو چکا ہے"۔کارل نے کہا۔

"ہاں، بظاہر تو مکمل ہو چکا ہے لیکن اصل مسئلہ اب شروع ہونے والا ہے"....... اس بار فرینک نے جواب دیا اور پھر اس سے پہلے کہ مزید کوئی بات ہوتی۔میٹنگ روم کا اندرونی دروازہ کھلا اور ادھیڑ عمر چیف سیکرٹری سر آرتھر اندر داخل ہوئے تو کارل سمیت تینوں ان کے احترام میں اٹھ کھڑے ہوئے اور انہوں نے بڑے مؤدبانہ انداز میں سلام کیا۔

"بیٹھیں"....... چیف سیکرٹری نے سلام کا جواب دیتے ہوئے اپنی مخصوص کرسی پر بیٹھتے ہوئے کہا اور پھر یہ تینوں بھی کرسیوں پر بیٹھ گئے۔

"یہ خصوصی میٹنگ اس لئے کال کی گئی ہے کہ کارمن کو ایک غیر ملکی مشن کی وجہ سے شدید خطرات لاحق ہو گئے ہیں"....... چیف سیکرٹری نے ان تینوں کی طرف دیکھتے ہوئے کہا تو وہ تینوں چونک پڑے۔

"غیر ملکی مشن"....... ان تینوں نے چونک کر اور حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"ہاں، ایف ایف مشن کارمن کا مشن نہیں تھا بلکہ یہ دراصل ایکریمین مشن تھا لیکن چونکہ اس میں کارمن کو بھی دلچسپی تھی اس لئے اس مشن کو کارمن نے مکمل کیا ہے"...... چیف سیکرٹری نے کہا۔

"سر، کیا یہ سائنسی دھات ایکریمیا کو سوائے پاکیشیا کے اور کہیں سے دستیاب نہیں ہو سکتی"...... ہاربر نے کہا۔

"یہ دھات پوری دنیا میں صرف پاکیشیا کی وادی گارگن سے دستیاب ہوئی ہے۔ ایکریمیا کے ایک خصوصی معدنیات کی تلاش کے لئے کام کرنے والے سیٹلائٹ نے اس کی نشاندہی کی تو خصوصی طور پر اسے چیک کرایا گیا جس پر معلوم ہوا کہ یہ دھات زیادہ مقدار میں موجود نہیں ہے۔ بہرحال اسے وہاں سے حاصل کرنے کا پروگرام بنایا گیا لیکن چونکہ جہاں یہ دھات موجود تھی وہاں سے شوگران کی سرحد بے حد قریب ہے۔ اس لئے ایکریمیا نے خود سامنے آنے کی بجائے کارمن حکام سے بات کی اور انہیں اس دھات میں سے ایک حصہ دینے کا وعدہ کیا۔ چونکہ یہ دھات خلائی جہازوں کے سلسلے میں انتہائی اہم اور قیمتی ہے اور پاکیشیا ابھی خلائی جہازوں کے سلسلے میں کام نہیں کر رہا اس لئے کارمن حکام نے یہ دھات حاصل کرنے کی حامی بھر لی۔ جناب کارل کی ایجنسی آئی فائیڈز ابھی حال ہی میں قائم کی گئی ہے اس لئے اس کے بارے میں ابھی پاکیشیا کو قطعی طور پر علم نہیں ہو سکتا تھا چنانچہ یہ مشن آئی فائیڈز کے سپرد کر دیا گیا۔ جناب کارل کو بہرحال یہ نوٹس دیا گیا کہ اس مشن کو اس انداز میں مکمل کیا

جائے کہ پاکیشیا حکومت اور خصوصی طور پر پاکیشیا سیکرٹ سروس تک اس بارے میں کوئی خبر نہ پہنچ سکے۔ جناب کارل نے یہ مشن اپنے معروف ایجنٹ مارک کے ذمے لگایا اور رپورٹ کے مطابق مارک سیاح بن کر پاکیشیا کی وادی گارگن پہنچ گیا۔ وہاں اس دھات کو نکالنے اور اسے خصوصی انداز میں پیک کر کے کارمن بھجوانے کے لئے یہاں سے ماہرین کی ایک خصوصی ٹیم وادی گارگن بھجوائی گئی تھی اور چونکہ اس دھات کے لئے کوئی لمبی چوڑی کھدائی وغیرہ نہ کرانی پڑتی تھی بلکہ یہ ایک پہاڑی کے اندر معمولی سی گہرائی سے مل گئی تھی۔ اس لئے یہ کام آسانی سے ہو گیا اور پھر مارک نے وہاں کے ایک مقامی سمگلر گروپ کے ذریعے یہ دھات کارمن بھجوا دی۔ یہ سارا کام چار ماہ کے اندر مکمل ہو گیا اور وہاں موجود تمام دھات کارمن پہنچ گئی البتہ خصوصی سیٹلائٹ نے مزید سروے کے بعد بتایا کہ کافی مقدار میں یہ دھات مزید گہرائی میں موجود ہے جس پر یہ فیصلہ کیا گیا کہ کارمن کی کوئی سیاحتی کمپنی پرائیوٹ طور پر باقاعدہ حکومت پاکیشیا سے اس وادی کو سیاحت کے لئے ڈویلپ کرنے کا ٹھیکہ لے اور اس ٹھیکے کی آڑ میں باقاعدہ وہاں کھدائی کر کے یہ دھات کارمن پہنچا دی جائے۔ ابھی اس سلسلے میں کام ہو رہا تھا کہ اچانک آئی فائیڈز کو اطلاع ملی کہ پاکیشیا سیکرٹ سروس کے لئے کام کرنے والے انتہائی خطرناک ایجنٹ عمران نے مارک کے بارے میں معلومات حاصل کرنے کی کوشش کی ہے۔ یہ بے حد تشویشناک بات تھی اس لئے فوری طور پر

یہ فیصلہ کیا گیا کہ اس ایجنٹ مارک کو ہلاک کر دیا جائے تاکہ معاملات کو آگے بڑھنے سے روکا جاسکے۔اس پر عمل کیا گیا اور کارمن حکام اور ایکریمین حکام دونوں ہی مطمئن ہو گئے۔ لیکن اب فارن سیکورٹی کے آرنلڈ نے اطلاع دی ہے کہ وادی گارگن میں عمران خود پہنچ چکا ہے۔یہ انتہائی تشویشناک خبر تھی۔اس کا مطلب ہے کہ عمران یا دوسرے لفظوں میں پاکیشیا سیکرٹ سروس تک ایف ایف کے بارے میں اطلاع پہنچ چکی ہے چنانچہ فوری طور پر اعلیٰ حکام کی میٹنگ کال کی گئی کیونکہ عمران کے بارے میں سب جانتے ہیں کہ وہ انتہائی خطرناک ایجنٹ ہے۔اگر اسے ایف ایف کے بارے میں معمولی سا کلیو بھی مل گیا تو وہ اسے واپس حاصل کرنے کے لئے کارمن کے خلاف کام شروع کر دے گا جبکہ ایف ایف کا سوائے معمولی سا حصہ روک کر باقی ایف ایف حکومت ایکریمیا کے حوالے کیا جا چکا ہے اور حیرت انگیز بات یہ ہے کہ جب ہم نے ایف ایف کو اس لیبارٹری میں بھجوایا جہاں خلائی جہازوں پر کام ہو رہا ہے تو وہاں کے سائنسدانوں نے اسے دس سال کے لئے کافی قرار دے دیا۔اس سے ہمیں بے حد مسرت ہوئی کہ اب مزید ایف ایف نکالنے کے لئے فوری مشن مکمل کرنے کی ضرورت نہ رہے گی لیکن اب یہ خطرہ محسوس ہونے لگ گیا ہے کہ کہیں عمران ہماری اس خصوصی خلائی جہازوں کی لیبارٹری کو ہی تباہ نہ کر دے۔اس لئے یہ خصوصی میٹنگ کال کی گئی ہے کہ اس سلسلے میں کوئی لائحہ عمل طے کیا جا سکے"...... چیف سیکرٹری

سر آرتھر نے تفصیل سے سب کچھ بتاتے ہوئے کہا۔

"سر،اول تو ان لوگوں کو کسی صورت بھی یہ معلوم نہیں ہو سکتا کہ ہم نے وہاں سے کیا حاصل کیا ہے اور اگر معلوم بھی ہو جائے تب بھی یہ سائنسی دھات ان کے کسی کام کی نہیں ہے کیونکہ پاکیشیا خلائی جہازوں کے سلسلے میں سرے سے کام ہی نہیں کر رہا اور اگر یہ کہا جائے کہ شوگران کے لئے یہ دھات قیمتی ثابت ہو سکتی ہے تو میں پاکیشیا سیکرٹ سروس کے بارے میں اچھی طرح جانتا ہوں کہ وہ صرف اپنے ملک کے مفاد کے لئے کام کرتے ہیں۔وہ شوگران کے مفاد کے لئے کام نہیں کریں گے اور آخری بات یہ ہے کہ ان کے سامنے اگر ہو گا تو مارک ہو گا اور مارک کو ہلاک کیا جا چکا ہے اس لئے اب وہ کسی صورت بھی آگے نہیں بڑھ سکتے اور چونکہ فوری طور پر مزید ایف ایف ہمیں نہیں نکالنی۔اس لئے میرا خیال ہے کہ تمام خدشات بے بنیاد ہیں"...... ہاربر نے پہلی بات کرتے ہوئے کہا۔

"سر، کیا ایکریمین حکام کو یہ رپورٹ دے دی گئی ہے کہ پاکیشیا سیکرٹ سروس اس سلسلے میں کام کر رہی ہے"...... فرینک نے کہا۔

"ہاں، لیکن انہوں نے کہا ہے کہ ایف ایف دراصل اسرائیل کے لئے منگوائی گئی تھی جو اسرائیل پہنچا دی گئی ہے۔اس لئے اب پاکیشیا کو اگر یہ معلوم بھی ہو جائے کہ ایف ایف ایکریمیا بھجوائی گئی ہے تو پھر بھی انہیں یہ واپس نہیں مل سکتی اور فوری طور پر انہیں بھی مزید ایف ایف نہیں چاہئے"...... سر آرتھر نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"تو پھر سر اس سلسلے میں خاموش رہنا ہی بہتر رہے گا"...... ہاربر نے کہا۔

"آپ کا کیا خیال ہے مسٹر کارل"...... سر آرتھر نے خاموش بیٹھے ہوئے کارل سے مخاطب ہو کر کہا۔

"سر۔ جناب ہاربر نے بالکل درست تجزیہ کیا ہے۔ ہمیں اس بارے میں کسی قسم کا کوئی خطرہ لاحق نہیں ہے۔ مارک کی ہلاکت کے بعد وہ لوگ کسی صورت بھی آگے نہیں بڑھ سکتے"...... کارل نے کہا۔

"اوکے، اگر آپ سب کی یہی رائے ہے تو ٹھیک ہے۔ بہرحال آرنلڈ کو احکامات دے دیئے جائیں گے۔ وہ عمران پر وہاں نظر رکھے اور اگر عمران اپنے ساتھیوں سمیت کارمن آئے تو ہمیں پہلے سے اطلاع ہو اور ہم اس کے مقابل کوئی انتہائی طاقتور ایجنسی کو لے آئیں"۔ چیف سیکرٹری نے کہا۔

"میں اسے کہہ دوں گا جناب"...... کارل نے کہا تو چیف سیکرٹری نے سر ہلایا اور پھر وہ اٹھ کھڑے ہوئے۔ ان کے اٹھتے ہی وہ تینوں بھی اٹھ کھڑے ہوئے اور پھر چیف سیکرٹری صاحب کے دروازے سے باہر جانے کے بعد وہ دوسرے دروازے کی طرف بڑھتے چلے گئے۔ ان سب کے چہروں پر اطمینان کے تاثرات نمایاں تھے۔

عمران دانش منزل کے آپریشن روم میں داخل ہوا تو بلیک زیرو احتراماً اٹھ کھڑا ہوا۔

"بیٹھو"...... سلام دعا کے بعد عمران نے کہا اور خود بھی اپنی مخصوص کرسی پر بیٹھ گیا۔

"کیسی رہی تفریح عمران صاحب"...... بلیک زیرو نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"انتہائی شاندار۔ وادی گارگن واقعی انتہائی خوبصورت ترین وادی ہے اور واقعی اللہ تعالیٰ کا لاکھ لاکھ شکر ہے کہ اس نے پاکیشیا کو اس قدر زبردست قدرتی حسن سے نوازا ہے"...... عمران نے مسکراتے ہوئے جواب دیا۔

"مارک کے بارے میں کیا معلوم ہوا ہے"...... بلیک زیرو نے کہا تو عمران بے اختیار چونک پڑا۔

"کیا جولیا نے تمہیں رپورٹ نہیں دی"...... عمران نے چونک

کر پوچھا۔

"دی ہے لیکن اس رپورٹ کے مطابق تو وہاں مارک کے بارے میں کوئی معلومات حاصل نہیں ہو سکیں"........ بلیک زیرو نے کہا۔

"تو پھر مجھ سے کیا پوچھنا چاہتے ہو۔ ظاہر ہے میں نے وہاں چھپ کر تو کچھ نہیں کرنا تھا اور نہ کر سکتا تھا"........ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"آپ نے مارک کے بارے میں جو معلومات حاصل کی ہوئی ہیں ان کا علم تو نہ جولیا کو تھا اور نہ ہی کسی دوسرے ممبر کو۔ اس لئے ظاہر ہے آپ نے اس سلسلے میں اپنے طور پر بھی کام کیا ہو گا"........ بلیک زیرو نے کہا۔

"واقعی چیف سے کوئی بات چھپائی نہیں جا سکتی"........ عمران نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے کہا تو بلیک زیرو بے اختیار ہنس پڑا۔

"آپ کی باتیں سن کر تو بعض اوقات مجھے بھی یہی خیال آنے لگ جاتا ہے کہ میں ہی چیف ہوں"........ بلیک زیرو نے ہنستے ہوئے کہا۔

"تو اور کیا۔ تمہارے اندر چیف والی تمام خصوصیات بدرجہ اتم پائی جاتی ہیں"........ عمران نے کہا تو بلیک زیرو ایک بار پھر ہنس پڑا۔

"اوہ اچھا، لیکن کون کون سی"........ بلیک زیرو نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"پہلی صفت تو یہ ہے کہ چیف ماتحتوں کے لئے انتہائی کنجوس ثابت ہوتے ہیں۔ دوسری بات یہ کہ چیف سے کوئی بات چھپائی نہیں جا سکتی اور تیسری بات یہ کہ چیف ہر وقت ماتحتوں کو ڈانٹتے رہتے ہیں تا کہ ان کا رعب دبدبہ قائم رہے"........ عمران نے کہا تو بلیک زیرو ایک بار پھر ہنس پڑا۔

"یہ تینوں خاصیتیں آپ میں نہیں ہیں اس کے باوجود آپ چیف ہیں"........ بلیک زیرو نے ہنستے ہوئے کہا۔

"ارے ارے میں اگر چیف ہوتا تو اب تک آغا سلیمان پاشا کا ادھار دینے کے سلسلے میں پورے پاکیشیا کا خزانہ خالی نہ کر چکا ہوتا"........ عمران نے جواب دیا اور بلیک زیرو ایک بار پھر ہنس پڑا۔

"آپ نے بتایا نہیں کہ مارک کے سلسلے میں کیا کام ہوا ہے"........ بلیک زیرو نے کہا۔

"میں دراصل اس گروپ کو تلاش کرتا رہا جس کے ذریعے وہ کوئی دھات سمگل کرتا تھا اور پھر ایک ویٹر کے ذریعے مجھے صرف اتنا معلوم ہو سکا کہ اس گروپ کا تعلق دارالحکومت کے سٹار کلب کے مالک اور مینجر مرفی سے ہے اور دوسری بات یہ معلوم ہوئی ہے کہ مارک اور اس کے چند ساتھی وادی کی ایک پہاڑی پر کھدائی بھی کرتے رہے ہیں۔ میں نے وہاں بھی چیکنگ کی ہے لیکن وہاں سے کوئی دھات وغیرہ نہیں مل سکی۔ ادھر تمہیں بھی معلوم ہے کہ سرداور نے بھی ایسی کسی دھات سے انکار کر دیا تھا۔ اس لئے اب یہ مرفی ہی بتائے گا کہ

دراصل مسئلہ کیا ہے"....... عمران نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے ٹرانسمیٹر کو اپنی طرف کیا اور پھر اس پر ٹائیگر کی فریکونسی ایڈجسٹ کر کے اس نے بٹن آن کر دیا۔

"علی عمران کالنگ۔ اوور"....... عمران نے بار بار کال دیتے ہوئے کہا۔

"ٹائیگر اٹنڈنگ یو باس۔ اوور"....... تھوڑی دیر بعد ٹائیگر کی آواز سنائی دی۔

"کہاں موجود ہو تم اس وقت۔ اوور"....... عمران نے کہا۔

"ریڈ کلب میں باس۔ اوور"....... ٹائیگر نے جواب دیا۔

"سٹار کلب کے مینجر مرفی کو جانتے ہو۔ اوور"....... عمران نے کہا۔

"یس باس۔ اوور"....... دوسری طرف سے ٹائیگر نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"کیا اس کا تعلق کسی سمگلر گروپ سے ہے۔ اوور"....... عمران نے کہا۔

"یس باس، وہ اسلحہ اور منشیات کی بین الاقوامی سمگلنگ میں ملوث رہتا ہے۔ اوور"....... ٹائیگر نے جواب دیا۔

"کیا اس کا گروپ شمالی علاقہ جات میں بھی کام کرتا رہتا ہے۔ اوور"....... عمران نے کہا۔

"یس باس۔ اسلحہ اور منشیات دونوں کا اہم مرکز ہی شمالی علاقہ

جات ہیں۔ اوور"....... ٹائیگر نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"اس مرفی نے وادی گارگن سے ایک کارمن ایجنٹ کے کہنے پر کوئی سائنسی دھات وہاں سے کارمن سمگل کرائی ہے اور اس بارے میں تفصیل معلوم کرنی ہے۔ اوور"....... عمران نے کہا۔

"آپ خود معلوم کریں گے یا میں معلوم کر کے رپورٹ دوں۔ اوور"....... ٹائیگر نے کہا۔

"کیا تم اسے رانا ہاؤس پہنچا سکتے ہو۔ اوور"....... عمران نے کہا۔

"یس باس۔ آسانی سے یہ کام ہو سکتا ہے۔ اوور"....... ٹائیگر نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"اوکے۔ پھر اسے رانا ہاؤس پہنچا کر مجھے ٹرانسمیٹر پر کال کرو۔ کتنا وقت لگ جائے گا۔ اوور"....... عمران نے کہا۔

"اگر وہ اپنے کلب میں موجود ہوا تو باس ایک گھنٹے کے اندر کام ہو جائے گا ورنہ اسے تلاش کرنا پڑے گا۔ اوور"....... ٹائیگر نے جواب دیا۔

"اوکے، لیکن اس بات کا خیال رکھنا کہ اس کے اغوا کے بارے میں کسی کو معلوم نہ ہو سکے کیونکہ ہو سکتا ہے کہ کارمن ایجنٹ اس کی نگرانی کر رہے ہوں۔ اوور"....... عمران نے کہا۔

"یس باس۔ میں خیال رکھوں گا۔ اوور"....... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"اوور اینڈ آل"....... عمران نے کہا اور پھر اس نے ٹرانسمیٹر آف

کر کے اس پر اپنی مخصوص فریکونسی ایڈجسٹ کی اور اسے ایک طرف رکھ دیا۔

" یہ دھات کس قسم کی ہوگی عمران صاحب"...... بلیک زیرو نے کہا۔

" اس بارے میں کوئی تفصیل معلوم ہو یا اس کا کوئی نمونہ مل سکے تو پھر پتہ چلے"...... عمران نے جواب دیا اور بلیک زیرو نے اثبات میں سر ہلا دیا۔ پھر وہ اس موضوع پر باتیں کرتے رہے کہ ٹرانسمیٹر سے کال آنا شروع ہو گئی اور عمران نے ہاتھ بڑھا کر ٹرانسمیٹر آن کر دیا۔

" ٹائیگر کالنگ۔ اوور"...... ٹائیگر کی آواز سنائی دی۔

" یس علی عمران اٹنڈنگ یو۔ اوور"...... عمران نے کہا۔

" باس، مرفی رانا ہاؤس میں موجود ہے۔ اوور"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

" کوئی پرابلم۔ اوور"...... عمران نے کہا۔

" نو باس۔ وہ اپنے آفس میں ہی موجود تھا اس لئے میں نے اسے بے ہوش کر کے اس کے آفس کے عقبی خفیہ راستے سے نکالا اور کار میں ڈال کر رانا ہاؤس میں لے آیا ہوں۔ کسی کو معلوم ہی نہیں ہو سکا۔ اس کے باوجود میں نے نگرانی کا خاص طور پر خیال رکھا تھا۔ اوور"...... ٹائیگر نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

" اوکے، میں پہنچ رہا ہوں۔ اوور اینڈ آل"...... عمران نے کہا اور

ٹرانسمیٹر آف کر کے وہ اٹھ کھڑا ہوا اور کچھ دیر بعد اس کی کار رانا ہاؤس میں داخل ہو رہی تھی۔ ٹائیگر وہاں موجود تھا۔ عمران اس کے ساتھ ہی بلیک روم میں پہنچ گیا۔ وہاں ایک ادھیڑ عمر آدمی راڈز میں جکڑا ہوا موجود تھا۔ اس کی گردن ڈھلکی ہوئی تھی اس کے جسم پر انتہائی قیمتی کپڑے کا سوٹ تھا اور وہ چہرے مہرے سے ہی خاصا خوشحال آدمی لگتا تھا۔

" کیا تم اس کے پاس اصل چہرے میں گئے تھے"...... عمران نے کرسی پر بیٹھتے ہوئے ٹائیگر سے کہا۔

" نو باس۔ میں نے ماسک میک اپ کیا تھا کیونکہ اس کا گروپ خاصا فعال اور طاقتور ہے"...... ٹائیگر نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

" ٹھیک ہے تم جاؤ۔ میں خود ہی اس سے پوچھ گچھ کر لوں گا"۔ عمران نے کہا۔

" کیا آپ اسے زندہ واپس بھیج دیں گے"...... ٹائیگر نے اٹھتے ہوئے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

" دیکھو کیا نتیجہ نکلتا ہے۔ ابھی تو صرف ایک ویٹر کی بتائی ہوئی بات ہے۔ ہو سکتا ہے کہ وہ خبر غلط ہو"...... عمران نے کہا تو ٹائیگر نے اثبات میں سر ہلا دیا اور واپس دروازے کی طرف مڑ گیا۔

" اسے کس چیز سے بے ہوش کیا گیا ہے"...... عمران نے پوچھا۔

" گیس سے اور میں نے جوانا کو بتا دیا ہے پہلے"...... ٹائیگر نے مڑ کر کہا۔

"اوکے، ٹھیک ہے"...... عمران نے کہا تو ٹائیگر خاموشی سے مڑا اور اس کمرے سے باہر چلا گیا۔

"اسے ہوش میں لے آؤ جوانا"...... عمران نے کہا۔

"یس ماسٹر"...... جوانا نے کہا اور پھر اس نے جیب سے ایک شیشی نکالی اور مرفی کی کرسی کے قریب رک کر اس نے شیشی کا ڈھکن ہٹایا اور اسے اس آدمی کی ناک سے لگا دیا۔ چند لمحوں بعد اس نے شیشی ہٹائی۔ اس کا ڈھکن بند کیا اور اسے جیب میں ڈالا اور واپس آکر وہ عمران کی کرسی کی سائیڈ میں کھڑا ہو گیا۔ چند لمحوں بعد مرفی کے جسم میں حرکت کے تاثرات نمودار ہوئے اور پھر اس نے کراہتے ہوئے آنکھیں کھول دیں۔ کچھ دیر تک وہ صرف اس طرح آنکھیں پٹپٹاتا رہا جیسے اس کی نظروں کے سامنے دھند ہو لیکن پھر آہستہ آہستہ اس کی آنکھوں میں شعور کی چمک ابھر آئی اور اس کے ساتھ ہی اس نے بے اختیار اٹھنے کی کوشش کی لیکن ظاہر ہے راڈز میں جکڑے ہونے کی وجہ سے وہ اٹھ نہ سکا تھا۔

"تمہارا نام مرفی ہے اور تم سٹار کلب کے مالک اور مینجر ہو"۔ عمران نے سرد لہجے میں کہا۔

"ہاں، ہاں۔ مگر تم کون ہو۔ میں کہاں ہوں۔ کیا مطلب"۔ مرفی نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔ اس کے چہرے پر انتہائی حیرت کے تاثرات نمایاں تھے۔

"میری کرسی کے دونوں اطراف میں دو دیو موجود ہیں جو انسانی

ہڈیاں توڑنے کے ماہر ہیں اور یہ کمرہ بھی ساؤنڈ پروف ہے۔ اس لئے تمہاری چیخیں سننے والا بھی کوئی نہیں ہوگا"...... عمران کا لہجہ اسی طرح سرد تھا۔

"مم، مگر۔ مگر کیوں۔ کیا مطلب۔ میں نے کیا کیا ہے"...... مرفی نے واقعی خوفزدہ ہوتے ہوئے کہا۔

"تم منشیات اور اسلحہ کی سمگلنگ میں ملوث ہو اور تمہارا گروپ شمالی علاقوں میں بھی کام کرتا رہتا ہے لیکن مجھے منشیات اور اسلحے سے کوئی دلچسپی نہیں ہے لیکن تم نے کارمن نژاد ایجنٹ مارک کے ساتھ مل کر وادی گارگن سے ایک سائنسی دھات اپنے آدمیوں کے ذریعے کارمن سمگل کرائی ہے۔ میں اس بارے میں تفصیل معلوم کرنا چاہتا ہوں"...... عمران کا لہجہ اسی طرح سرد تھا۔

"سائنسی دھات۔ کارمن نژاد مارک۔ کیا کہہ رہے ہو۔ میں نے ایسا کوئی کام نہیں کیا اور نہ ہی یہ میرا فیلڈ ہے"...... مرفی نے کہا لیکن عمران اس کے لہجے سے ہی سمجھ گیا کہ وہ بات چھپا رہا ہے۔

"جوانا"...... عمران نے جوانا سے مخاطب ہو کر کہا۔

"یس ماسٹر"...... جوانا نے فوراً ہی جواب دیا۔

"مرفی کی ایک آنکھ نکال دو"...... عمران نے سرد لہجے میں کہا۔

"یس ماسٹر"...... جوانا نے کہا اور بڑے جارحانہ انداز میں مرفی کی طرف بڑھنے لگا۔

"رک جاؤ۔ رک جاؤ۔ میں سچ کہہ رہا ہوں۔ رک جاؤ"...... مرفی

نے چیختے ہوئے کہا لیکن جیسے ہی اس کا فقرہ ختم ہوا۔ جوانا کی نیزے کی طرح اکڑی ہوئی انگلی بجلی کی سی تیزی سے اس کی بائیں آنکھ میں گھستی چلی گئی اور کمرہ مرفی کے حلق سے نکلنے والی پے درپے کربناک چیخوں سے گونج اٹھا۔ اس کی گردن ڈھلک گئی تھی۔ جوانا نے بڑے اطمینان بھرے انداز میں اپنی انگلی اس کے لباس سے صاف کی اور پھر مڑ کر عمران کی طرف دیکھنے لگا۔

"اس کو ہوش میں لے آؤ لیکن خیال رکھنا اس کا جبڑا سلامت رہے"...... عمران نے کہا تو جوانا نے آہستہ سے اسے تھپڑ مار دیا۔ گو جوانا نے اپنی طرف سے بہت آہستہ تھپڑ مارا تھا لیکن پہلا ہی تھپڑ مرفی کے لئے اس قدر زوردار ثابت ہوا کہ وہ چیخ مار کر ہوش میں آ گیا اور جوانا پیچھے ہٹ کر دوبارہ کرسی کے قریب آکر کھڑا ہو گیا۔

"پپ، پانی۔ مجھے پانی دو"...... مرفی نے بری طرح چیختے ہوئے کہا۔ اس کی حالت واقعی بے حد تباہ ہوتی جا رہی تھی۔

"اسے پانی پلاؤ"...... عمران نے جوزف سے کہا تو جوزف نے آگے بڑھ کر الماری کھولی اور اس میں سے پانی سے بھری بوتل نکال کر اس نے بوتل کا ڈھکن کھولا اور واپس کرسی کے قریب آکر بوتل کا دہانہ مرفی کے منہ سے لگا دیا۔ مرفی پیاسے اونٹ کی طرح غٹاغٹ پانی پینے لگا۔ مرفی کے چہرے پر اب بھی انتہائی تکلیف کے آثار نمایاں تھے اور اس کی اکلوتی آنکھ گہری سرخ ہو گئی تھی۔

"اب بھی وقت ہے مرفی۔ سب کچھ بتا دو۔ ورنہ یہاں تمہاری مدد

کو کوئی نہیں آئے گا اور جب تمہاری دونوں آنکھیں ختم ہو جائیں گی جسم کی تمام ہڈیاں ٹوٹ جائیں گی تو تمہارا جسم کسی فٹ پاتھ پر پڑا ہوا نظر آئے گا اور تم اپنے منہ پر بیٹھی ہوئی مکھی بھی نہ اڑا سکو گے تو تمہیں معلوم ہو گا کہ ملک و قوم سے غداری کا کیا نتیجہ نکلتا ہے"۔ عمران نے انتہائی سرد لہجے میں کہا۔

"مم، میں نے کوئی غداری نہیں کی۔ مجھے کچھ نہیں معلوم"۔ مرفی نے چیختے ہوئے کہا۔

"جوانا"...... عمران نے جوانا سے مخاطب ہو کر کہا۔

"یس ماسٹر"...... جوانا نے اسی طرح مستعدانہ لہجے میں جواب دیا۔

"رک جاؤ۔ پہلے میری بات سن لو۔ میں سب کچھ تمہیں بتا دیتا ہوں۔ میں کچھ نہیں چھپاؤں گا۔ مجھے واقعی یہ معلوم نہیں ہے کہ تم کس سائنسی دھات کی بات کر رہے ہو البتہ ایک کارمن نژاد مارک نے مجھ سے سودا کیا تھا۔ اس نے مجھے بتایا تھا کہ وہ دو بڑے باکس جن میں ڈائمنڈ پاؤڈر ہے کارمن بھجوانا چاہتا ہے اور میں نے اس سے معاوضہ لے کر یہ کام کر دیا تھا۔ مجھے نہیں معلوم کہ وہ دراصل کیا تھا"...... مرفی نے چیختے ہوئے اور تیز تیز لہجے میں کہا۔

"یہ کیسے ہو سکتا ہے کہ تم نے ان باکسز کو بغیر چیک کئے کارمن بھجوا دیا ہو۔ مجھے تم لوگوں کی نفسیات کا بخوبی علم ہے"...... عمران نے سرد لہجے میں کہا۔

" تم درست کہہ رہے ہو۔ میں نے ان میں سے ایک باکس میں
موجود ہلکے براؤن رنگ کے پاؤڈر کا کچھ حصہ نکال کر اس کا تجزیہ کرایا
تھا۔ میرا خیال تھا کہ یہ منشیات کی کوئی خاص قسم ہے۔ لیکن مجھے بتایا
گیا کہ یہ منشیات نہیں ہے بلکہ کوئی نامعلوم دھات کا پاؤڈر ہے۔ میرا
چونکہ یہ فیلڈ ہی نہ تھا اس لئے میں نے وہ باکسز بھجوا دیئے اور بھاری
معاوضہ وصول کر لیا"...... مرفی نے کہا۔

" وہ پاؤڈر جو تم نے نکالا تھا وہ کہاں ہے"...... عمران نے پوچھا۔

" وہ میرے پاس موجود ہے لیکن وہ بہت تھوڑی مقدار میں
ہے"...... مرفی نے کہا۔

" کہاں ہے وہ بتاؤ"...... عمران نے کہا تو مرفی نے اپنے آفس کے
عقبی کمرے میں موجود سیف کے بارے میں تفصیل بتانی شروع کر
دی۔

" تمہارے بعد کون تمہارے کلب کا انچارج ہوتا ہے"۔ عمران
نے کہا۔

" ہنری مینجر ہے وہ انچارج ہوتا ہے"...... مرفی نے جواب دیا۔

" جوزف فون لے آؤ"...... عمران نے کہا تو جوزف سر ہلاتا ہوا
دروازے کی طرف بڑھ گیا۔ تھوڑی دیر بعد وہ واپس آیا تو اس کے ہاتھ
میں کارڈلیس فون پیس موجود تھا۔

" نمبر بتاؤ"...... عمران نے کہا تو مرفی نے نمبر بتا دیا۔

" نمبر پریس کر کے فون اس کے کان سے لگا دو اور سنو مرفی۔ میرا

آدمی جوزف وہاں جائے گا۔ تم ہنری کو کہہ دو کہ وہ پاؤڈر اسے دے
دے۔ اس کے بعد تمہیں رہا کر دیا جائے گا اور اگر تم نے کوئی غلط
اشارہ کرنے کی کوشش کی تو نہ صرف تمہاری لاش کو گٹر کے کیڑے
کھائیں گے بلکہ تمہارا کلب بھی میزائلوں سے اڑا دیا جائے گا"۔ عمران
نے سرد لہجے میں کہا۔

" م، میں۔ میں کوئی اشارہ نہیں کروں گا"...... مرفی نے کانپتے
ہوئے لہجے میں کہا۔ وہ ویسے بھی فیلڈ کا آدمی نہ لگ رہا تھا وہ تو صرف
کرسی پر بیٹھ کر احکامات دینے کا عادی تھا۔ اس لئے اس کی حالت کافی
سے زیادہ تباہ نظر آ رہی تھی۔ عمران کے اشارے پر جوزف نے مرفی
کے بتائے ہوئے نمبر پریس کئے اور آخر میں لاؤڈر کا بٹن پریس کر کے
اس نے فون پیس مرفی کے کان سے لگا دیا۔ دوسری طرف سے گھنٹی
بجنے کی آواز سنائی دے رہی تھی۔ پھر رسیور اٹھا لیا گیا۔

"ہنری بول رہا ہوں"...... ایک سخت سی آواز سنائی دی۔

"مرفی بول رہا ہوں، ہنری"...... مرفی نے بھی سخت لہجے میں کہا۔

" اوہ، اوہ باس۔ آپ اچانک کہاں چلے گئے ہیں۔ ہم تو آپ کو
پورے شہر میں تلاش کر رہے ہیں"...... ہنری نے چونک کر لیکن
پہلے سے قدرے نرم اور مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

" میں ایک خصوصی کام میں مصروف ہوں۔ یہ تلاش وغیرہ بند
کرو اور سنو۔ میرا ایک خاص آدمی جوزف تمہارے پاس پہنچ رہا ہے یہ
افریقی نژاد ہے تم نے اسے میرے خصوصی کمرے کے سیف سے وہ جار

اٹھا کر دیتا ہے جس میں براؤن رنگ کا پاؤڈر موجود ہے جس کا تجزیہ
کارمن بھجوانے سے پہلے کرایا گیا تھا"...... مرفی نے کہا۔

" ٹھیک ہے باس۔ آپ اسے بھیج دیں"...... دوسری طرف سے
کہا گیا تو جوزف نے فون کان سے ہٹا کر آف کر دیا۔

" جوزف جا کر یہ جار لے آؤ۔ سٹار کلب جانا ہے تمہیں"۔ عمران
نے کہا۔

" یس باس"...... جوزف نے کہا اور فون پیس اٹھائے وہ کمرے
سے باہر چلا گیا۔

" ہاں، اب بتاؤ کہ یہ مارک کون ہے اور اس نے تم سے کیسے اور
کہاں رابطہ کیا۔ تمہارے آدمی گارگن وادی میں کیا کرتے رہے۔
پوری تفصیل بتاؤ"...... عمران نے جوزف کے باہر جانے کے بعد
مرفی سے مخاطب ہو کر کہا۔

" کارمن دارالحکومت میں ایک آدمی ہے اسٹیفن۔ وہ میری طرح
وہاں منشیات اور اسلحے کی ڈیل کرتا ہے اور کسی بین الاقوامی تنظیم سے
منسلک ہے۔ میں جب بھی کارمن جاتا ہوں اس کے پاس ٹھہرتا
ہوں۔ ویسے اس کا مجھ سے کوئی کاروباری رابطہ نہیں ہے کیونکہ اس
کی فیلڈ یورپ اور افریقہ ہے۔ وہ ایشیا میں کام نہیں کرتا۔ اس نے مجھے
فون کیا اور کہا کہ اس کا ایک دوست مارک میرے پاس آ رہا ہے۔ اسے
کچھ خصوصی پاؤڈر کے باکسز وادی گارگن سے دارالحکومت اور پھر
دارالحکومت سے کارمن دارالحکومت بھجوانا چاہتا ہے اور چونکہ وہ خود

دارالحکومت نہیں رک سکتا اس لئے یہ کام وادی گارگن میں ہوگا اور
اس نے کہا کہ وہ منہ مانگا معاوضہ بھی دے گا البتہ کام انتہائی محفوظ
طریقے سے ہونا چاہئے۔ میں نے حامی بھر لی۔ پھر کچھ عرصے بعد مارک کا
فون آیا۔ اس نے مجھے وادی گارگن کے ہوٹل خیابان میں بلوایا۔ میں
اپنے چند خاص آدمیوں کے ساتھ وہاں گیا تو میری ملاقات اس مارک
سے ہوئی۔ اس کے ساتھ اور بھی چند کارمن نژاد آدمی موجود تھے۔ اس
نے مجھے بتایا کہ وادی گارگن کی ایک پہاڑی سے انہیں ایک خاص
قسم کا پاؤڈر ملا ہے جسے ڈائمنڈ پاؤڈر کہا جاتا ہے اور یہ کسی سائنسی
لیبارٹری میں کسی ہتھیار میں استعمال ہوتا ہے۔ اس لئے اس کی
خاصی بڑی قیمت موصول ہو جاتی ہے لیکن دارالحکومت میں ان کی
مخالف پارٹی بھی موجود ہے اس لئے وہ دارالحکومت نہیں آ سکتا۔ میں
نے اس سے سودا کیا اور اس نے معاوضے کے طور پر پوری رقم پیشگی
گارنٹیڈ چیک کی صورت میں مجھے دے دی۔ یہ پاؤڈر دو بڑے بڑے
کسی مخصوص دھات کے بنے ہوئے بکسز میں بند تھا۔ میں نے اپنے
آدمیوں کے ذریعے مخصوص راستوں سے ان باکسز کو دارالحکومت میں
اپنے کلب بھجوا دیا کیونکہ مجھے خطرہ تھا کہ راستے میں اس کی چیکنگ نہ
ہو۔ یہاں آ کر میں نے ایک باکس کھول کر اس میں سے تھوڑا سا پاؤڈر
نکلوایا اور دارالحکومت کی ایک پرائیویٹ لیبارٹری میں اسے چیک
کرایا۔ جیسا کہ میں نے پہلے بتایا ہے کہ میرا خیال تھا کہ یہ منشیات کی
کوئی خاص قسم ہے۔ لیکن مجھے بتایا گیا کہ یہ کوئی دھات

ہے منشیات نہیں ہے جس کے بعد میں نے دونوں باکسز اپنے مخصوص کوریئر کے ذریعے پہلے کافرستان بھجوائے اور پھر وہاں سے انہیں کارمن میں اس اسٹیفن کے پاس پہنچا دیا گیا۔ مارک بھی اس دوران وہاں پہنچ چکا تھا۔ اس کے بعد مارک دوبارہ یہاں نہیں آیا"...... مرفی نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا اور عمران نے اثبات میں سرہلا دیا۔ تھوڑی دیر بعد جوزف واپس آیا تو اس کے ہاتھ میں ایک چھوٹا سا گول منہ والا شیشے کا جار موجود تھا جس میں براؤن رنگ کا چمکدار پاؤڈر موجود تھا۔

" اسٹیفن کا پتہ اور فون نمبر بتاؤ"...... عمران نے جار کو جیب میں ڈالتے ہوئے مرفی سے کہا۔

" وہ کارمن دارالحکومت کے ریڈ کلب کا مالک اور مینجر ہے"۔ مرفی نے جواب دیا اور اس کے ساتھ ہی اس نے فون نمبر بھی بتا دیا۔

" اب بتاؤ کہ تمہیں چھوڑ دیا جائے یا ہلاک کر کے تمہاری لاش برقی بھٹی میں ڈال دی جائے ۔ عمران نے کرسی سے اٹھتے ہوئے کہا۔

" مم، مم ۔ مجھے چھوڑ دو پلیز"...... مرفی نے گھگھیاتے ہوئے لہجے میں کہا۔

" جوزف اسے ہاف آف کر کے یہاں سے دور کسی ویران جگہ پر پھینک دو۔ اس نے بہرحال ہم سے تعاون کیا ہے"...... عمران نے کہا اور مڑ کر تیز تیز قدم اٹھاتا ہوا دروازے کی طرف بڑھ گیا۔ تھوڑی دیر بعد اس کی کار تیزی سے سرداور کی لیبارٹری کی طرف بڑھی چلی جا رہی تھی ۔ وہ اس پاؤڈر کا تجزیہ کرانا چاہتا تھا۔

ایک شاندار انداز میں سجے ہوئے آفس میں ایک ادھیڑ عمر آدمی اونچی پشت کی ریوالونگ کرسی پر بیٹھا ہوا تھا۔ وہ اپنے انداز اور چہرے مہرے سے خالصتاً کاروباری آدمی ہی لگ رہا تھا۔ اس کے سامنے میز پر کئی رنگوں کے فون موجود تھے کہ سامنے پڑے ہوئے سیاہ رنگ کے فون کی گھنٹی بج اٹھی تو اس نے چونک کر فون کی طرف دیکھا اور پھر ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا لیا۔

" یس، رابرٹ ہارلے بول رہا ہوں"...... اس آدمی کا لہجہ خاصا نرم تھا۔

" ڈاکٹر انتھونی بول رہا ہوں۔ اے لیبارٹری سے"...... دوسری طرف سے ایک بھاری سی آواز سنائی دی ۔

" یس ڈاکٹر، فرمایئے"...... ہارلے نے چونک کر کہا۔

" کیا پاکیشیا سے بی ٹی کاٹن سیڈ کے سلسلے میں کوئی مزید پیش

رفت ہوئی ہے"...... ڈاکٹر انتھونی نے کہا۔

"نہیں جناب، جب تک آپ کی طرف سے فائنل رپورٹ نہ مل جائے اس وقت تک ہم مزید بات چیت کیسے کر سکتے ہیں۔ صرف پاکیشیا کے سیکرٹری زراعت ڈاکٹر احسان سے ابتدائی بات چیت ہوئی ہے"...... ہارلے نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"ابتدائی طور پر تو ہم بی ٹی کاٹن سیڈ تیار کرنے میں کامیاب ہو گئے ہیں لیکن اسے وسیع پیمانے پر تیار ہونے میں بہرحال وقت چاہئے اور پاکیشیا میں کاٹن سیزن بہت قریب آ گیا ہے۔ اس لئے میرا خیال ہے کہ اس سیڈ کا محدود پیمانے پر وہاں مظاہرہ کر دیا جائے۔ اس طرح وہاں کے ماہرین اس کی خصوصیات دیکھ لیں گے اور پھر اس سیکرٹری زراعت کے ذریعے ہم حکومتی سطح پر صرف بی ٹی کاٹن سیڈ کے استعمال کا قانون آسانی سے پاس کرا لیں گے۔ اس طرح دوسرے کاٹن سیزن سے پہلے پہلے ہم اسے اس وسیع پیمانے پر تیار بھی کر لیں گے جو پورے پاکیشیا کے کاٹن ایریا کے لئے کافی ثابت ہو سکے"۔ ڈاکٹر انتھونی نے کہا۔

"ٹھیک ہے لیکن اس کے لئے ہمیں حکومت سے باقاعدہ اجازت لینا ہو گی کیونکہ یہ سارا سلسلہ حکومت کی طرف سے ہو رہا ہے۔ ہمیں تو صرف کمپنی کے طور پر آگے بڑھایا جا رہا ہے"...... ہارلے نے جواب دیا۔

"اس کی فکر مت کریں۔ یہ کام ہم کر لیں گے۔ آپ اس سلسلے

میں اس سیکرٹری زراعت سے بات کریں تاکہ ہمیں معلوم ہو سکے کہ کس قدر کاٹن سیڈ انہیں ماڈل فارم کے لئے چاہئے ہو گا اور وہاں کونسا گروپ اسے استعمال کرے گا"...... ڈاکٹر انتھونی نے کہا۔

"یہ سب تفصیلات ہم طے کر لیں گے۔ آپ صرف یہ بتائیں کہ کس مقدار میں آپ بی ٹی کاٹن سیڈ فوری طور پر سپلائی کر سکتے ہیں"۔ ہارلے نے کہا۔

"ایک ٹن بیج تیار ہو چکا ہے"...... ڈاکٹر انتھونی نے کہا۔

"کافی ہے۔ میں بات کر کے پھر آپ سے رابطہ کروں گا"۔ ہارلے نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے رسیور رکھ کر سرخ رنگ کے فون کا رسیور اٹھایا اور فون پیس کے نیچے لگا ہوا ایک بٹن پریس کر دیا۔

"یس سر"...... دوسری طرف سے ایک نسوانی آواز سنائی دی۔ لہجہ بے حد مؤدبانہ تھا۔

"پاکیشیا میں سیکرٹری زراعت ڈاکٹر احسان جہاں بھی ہوں انہیں ٹریس کر کے میری بات کراؤ"...... ہارلے نے تحکمانہ لہجے میں کہا۔

"یس سر"...... دوسری طرف سے کہا گیا اور ہارلے نے رسیور رکھ دیا۔ پھر تقریباً دس منٹ بعد سرخ رنگ کے فون کی گھنٹی بج اٹھی تو ہارلے نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا لیا۔

"یس"...... ہارلے نے کہا۔

"پی۔ اے ٹو سیکرٹری زراعت پاکیشیا لائن پر ہیں باس۔ بات

کیجئے"........ دوسری طرف سے اس کی پی۔اے کی مؤدبانہ آواز سنائی دی۔

"ہیلو، گرین ایگری ناراک سے ڈائریکٹر جنرل ہارلے بول رہا ہوں۔ سیکرٹری صاحب سے بات کرائیں"........ ہارلے نے بڑے فاخرانہ لہجے میں بات کرتے ہوئے کہا۔

"یس سر۔ہولڈ کریں"........ دوسری طرف سے کہا گیا۔

"ہیلو، ڈاکٹر احسان بول رہا ہوں"........ چند لمحوں بعد ایک بھاری سی آواز سنائی دی۔

"ہارلے بول رہا ہوں گرین ایگری ناراک سے"........ ہارلے نے قدرے بے تکلفانہ لہجے میں کہا۔

"اوہ آپ، کیا ہوا آپ کے اس حیرت انگیز کاٹن سیڈ کا۔آپ نے مجھ اس سلسلے میں رابطہ ہی نہیں کیا"........ ڈاکٹر احسان نے بھی قدرے بے تکلفانہ لہجے میں کہا۔

"ایک ٹن سیڈ تیار ہو چکا ہے۔آپ کاٹن ایریئے میں کسی جد فارم کا بندوبست کریں تاکہ ہم اس سیڈ کو وہاں کاشت کرا کر اس ک حیرت انگیز خصوصیات کا مظاہرہ نہ صرف حکومت کو بلکہ پاکیشیا کے تمام زرعی ماہرین کو بھی کرا سکیں"........ ہارلے نے کہا۔

"صرف ایک ٹن۔اس سے کیا ہوگا مسٹر ہارلے۔ہمارا تو خیال ت کہ پاکیشیا میں اس سال وسیع پیمانے پر اس کی کاشت کرا جائے"........ سیکرٹری زراعت نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"ہم چاہتے ہیں کہ اس کی خصوصیات کو آپ پہلے چیک کر لیں پھر اس سلسلے میں قانون بنا دیں کہ صرف یہی سیڈ ہی پاکیشیا میں کاشت کیا جائے اور ایسا ہم اس لئے کر رہے ہیں تاکہ آپ پر کسی قسم کا کوئی حرف نہ آسکے۔ویسے آپ بے فکر رہیں۔آپ سے جو وعدہ کیا گیا ہے وہ ہر صورت میں پورا کیا جائے گا"........ ہارلے نے کہا۔

"اوہ، پھر ٹھیک ہے۔ایک انتہائی جدید گورنمنٹ کاٹن فارم نصیر آباد میں موجود ہے۔وہاں اس سیڈ کو کاشت کیا جا سکتا ہے"۔ سیکرٹری زراعت احسان نے کہا۔

"لیکن اس کے لئے شرط یہ ہو گی ڈاکٹر صاحب کہ اس فارم کا مکمل کنٹرول ہمارے آدمیوں کے پاس رہے گا البتہ وہاں ماہرین یا حکومتی افراد کے آنے جانے پر کوئی پابندی نہیں ہو گی"........ ہارلے نے کہا۔

"ہاں، ایسا بندوبست بھی ہو سکتا ہے لیکن اس سے پہلے آپ کو چند زرعی ماہرین کے سامنے اس بیج کے بارے میں بریفنگ دینا ہو گی"۔ ڈاکٹر احسان نے کہا۔

"یہ سب ہو جائے گا۔ہماری کمپنی کے ماہرین باقاعدہ نہ صرف اس کی بریفنگ دیں گے بلکہ اس بارے میں سیمینار بھی منعقد کرائیں گے۔ہم صاف اور کھلا کاروبار کرنے کے قائل ہیں لیکن آپ نے بہرحال اپنا وعدہ پورا کرنا ہو گا کہ صرف گرین ایگری سے ہی آپ نے دس سالوں کا کاٹن سیڈ معاہدہ کرنا ہو گا"........ ہارلے نے کہا۔

"ظاہر ہے جب آپ اپنا وعدہ پورا کریں گے تو ہم بھی وعدہ پورا

کریں گے۔ ویسے بھی جو کچھ آپ نے اس سیڈ کے بارے میں بتایا ہے وہ ہمارے ملک کے لئے انتہائی نیک فال ہے۔ ہمارے ملک کا مستقبل روشن ہو جائے گا"...... ڈاکٹر احسان نے کہا۔

" تو پھر اس سلسلے میں عملی پیش رفت کیسے ہو گی اور کب ہو گی"۔ ہارلے نے کہا۔

" اس سلسلے میں باقاعدہ معاہدہ ہو گا اور میں اس سلسلے میں آئندہ ہفتے آپ کو تفصیل بتا سکوں گا"...... ڈاکٹر احسان نے کہا۔

" او کے۔ ٹھیک ہے۔ آپ کا کام ہفتے کے اندر کر دیا جائے گا"...... ہارلے نے کہا۔

" اوہ، تھینک یو۔ میں خود آپ سے رابطہ کروں گا"...... ڈاکٹر احسان نے مسرت بھرے لہجے میں کہا۔

" او کے، گڈ بائی"...... ہارلے نے مسکراتے ہوئے کہا اور رسیور رکھ کر اس نے سفید رنگ کے فون کا رسیور اٹھایا اور یکے بعد دیگرے کئی بٹن پریس کر دیئے۔

" راجر بول رہا ہوں"...... رابطہ قائم ہوتے ہی ایک مردانہ آواز سنائی دی۔

" ہارلے بول رہا ہوں راجر"...... ہارلے نے قدرے تحکمانہ لہجے میں کہا۔

" اوہ، یس باس حکم"...... دوسری طرف سے مؤدبانہ لہجے میں کہا گیا۔

" پاکیشیا کے سیکرٹری زراعت کے بیٹے آصف کا سپیشل اکاؤنٹ نمبر اور اس کی تفصیلات تمہارے پاس موجود ہیں"...... ہارلے نے کہا۔

" یس باس"...... دوسری طرف سے جواب دیا گیا۔

" دس لاکھ ڈالر کی پہلی قسط اس کے اکاؤنٹ میں جمع کرا کر مجھے اطلاع بھیج دینا"...... ہارلے نے کہا۔

" یس باس"...... دوسری طرف سے کہا گیا تو ہارلے نے رسیور رکھ دیا اور کرسی کی پشت سے سر ٹکا کر اس نے ایک طویل سانس لیا۔ اسی لمحے دروازہ کھلا اور ہارلے چونک کر سیدھا ہوا۔ دروازے سے ایک ادھیڑ عمر آدمی اندر داخل ہو رہا تھا۔

" اوہ، اسٹارم تم اور یہاں اس طرح اچانک بغیر کسی اطلاع کے"...... ہارلے نے چونک کر کہا۔

" مجھے بتایا گیا ہے کہ پاکیشیا سے تمہارا کاٹن سیڈ کا معاہدہ ہونے والا ہے"...... آنے والے نے میز کی دوسری طرف کرسی پر بیٹھتے ہوئے کہا۔

" ہاں، کیوں تم کیوں پوچھ رہے ہو"...... ہارلے نے چونک کر حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

" یہ وہی کاٹن سیڈ ہے جو ایف ایف سے تیار کیا گیا ہے"۔ اسٹارم نے کہا۔

" ہاں، بی ٹی کاٹن سیڈ۔ مگر تم کہنا کیا چاہتے ہو۔ کھل کر بات

کرو"...... ہارلے نے آگے کی طرف جھکتے ہوئے کہا۔

" تمہیں اچھی طرح معلوم ہے ہارلے کہ میں نے بی ٹی کاٹن سیڈ کے سلسلے میں اسرائیل سے تمہارا رابطہ کرایا تھا"...... اسٹارم نے کہا۔

" ہاں، اچھی طرح معلوم ہے"...... ہارلے نے ایسے لہجے میں کہا جیسے اسے اسٹارم کی باتوں کا مقصد سمجھ نہ آرہا ہو۔

" تم فی الحال یہ معاہدہ ملتوی کر دو"...... اسٹارم نے کہا تو ہارلے بے اختیار اچھل پڑا۔

" ملتوی کر دوں۔ کیوں، وجہ"...... ہارلے نے انتہائی حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

" کیونکہ وہاں پاکیشیا میں پاکیشیا سیکرٹ سروس اس سلسلے میں کام کر رہی ہے اور اگر اسے اصل بات کا علم ہو گیا تو پھر نہ تمہاری کمپنی رہے گی اور نہ ہی تم۔ انہیں خاموش ہونے دو۔ اس کے بعد بات کو آگے بڑھانا"...... اسٹارم نے کہا۔

" کیا مطلب، میں سمجھا نہیں۔ سیکرٹ سروس کا کاٹن سیڈ سے کیا تعلق ہے"...... ہارلے نے اور زیادہ الجھے ہوئے لہجے میں کہا۔

" مسٹر رابرٹ ہارلے۔ تم صرف ایک ملٹی نیشنل کمپنی کے مینجنگ ڈائریکٹر ہو۔ تمہیں اصل حالات کا علم ہی نہیں ہے جبکہ مجھے معلوم ہے کہ اصل چکر کیا چل رہا ہے"...... اسٹارم نے کہا۔

" اس میں چکر کی کیا بات ہے۔ تم خواہ مخواہ سسپنس پیدا کرنے

کی کوشش کر رہے ہو۔ میں اس لئے تمہاری باتیں سن رہا ہوں کہ تم اسرائیل کی اس کمپنی کے بھی نمائندے ہو جو ہمیں بی ٹی کاٹن سیڈ سپلائی کرے گا لیکن اس کا یہ مطلب نہیں کہ تم مجھے احمق سمجھ کر بچگانہ باتیں شروع کر دو"...... ہارلے نے اس بار انتہائی تلخ لہجے میں کہا۔

" ٹھیک ہے جو مرضی آئے کرتے پھرو۔ میں نے تمہیں اطلاع دے دی ہے۔ اب جو کچھ تمہارے ساتھ اور جو تمہاری کمپنی کے ساتھ ہو گا دنیا اس سے عبرت حاصل کرے گی"...... اسٹارم نے بھی غصیلے لہجے میں کہا اور اس کے ساتھ ہی وہ اٹھ کر تیز تیز قدم اٹھاتا کمرے سے باہر چلا گیا۔

" اسے کیا ہو گیا ہے نانسنس"...... ہارلے نے غصیلے انداز میں بڑبڑاتے ہوئے کہا اور میز کی دراز کھول کر اس میں سے اس نے شراب کی چھوٹی سی بوتل نکالی اور اس کا ڈھکن کھول کر اس نے اسے منہ سے لگا لیا۔

عمران سرداور کے آفس میں موجود تھا جبکہ سرداور نے وہ براؤن پاؤڈر کیمیکلز چیک کرنے والی انتہائی جدید ترین لیبارٹری میں تجزیہ کے لئے بھجوا دیا تھا اور اب وہ بیٹھے نتیجے کا انتظار کر رہے تھے۔

"تمہارا کیا خیال ہے۔ یہ ایسی کیا چیز ہو سکتی ہے جس کے لئے کارمن ایجنٹوں کو یہاں کام کرنا پڑا ہے"...... سرداور نے کہا۔

"کوئی خاص چیز ہے۔ اب دیکھو کیا رزلٹ آتا ہے"...... عمران نے جواب دیا اور سرداور نے اثبات میں سر ہلا دیا۔ تھوڑی دیر بعد دروازہ کھلا اور ایک نوجوان اندر داخل ہوا۔ اس کے ایک ہاتھ میں شیشے کا وہ جار تھا جس میں براؤن رنگ کا پاؤڈر تھا اور دوسرے ہاتھ میں ایک کمپیوٹر پرنٹڈ کاغذات۔ اس نے سرداور اور عمران کو سلام کیا اور پھر جار اور کاغذات سرداور کو دے کر وہ خاموشی سے مڑا اور واپس چلا گیا۔ سرداور نے کاغذ کھول کر اسے چیک کرنا شروع کر دیا جبکہ

عمران نے جار اٹھا کر اسے اپنے کوٹ کی جیب میں ڈال لیا۔

"پوٹیشیم سائنائیڈ۔ یہ کونسی دھات ہو سکتی ہے"...... سرداور نے حیرت بھرے لہجے میں کہا تو عمران بھی بے اختیار چونک پڑا۔

"پوٹیشیم سائنائیڈ۔ کیا مطلب، کیا یہ پوٹیشیم سائنائیڈ ہے"...... عمران نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"اس کا بڑا جزو یہی ہے۔ ویسے یہ کوئی نامعلوم دھات ہے"۔ سرداور نے کہا اور کاغذ عمران کی طرف بڑھا دیا۔

"اوہ، اوہ اس قدر طاقتور پوٹیشیم سائنائیڈ۔ لیکن پوٹیشیم سائنائیڈ تو پوٹاشیم کا مرکب ہوتا ہے۔ یہ خالص حالت میں کیسے ہو سکتا ہے"...... عمران نے کاغذ کو پڑھتے ہوئے انتہائی حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"اس قدر طاقتور پوٹیشیم سائنائیڈ کا تو تصور بھی نہیں کیا جا سکتا۔ یہ تو شاید اس قدر طاقتور ہے کہ اس کے چند ذرے لاکھوں افراد کو ہلاک کر سکتے ہیں"...... سرداور نے کہا تو عمران بے اختیار چونک پڑا۔

"اوہ، اوہ تو یہ بات ہے"...... عمران نے کہا۔

"کونسی بات"...... سرداور نے چونک کر کہا۔

"کارمن یقیناً کوئی خوفناک ہتھیار تیار کر رہا ہے سرداور۔ اس خوفناک ہتھیار کا بنیادی جزو یہ قدرتی پوٹیشیم سائنائیڈ ہو سکتا ہے"...... عمران نے کہا۔

"اوہ نہیں۔ اس کی طاقت کیسے کسی ہتھیار میں تبدیل کی جا سکتی ہے"...... سرداور نے کہا۔

"کچھ نہ کچھ ہوا ضرور ہے۔ بہرحال اب مجھے ڈاکٹر خورشید رضوی صاحب سے ملنا ہوگا"...... عمران نے کہا۔

"خورشید رضوی، وہ بین الاقوامی شہرت یافتہ ماہر معدنیات۔ لیکن وہ تو گریٹ لینڈ میں ہیں"...... سرداور نے کہا۔

"وہ کچھ روز کے لئے یہاں پاکیشیا آئے ہوئے ہیں۔ میری دو روز پہلے ایک ہوٹل میں ان سے اچانک ملاقات ہو گئی تھی وہ اپنے ایک دوست کے گھر ٹھہرے ہوئے ہیں"...... عمران نے کہا۔

"اوہ، وہ واقعی اس بارے میں کچھ بتا سکتے ہیں"...... سرداور نے کہا تو عمران نے تجزیاتی رپورٹ کے اس کاغذ کو تہہ کر کے اپنی جیب میں ڈالا اور پھر سرداور سے اجازت لے کر وہ لیبارٹری سے باہر آ گیا۔ تھوڑی دیر بعد اس کی کار تیز رفتاری سے ایئرویز کالونی کی طرف بڑھی چلی جا رہی تھی۔ ایئرویز کالونی شہر کے مضافات میں تھی اور یہ حال ہی میں تعمیر کی گئی تھی۔ ڈاکٹر خورشید رضوی نے عمران کو اس کالونی کی ایک کوٹھی کا پتہ بتایا تھا۔ وہ جس دوست کے پاس ٹھہرے ہوئے تھے ان کا نام نواب اسرار خان تھا اور وہ جاگیردار خاندان سے متعلق تھے لیکن اب وہ صنعت سے متعلق تھے اور انہوں نے تولیہ بنانے کی ایک بہت بڑی فیکٹری قائم کی ہوئی تھی۔ نواب اسرار کے بارے میں یہ تفصیلات بھی ڈاکٹر خورشید رضوی نے خود بتائی تھیں کیونکہ ڈاکٹر

خورشید رضوی بے حد سنجیدہ آدمی تھے۔ وہ ان لوگوں کی قبیل میں شامل تھے جن کے چہرے پر مسکراہٹ صدیوں بعد بھی نہ آتی تھی۔ اس لئے عمران نے خاص طور پر ان کے اس دوست کے بارے میں پوچھا تھا جس کے پاس وہ خصوصی طور پر ٹھہرنے آئے تھے اور ڈاکٹر خورشید رضوی نے اسے بتایا کہ نواب اسرار احمد صاحب کی بیٹی اور ڈاکٹر خورشید رضوی کی بیٹی دونوں گریٹ لینڈ میں طویل عرصہ تک یونیورسٹی میں روم میٹ رہی ہیں اس لئے دونوں خاندانوں کا ایک دوسرے کے ہاں مسلسل آنا جانا رہا تھا۔ نواب اسرار احمد کا خاندان چار پانچ سال قبل مستقل طور پر پاکیشیا شفٹ ہو گیا تھا اس لئے وہ اپنی بیٹی کے ساتھ انہیں ملنے آئے ہیں۔ عمران ڈاکٹر خورشید رضوی کی بطور ماہر معدنیات شہرت اور عزت سے بخوبی واقف تھا اور اس نے ان کے بے شمار تحقیقی پیپرز اور مقالے پڑھے ہوئے تھے۔ اس لئے وہ ان سے مل کر واقعی بے حد خوش ہوا تھا اور پھر ادھر ڈاکٹر خورشید رضوی بھی عمران کی اس خصوصی فیلڈ میں معلومات پر خاصے حیران ہوئے تھے اور پھر عمران کی خصوصی شگفتہ گفتگو کو بھی انہوں نے پسند کیا تھا۔ یہی وجہ تھی کہ انہوں نے اسے کوٹھی پر آنے کی خصوصی دعوت دی تھی لیکن عمران مصروف ہو گیا تھا اور پھر وہ ٹیم کے ساتھ وادی گارگن چلا گیا تھا اس لئے وہ ڈاکٹر خورشید رضوی سے نہ مل سکا تھا اور اب جب اس پاؤڈر کی تجزیاتی رپورٹ سامنے آئی تھی تو اسے فوراً ڈاکٹر خورشید رضوی کا خیال آ گیا تھا اور چونکہ عمران کی معلومات

کے مطابق ابھی ڈاکٹر صاحب کی واپسی کے شیڈول میں چند روز باقی تھے۔ اس لئے وہ فوری طور پر ان سے ملاقات کے لئے چل پڑا تھا۔ ایئرویز کالونی میں داخل ہو کر اس نے نواب اسرار احمد کی بتائی ہوئی کوٹھی کو تلاش کیا اور تھوڑی دیر بعد وہ اس کوٹھی کے جہازی سائز کے پھاٹک کے سامنے پہنچ چکا تھا۔ اس نے نیچے اتر کر کال بیل کا بٹن پریس کیا تو چھوٹا پھاٹک کھلا اور ایک باوردی سیکورٹی گارڈ باہر آیا۔

"میرا نام علی عمران ہے اور مجھے ڈاکٹر خورشید رضوی صاحب نے یہاں آنے کی باقاعدہ دعوت دے رکھی ہے"...... عمران نے سیکورٹی گارڈ سے نرم لہجے میں کہا۔

"یس سر، میں پھاٹک کھولتا ہوں۔ آپ کار اندر لے آئیں"۔ سیکورٹی گارڈ نے کہا اور واپس مڑ گیا۔ عمران دوبارہ کار میں بیٹھ گیا۔ تھوڑی دیر بعد بڑا پھاٹک کھل گیا تو عمران کار اندر لے گیا۔ وسیع و عریض پورچ میں پہلے ہی دو جدید ماڈل کی کاریں موجود تھیں۔ عمران نے کار ان کے ساتھ روکی اور پھر نیچے اتر آیا۔ چند لمحوں بعد وہ سیکورٹی گارڈ پھاٹک بند کر کے وہاں پہنچ گیا۔ چند لمحوں بعد وہ اسے ایک وسیع و عریض ڈرائنگ روم میں چھوڑ گیا۔ عمران وہاں بیٹھا ہی تھا کہ اندرونی دروازہ کھلا اور ایک نوجوان لڑکی اندر داخل ہوئی۔ اس نے مکمل لباس پہنا ہوا تھا۔ وہ عمران کو دیکھ کر اس طرح اچھل پڑی کہ جیسے اسے اچانک کوئی جن بھوت نظر آ گیا ہو۔

"آپ، آپ کون ہیں اور یہاں کیسے آئے ہیں"...... لڑکی نے

انتہائی حیرت بھرے لہجے میں کہا۔ عمران لڑکی کے احترام میں اٹھ کھڑا ہوا۔

"میرا نام حقیر، فقیر، پر تقصیر، ہیچ مدان، بندہ نادان علی عمران ایم ایس سی۔ ڈی ایس سی (آکسن) ہے اور مجھے یہاں ایک باوردی سیکورٹی گارڈ لا کر بٹھا گیا ہے"...... عمران نے بڑے معصوم سے لہجے میں کہا۔

"ایم ایس سی۔ ڈی ایس سی (آکسن)۔ کیا واقعی"...... لڑکی نے ایسے لہجے میں کہا جیسے اسے عمران کی بات پر قطعاً یقین نہ آیا ہو۔

"بڑی سفارشوں کے بعد یہ ڈگریاں ملی ہیں اور آپ پوچھ رہی ہیں کہ کیا واقعی"...... عمران نے منہ بناتے ہوئے جواب دیا تو لڑکی بے اختیار ہنس پڑی۔

"لگتا بھی ایسا ہی ہے لیکن آپ یہاں کس سے ملنے آئے ہیں"۔ لڑکی نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"گریٹ لینڈ سے ایک ماہر معدنیات ڈاکٹر خورشید رضوی صاحب کے بارے میں معلوم ہوا ہے کہ وہ یہاں آئے ہوئے ہیں۔ میں نے ان سے پارس پتھر کے بارے میں معلوم کرنا ہے"۔ عمران نے بڑے معصوم سے لہجے میں کہا۔

"پارس پتھر، وہ کیا ہوتا ہے۔ آپ بیٹھ جائیں۔ میرا نام فاخرہ ہے اور میں نواب اسرار کی بیٹی ہوں"...... اس لڑکی نے کہا اور سامنے صوفے پر بیٹھ گئی۔ عمران بھی مسکراتا ہوا صوفے پر بیٹھ گیا لیکن اس

سے پہلے کہ مزید کوئی بات ہوتی دروازہ کھلا اور ادھیڑ عمر ڈاکٹر خورشید رضوی صاحب اندر داخل ہوئے تو عمران کے ساتھ ساتھ فاخرہ بھی اٹھ کھڑی ہوئی۔

"اوہ، عمران تم۔ بڑی دیر بعد یاد آئی تمہیں یہاں آنے کی"۔ ڈاکٹر خورشید رضوی نے مسکراتے ہوئے کہا تو فاخرہ اس طرح حیرت بھرے انداز میں دیکھنے لگی جیسے وہ کسی عجوبے کو دیکھ رہی ہو۔

"میں نے سوچا کہ آپ مزید پاکیشیائی ہو جائیں پھر آپ سے ملوں"...... عمران نے جواب دیا تو ڈاکٹر خورشید رضوی بے اختیار ہنس پڑے۔

"طویل عرصے سے گریٹ لینڈ میں رہ کر وہاں کے اثرات مجھ پر حاوی ہو گئے ہیں اس لئے مجبوری ہے"...... ڈاکٹر خورشید رضوی نے مسکراتے ہوئے جواب دیا اور عمران ان کی ذہانت پر دل ہی دل میں داد دینے لگا۔ فاخرہ اس دوران اٹھ کر خاموشی سے باہر چلی گئی تھی۔ چند لمحوں بعد ملازم اندر داخل ہوا۔ اس نے ایک ٹرے میں مشروبات کے دو گلاس رکھے ہوئے تھے۔ اس نے ایک گلاس عمران کے سامنے اور دوسرا گلاس ڈاکٹر خورشید رضوی کے سامنے رکھا اور پھر واپس چلا گیا۔

"ڈاکٹر صاحب، میں آپ کے پاس ایک انتہائی خصوصی کام کے لئے حاضر ہوا ہوں"...... مشروب کا گلاس خالی کرنے کے بعد عمران نے سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"خصوصی کام، کیا مطلب"...... ڈاکٹر خورشید رضوی نے چونک کر کہا تو عمران نے جیب سے براؤن پاؤڈر کا جار نکال کر ڈاکٹر صاحب کی طرف بڑھایا اور ساتھ ہی اس نے تجزیاتی رپورٹ نکال کر وہ بھی ڈاکٹر خورشید کی طرف بڑھا دی۔

"کیا ہے یہ"...... ڈاکٹر خورشید رضوی نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"پاکیشیائی وادی گارگن جو شوگران کی سرحد کے قریب واقع ہے یہ دھات کارمن ایجنٹوں نے دریافت کی ہے اور وہ اسے وہاں سے نکال کر لے گئے ہیں۔ صرف یہ تھوڑا سا پاؤڈر مل سکا ہے۔ وہ اسے ڈائمنڈ پاؤڈر کہتے ہیں۔ میں نے اس کا یہاں کی ایک سائنسی لیبارٹری سے تجزیہ کرایا ہے تو اس تجزیاتی رپورٹ کے مطابق اس کا مین عنصر پوٹیشیم سائنائیڈ ہے لیکن یہ پوٹیشیم سائنائیڈ خالص اور قدرتی حالت میں ہے اور اس قدر طاقتور ہے کہ میں اس پاؤڈر کے بارے میں پڑھ کر انتہائی حیران ہو رہا ہوں اور اسی وجہ سے میں آپ کی خدمت میں حاضر ہوا ہوں کہ آپ اس سلسلے میں مجھے بتائیں"...... عمران نے انتہائی سنجیدہ لہجے میں کہا تو ڈاکٹر خورشید رضوی نے جار کو میز پر رکھا اور رپورٹ پڑھنے میں مصروف ہو گئے۔

"اوہ، اوہ حیرت انگیز۔ یہ تو انتہائی حیرت انگیز رپورٹ ہے۔ کیا آپ یہ جار یہاں میرے پاس چھوڑ سکتے ہیں"...... ڈاکٹر خورشید رضوی نے کہا۔

"یہاں ظاہر ہے لیبارٹری تو نہیں ہو گی پھر"...... عمران نے کہا۔

"یہاں دارالحکومت میں ایک ماہر معدنیات موجود ہیں ڈاکٹر اشرف۔ ان کے پاس انتہائی جدید ترین پرائیویٹ لیبارٹری ہے۔ میں وہاں جا کر اس کا تجزیہ خود کروں گا"...... ڈاکٹر خورشید رضوی نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"تو پھر مجھے کیسے اور کب رپورٹ ملے گی"...... عمران نے کہا۔

"کم از کم چار گھنٹے تو لگ ہی جائیں گے اور ہو سکتا ہے کہ مجھے گریٹ لینڈ میں وہاں کی لیبارٹری میں سائنسدانوں سے بھی رابطے کرنا پڑیں"...... ڈاکٹر خورشید رضوی نے کہا۔

"تو پھر ایسا ہے کہ میں رات دس بجے آپ کو فون کر لوں گا۔ اب سے چھ گھنٹے بعد"...... عمران نے کہا۔

"ہاں، یہ ٹھیک رہے گا یا اپنا فون نمبر دے دو۔ میں وہاں خود کال کر لوں گا"...... ڈاکٹر خورشید رضوی نے کہا۔

"میں آوارہ منش آدمی ہوں۔ نجانے کس وقت کہاں ہوں گا۔ میں خود ہی فون کر لوں گا لیکن ڈاکٹر صاحب، ایک بات بتا دوں کہ آپ نے اس سلسلے میں پلیز انتہائی گہرائی میں کام کرنا ہے تاکہ اگر یہ دھات پاکیشیا کے فائدہ میں ہو تو پھر اسے کارمن سے واپس لایا جا سکے"۔ عمران نے کہا۔

"ٹھیک ہے۔ ویسے بھی مجھے اس میں دلچسپی پیدا ہو گئی ہے۔ اس لئے اب اپنی فطرت کے مطابق جب تک میں اس کے بارے میں

سب کچھ نہیں جان لوں گا مجھے خود چین نہیں آئے گا"...... ڈاکٹر خورشید نے کہا تو عمران اٹھ کھڑا ہوا اور پھر تھوڑی دیر بعد اس کی کار تیزی سے واپس دانش منزل کی طرف اڑی چلی جا رہی تھی۔

سیکرٹری زراعت ڈاکٹر احسان کا چہرہ مسرت سے جگمگا رہا تھا۔ ایکریمیا کی گرین ایگری کمپنی سے حکومت پاکیشیا نے باقاعدہ بی ٹی کاٹن سیڈ کے بارے میں نہ صرف معاہدہ کر لیا تھا بلکہ دارالحکومت کے مضافات میں انتہائی جدید ترین فارم بھی اس کمپنی کے حوالے کر دیا گیا تھا تاکہ وہاں بی ٹی کاٹن سیڈ کو کاشت کر کے اس کی بیان کردہ خوبیوں کو عملی طور پر چیک کر لیا جائے۔ اس سلسلے میں ایک سیمینار منعقد کرایا گیا تھا اور اس میں بھی معاشی ماہرین نے اس کاٹن سیڈ کے بارے میں جو تفصیلات بیان کی تھیں وہ پاکیشیا کے لئے انتہائی فائدہ مند تھیں۔ اس لئے حقیقتاً وہ اسے ایسا کارنامہ سمجھ رہا تھا جس کی وجہ سے اس کا نام پاکیشیا کی تاریخ میں سنہرے حروف سے لکھا جائے گا۔ اس کے ساتھ ساتھ اسے سب سے زیادہ خوشی اس بات کی بھی تھی کہ اس کمپنی کی طرف سے اس معاہدے کے سلسلے میں پچاس

لاکھ ڈالرز بھی بطور کمیشن ایکریمیا میں اس کے بیٹے آصف کے خصوصی اکاؤنٹ میں جمع کرا دیئے گئے تھے۔ سیکرٹری زراعت اس وقت اپنے آفس میں موجود تھے کہ فون کی گھنٹی بج اٹھی اور انہوں نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا لیا۔

"یس"...... ڈاکٹر احسان نے انتہائی تحکمانہ لہجے میں کہا۔

"سر پاکیشیا کے اہم اخبار "پاکیشیا گزٹ" کا خصوصی زرعی نمائندہ آپ سے اس کاٹن سیڈ کے سلسلے میں خصوصی انٹرویو کے لئے آ چکا ہے۔ اس کا کہنا ہے کہ آپ نے اسے باقاعدہ انٹرویو کا وقت دیا ہوا ہے"...... دوسری طرف سے اس کی پرسنل سیکرٹری نے انتہائی مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

"کون ہے نمائندہ"...... ڈاکٹر احسان نے چونک کر کہا۔

"اعظم فریدی صاحب۔ ان کے ساتھ دو کیمرہ مین بھی ہیں"۔ پرسنل سیکرٹری نے جواب دیا۔

"ٹھیک ہے۔ انہیں سپیشل روم میں بٹھاؤ۔ میں فارغ ہو کر آ رہا ہوں"...... ڈاکٹر احسان نے کہا اور رسیور رکھ دیا۔ وہ حالانکہ فارغ تھے اور انہوں نے سیمینار کے دوران اعظم فریدی کو خصوصی وقت بھی دیا ہوا تھا لیکن وہ فوری طور پر اس سے نہیں ملنا چاہتے تھے کیونکہ ایسا کرنا ان کے نزدیک ان کی شان کے خلاف تھا۔ پھر تقریباً ایک گھنٹے بعد انہوں نے پرسنل سیکرٹری کو تمام مصروفیات اس وقت تک مؤخر کرنے کا حکم دے دیا جب تک یہ انٹرویو ختم نہ ہو جائے اور پھر

رسیور رکھ کر وہ آفس سے نکل کر ملحقہ سپیشل روم کی طرف بڑھتے چلے گئے۔

وہاں ادھیڑ عمر اعظم فریدی موجود تھا۔ اس نے زراعت میں ماسٹر ڈگری کی ہوئی تھی اور طویل عرصے سے وہ اخبار کے زرعی ایڈیشن کا انچارج تھا اور اس کا نام پاکیشیا کے زرعی حلقوں میں انتہائی احترام سے لیا جاتا تھا۔

"بیٹھیں"...... ڈاکٹر احسان نے مصافحہ کرنے کے بعد کہا۔

"پہلے فوٹو سیشن ہو جائے جناب۔ ہم نے فیصلہ کیا ہے کہ اس سیمینار اور نصیر آباد فارم میں ہونے والی تقریب کے سلسلے میں کل ایک خصوصی ایڈیشن نکالا جائے کیونکہ جو کچھ سیمینار میں بتایا گیا ہے وہ واقعی اس قدر شاندار ہے کہ مجھے یقین ہے کہ پاکیشیائی زراعت میں زبردست اور شاندار انقلاب آ جائے گا"...... اعظم فریدی نے کہا تو ڈاکٹر احسان بے اختیار مسکرا دیئے۔

"اعظم فریدی صاحب۔ جب یہ کام مکمل ہو گا تو حقیقت ہے کہ پورے ملک کا مستقبل انتہائی روشن ہو جائے گا۔ کیونکہ زراعت پر ہماری معیشت کا انحصار ہے اور کاٹن ایسی کراپ ہے جو ملک کے لئے زرمبادلہ حاصل کرنے کا سب سے بڑا ذریعہ ہے اور بی ٹی کاٹن جب پورے پاکیشیا کے کاٹن ایریئے میں اپنی مکمل اور بھرپور پیداوار دے گی تو واقعی ملک کی معیشت انتہائی تیزی سے سنبھل جائے گی"۔ ڈاکٹر احسان نے اثبات میں سر ہلاتے ہوئے کہا۔ اس کے بعد کیمرہ

مینوں نے ان کے مختلف انداز میں فوٹو بنائے اور اس کے بعد اعظم فریدی نے ان کا انٹرویو شروع کر دیا۔

"ڈاکٹر صاحب، سب سے اہم بات جو اس بی ٹی کاٹن کے سلسلے میں بتائی جا رہی ہے وہ یہ ہے کہ اس کاٹن کو کسی قسم کا کیڑا نہیں لگے گا کیونکہ اس کا بیج خصوصی طور پر زہریلا بنا دیا گیا ہے۔ کیا ایسا تو نہیں ہے کہ یہ زہر اس کاٹن کے ذریعے سوت اور سوت کے ذریعے لباس اور لباس کے ذریعے انسانی جلد میں سرایت کر جائے"...... اعظم فریدی نے کہا تو ڈاکٹر احسان بے اختیار ہنس پڑے۔

"اعظم فریدی صاحب۔ آپ زرعی سائنس میں ماسٹر ڈگری بھی رکھتے ہیں اور پھر طویل عرصے سے زرعی صحافت سے بھی منسلک ہیں۔ اس کے باوجود آپ کی طرف سے یہ بچگانہ سوال واقعی میرے لئے انتہائی حیرت کا باعث بنا ہے۔ زہریلا بیج ہو گا لیکن لباس کیسے زہریلا ہو جائے گا۔ ویسے آپ بے فکر رہیں اس سلسلے میں ایکریمیا میں باقاعدہ تجزیہ کرایا گیا ہے۔ یہ زہر صرف پودے کی حد تک ہے جس کی وجہ سے کوئی کیڑا قریب نہیں آتا۔ اس کے اثرات نہ کپاس میں آتے ہیں اور نہ اس کی وجہ سے آگے بڑھتے ہیں"...... ڈاکٹر احسان نے کہا تو اعظم فریدی کے چہرے پر ہلکی سی شرمندگی کے تاثرات ابھر آئے۔

"ڈاکٹر صاحب، زہریلے بیج تو اور بھی بے شمار کمپنیاں بنا رہی ہیں ان کا بھی یہی دعویٰ ہے جو گرین ایگری کمپنی کا ہے۔ لیکن ہم نے دیکھا ہے کہ ان کا دعویٰ عملی طور پر اس قدر کامیاب نہیں ہوتا جتنا وہ

اس کا پروپیگنڈہ کرتے ہیں۔ کیا ایسا اس کمپنی کے ساتھ تو نہیں ہے"...... اعظم فریدی نے کہا۔

"اس بی ٹی کاٹن سیڈ کا گذشتہ دو سالوں سے ایکریمیا میں تجربہ کیا جا رہا ہے اور میں نے ان کے کاٹن فارم کا خود جا کر دورہ کیا ہے۔ ان کا دعویٰ سو فیصد درست ہے۔ اس لئے تو میں نے ان سے معاہدہ کیا ہے۔ لیکن اس کے ساتھ ساتھ پورے پاکیشیا میں اس معاہدے کو عمل میں لانے سے پہلے میں نے مناسب سمجھا کہ یہاں نصیر آباد فارم میں اس سیڈ کو محدود پیمانے پر کاشت کر دیا جائے تاکہ ماہرین اس کے اگاؤ سے لے کر کپاس اترنے تک تمام مراحل کا غور سے اور تفصیلی جائزہ لے سکیں۔ اس کے بعد اسے پورے پاکیشیا کے کاٹن ایریئے پر لاگو کیا جائے"...... ڈاکٹر احسان نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"اس کاٹن کا بنولہ تو ظاہر ہے زہریلا ہی ہو گا پھر"...... اعظم فریدی نے کہا۔

"یہی تو اس کی خاص بات ہے کہ اس کا بنولہ زہریلا نہیں ہوتا"...... ڈاکٹر احسان نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"اوہ، ویری گڈ۔ پھر تو یہ واقعی آئندہ صدی کی دریافت ہے۔ ہم ڈاکٹر صاحب اس میں ایسا کونسا زہر استعمال کیا جا رہا ہے جس کی ایسی حیرت انگیز خصوصیات ہیں"...... اعظم فریدی نے کہا۔

"یہ ان کا بزنس سیکرٹ ہے اعظم فریدی صاحب اور اس سی

سے وہ کروڑوں ڈالرز کما رہے ہیں"...... ڈاکٹر احسان نے کہا تو اعظم فریدی نے ان کا شکریہ ادا کیا اور پھر وہ اجازت لے کر واپس چلے گئے تو ڈاکٹر احسان اٹھے اور واپس اپنے آفس کی طرف بڑھ گئے تاکہ اس معاہدے کی آفس رپورٹ تیار کر کے وہ صدر مملکت کو بھجوا سکیں۔ انہیں یقین تھا کہ صدر صاحب بھی ان کی کاوش کو قدر کی نگاہ سے دیکھیں گے۔

اسٹارم اپنے آفس میں موجود تھا کہ میز پر موجود فون کی گھنٹی بج اٹھی تو اس نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا لیا۔

"اسٹارم بول رہا ہوں"....... اسٹارم نے رسیور اٹھا کر کہا۔

"براؤن بول رہا ہوں اسٹارم"....... دوسری طرف سے ایک بھاری سی آواز سنائی دی تو اسٹارم بے اختیار چونک پڑا۔

"یس باس"....... اسٹارم نے انتہائی مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

"میرے آفس میں آجاؤ۔ تم سے انتہائی اہم بات کرنی ہے"۔ دوسری طرف سے کہا گیا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا۔ اسٹارم نے رسیور رکھا اور اٹھ کر آفس کے بیرونی دروازے کی طرف بڑھ گیا۔ تھوڑی دیر بعد وہ ایک اور آفس کے انداز میں سجے ہوئے کمرے میں داخل ہو رہا تھا جہاں ایک لمبے قد اور بھاری جسم کا آدمی موجود تھا۔

"آؤ اسٹارم بیٹھو"....... اس آدمی نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے میز کے کنارے پر موجود چند بٹن یکے بعد دیگرے پریس کر دیئے۔

"تم پاکیشیا کا چکر لگا آئے ہو۔ کیا وہاں عمران بھی نظر آیا ہے تمہیں"....... باس نے پوچھا۔

"نہیں باس۔ میں خصوصی طور پر گیا ہی اس لئے تھا لیکن عمران یا اس کی قبیل کا کوئی آدمی مجھے وہاں نظر نہیں آیا"....... اسٹارم نے جواب دیا۔

"تمہاری رپورٹ جب اسرائیل کے اعلیٰ حکام تک پہنچی تو وہاں حقیقتاً کھلبلی سی مچ گئی اور اس پر اعلیٰ سطح کی میٹنگ بھی کال کی گئی۔ پہلے پہل تو یہی فیصلہ کیا گیا کہ اس منصوبے کو ہی روک دیا جائے لیکن پھر فیصلہ کیا گیا کہ اسے جاری رکھا جائے کیونکہ سب آخر کار اس نتیجے پر پہنچے تھے کہ عمران کسی صورت بھی اصل معاملے کی تہہ تک نہیں پہنچ سکتا اور پھر تمہیں اسی لئے پاکیشیا بھجوایا گیا تاکہ تم اس پہلو کا بغور جائزہ لے سکو اور اب تمہاری رپورٹ جب اعلیٰ حکام کو ملے گی تو انہیں بے حد اطمینان ہو گا"....... باس نے کہا۔

"باس، آپ کی بات درست ہے لیکن مجھے ایک اور خدشہ ہے"....... اسٹارم نے کہا تو باس بے اختیار چونک پڑا۔

"کونسا خدشہ"....... باس نے چونک کر کہا۔

"باس، عمران جیسا آدمی اگر اس سلسلے میں آگے بڑھ گیا تو وہ اس وقت تک پیچھا نہیں چھوڑے گا جب تک کہ وہ اصل بات کی تہہ تک

نہ پہنچ جائے۔ میں اس کی فطرت کو جانتا ہوں"...... اسٹارم نے کہا۔

" تمہاری بات درست ہے اسٹارم۔ لیکن وہ اصل معاملے تک کسی صورت بھی نہیں پہنچ سکتا۔ وہاں کا کوئی بھی ماہر معدنیات اس ایف ایف کو کاٹن سیڈ میں استعمال کرنے کے بارے میں تو سوچ بھی نہیں سکتا۔ یہ کام تو اسرائیل کے زرعی سائنسدان ڈاکٹر جینکوایسٹ کا ہے۔ عمران اگر اس دھات تک پہنچ بھی گیا تو وہ یہی سمجھے گا کہ یہ دھات کسی دفاعی ہتھیار میں استعمال کی جائے گی۔ اس سے زیادہ وہ کیا سمجھ سکے گا"...... باس نے کہا۔

"آپ کی بات درست ہے باس۔ میں نے بھی اپنے طور پر جو تجزیہ کیا ہے اس کے مطابق عمران کاٹن سیڈ تک تو کسی صورت نہیں پہنچ سکتا۔ یہ بات تو اس کے ذہن میں ہی نہیں آسکتی کہ اسرائیل نے پاکیشیا کی سب سے بڑی منافع بخش فصل کے ذریعے پورے ملک کی معیشت کو تباہ کرنے کا کیا منصوبہ بنایا ہے لیکن اگر وہ ایف ایف تک پہنچ گیا تو پھر لامحالہ وہ اسے واپس حاصل کرنے کے لئے کارمن پہنچ جائے گا جب کہ ایف ایف کارمن سے اسرائیل پہنچ چکی ہے اور اگر یہ بات اس کو معلوم ہو گئی تو پھر اسرائیل کے مفادات شدید خطرے میں آجائیں گے"...... اسٹارم نے کہا۔

"کیسے معلوم ہوگا۔ یہ کام مارک کے ذریعے ہوا ہے اور مارک ہلاک ہو چکا ہے اور دوسری بات یہ ہے کہ وہاں پاکیشیا میں بھی ایف ایف باقی نہیں رہی اور نہ پاکیشیا کی وزارت معدنیات کو ایف ایف

کے بارے میں کسی قسم کا علم ہے"...... باس نے جواب دیا۔

" اس کے باوجود باس ہمیں اس عمران کی نگرانی کرنی چاہئے"۔ اسٹارم نے کہا۔

" احمق تو نہیں ہو گئے۔ اسے فوراً نگرانی کا علم ہو جائے گا اور پھر وہ نگرانی کرنے والے کسی بھی آدمی کو پکڑ کر ہمارے سروں پر پہنچ جائے گا"...... باس نے تیز لہجے میں کہا۔

"تو پھر آپ بتائیں کیا کیا جائیں"...... اسٹارم نے کہا۔

" اگر وہ حرکت میں بھی آیا تو یہاں کارمن ہی آئے گا۔ یہاں تمہارا گروپ خاصا موثر ہے۔ تم اسے آسانی سے چیک کر لو گے البتہ میں ایک آدمی کی پاکیشیا ایئر پورٹ پر ڈیوٹی لگا دیتا ہوں۔ اگر عمران وہاں سے یہاں آنے کے لئے روانہ ہوا تو ہمیں اطلاع مل جائے گی اور پھر اسے آسانی سے روکا بھی جا سکتا ہے"...... باس نے کہا۔

" آپ کی بات درست ہے۔ اس طرح ہمیں اس کے بارے میں فوری اطلاع مل جائے گی"...... اسٹارم نے کہا۔

" اوکے، ٹھیک ہے۔ اب تم جا سکتے ہو"...... باس نے کہا تو اسٹارم اٹھا اور سلام کر کے کمرے سے باہر آگیا تو باس نے سامنے میز پر موجود فون کا رسیور اٹھایا اور فون پیس کے نیچے موجود بٹن پریس کر کے فون کو ڈائریکٹ کیا اور پھر نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔

" ہارلے بول رہا ہوں"...... رابطہ قائم ہوتے ہی ایک مردانہ آواز سنائی دی۔

"براؤن بول رہا ہوں چیف آف ریڈ لائٹ"...... باس نے سپاٹ لہجے میں کہا۔

"اوہ، آپ۔ فرمایئے"...... دوسری طرف سے قدرے حیرت بھرے لہجے میں کہا گیا۔

"اسٹارم نے آپ کو پاکیشیا سیکرٹ سروس کے بارے میں جو کچھ بتایا تھا اس سلسلے میں آپ نے اسرائیلی حکام کو رپورٹ کی تھی اس رپورٹ کے سلسلے میں آپ سے چند باتیں کرنی ہیں"...... براؤن نے کہا۔

"جی فرمایئے"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"آپ نے پاکیشیا جا کر بی ٹی کاٹن کے سلسلے میں معاہدہ کیا اور اس رپورٹ کے مطابق اس معاہدے کی پہلی شرط کے طور پر وہاں کسی فارم میں بی ٹی کاٹن کا نمائشی پلاٹ تیار کیا جائے گا۔ کیا یہ درست ہے"...... براؤن نے کہا۔

"جی ہاں۔ ہم نے وہاں ایک جدید فارم کو اپنی تحویل میں لے لیا ہے اور اب وہاں کام شروع ہو چکا ہے۔ بی ٹی کاٹن سیڈ چند روز تک وہاں پہنچ جائے گا پھر اس پر کام شروع ہو جائے گا اور اس کے رزلٹ کو عملی طور پر پاکیشیا کے اعلیٰ ترین حکام اور زرعی ماہرین کے سامنے پیش کیا جائے گا تاکہ اس بی ٹی کاٹن کا معاہدہ پورے پاکیشیا کے کاٹن ایریا پر لاگو کیا جا سکے"...... ہارلے نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"اس کو کتنا عرصہ لگ جائے گا"...... براؤن نے پوچھا۔

"چھ ماہ"...... ہارلے نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"یہ تو بہت طویل عرصہ ہے۔ اس دوران کچھ بھی ہو سکتا ہے"...... براؤن نے چونک کر کہا۔

"کیا ہو سکتا ہے جناب۔ میری سمجھ میں یہ بات نہیں آ رہی کہ آخر آپ کو کیا خطرہ ہے۔ یہ ٹھیک ہے کہ بی ٹی کاٹن سیڈ اسرائیل کی ایک کمپنی کا تیار کردہ ہے اور ہماری کمپنی اس کے نمائندے کے طور پر آگے پاکیشیا میں کام کر رہی ہے لیکن دنیا میں بے شمار ورائٹی کے سیڈ تیار کئے جا رہے ہیں اور سپانسر کئے جا رہے ہیں۔ لیکن آج تک اس سے پہلے کبھی اس سلسلے میں کوئی پریشانی نہیں آئی جبکہ بی ٹی کاٹن سیڈ کے سلسلے میں آپ کے نمائندے اسٹارم نے مجھے کسی سیکرٹ سروس سے خوفزدہ کرنے کی کوشش کی اور اب آپ بھی ایسی ہی باتیں کر رہے ہیں"...... ہارلے نے کہا۔

"آپ کو معلوم ہے کہ یہ بی ٹی کاٹن سیڈ کس فارمولے پر تیار کیا جا رہا ہے"...... براؤن نے کہا۔

"جی نہیں، مجھے کیسے معلوم ہو سکتا ہے۔ اس پر کام ہمارے ماہرین نے تو نہیں کیا۔ یہ تو اسرائیلی کمپنی کا تیار کردہ ہے اور انہیں معلوم ہو گا"...... ہارلے نے کہا۔

"کیا پاکیشیا میں آپ نے یہ بات اوپن تو نہیں کی"...... براؤن نے کہا۔

"کونسی بات"...... ہارلے نے پوچھا۔

"یہی کہ یہ سیڈ اسرائیلی کمپنی کا تیار کردہ ہے"...... براؤن نے کہا۔

"نہیں، یہ ویسے بھی ہمارا ٹریڈ سیکرٹ ہے۔ دوسری بات یہ کہ اس کمپنی کی طرف سے ہمیں خصوصی ہدایات تھیں کہ ہم ان کا نام کسی صورت بھی ان کے سامنے نہیں لائیں گے۔ ہم نے وہاں یہ تاثر دیا ہے کہ یہ سیڈ ہمارا تیار کردہ ہے"...... ہارلے نے جواب دیا۔

"اوکے، میں بھی یہی چاہتا تھا کہ پاکیشیا کو کسی صورت یہ معلوم نہ ہو سکے کہ اس سیڈ سے اسرائیلیوں کا کوئی لنک ہے کیونکہ پاکیشیائی اسرائیلیوں کو اپنا دشمن سمجھتے ہیں۔ ایسی صورت میں آپ کا سیڈ چاہے ان کے لئے کتنا ہی فائدہ مند ہو۔ وہ اسے قبول نہیں کریں گے"۔ براؤن نے قدرے مطمئن لہجے میں کہا۔

"آپ بے فکر رہیں۔ ہم بزنس مین ہیں اور ہمیں بزنس کی اونچ نیچ کا بخوبی علم ہے"...... ہارلے نے جواب دیا۔

"پاکیشیائی زرعی ماہرین نے اگر یہاں پہنچ کر آپ سے اس لیبارٹری کے دورے کی خواہش ظاہر کی جہاں بی ٹی کاٹن سیڈ تیار ہو رہا ہے تو پھر آپ کا کیا جواب ہو گا"...... براؤن نے اچانک ایک خیال کے تحت پوچھا۔

"میں نے بتایا ہے کہ ہم بزنس کی اونچ نیچ کو سمجھتے ہیں۔ ہم نے اپنی فیکٹری کے ایک حصے میں ایسے انتظامات کر رکھے ہیں اور ہم پہلے ہی پاکیشیا کے سیکرٹری زراعت اور ان کے ساتھیوں کو اس کا دورہ

کرا چکے ہیں تاکہ وہ مطمئن رہیں کہ گرین ایگری پورے پاکیشیا کی ڈیمانڈ مستقل طور پر پوری کر سکے گی"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"اوکے، تھینک یو"...... براؤن نے کہا اور رسیور رکھ کر وہ کچھ دیر خاموش بیٹھا رہا۔ پھر اس نے چونک کر ایک بار پھر ہاتھ بڑھایا اور رسیور اٹھا کر اس نے دو نمبر پریس کر دیئے۔

"یس باس"...... دوسری طرف سے اس کی پرسنل سیکرٹری کی مؤدبانہ آواز سنائی دی۔

"سٹار ایجنسی کے نیلسن سے میری بات کراؤ"...... براؤن نے کہا۔

"یس باس"...... دوسری طرف سے کہا گیا اور براؤن نے رسیور رکھ دیا۔ کچھ دیر بعد گھنٹی بج اٹھی تو اس نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا لیا۔

"یس"...... براؤن نے کہا۔

"نیلسن لائن پر ہیں باس"...... دوسری طرف سے پرسنل سیکرٹری کی مؤدبانہ آواز سنائی دی۔

"ہیلو، براؤن بول رہا ہوں چیف آف ریڈ لائٹ"...... براؤن نے کہا۔

"یس، نیلسن بول رہا ہوں چیف آف سٹار ایجنسی"...... دوسری طرف سے ایک بھاری سی آواز سنائی دی۔

"مسٹر نیلسن، پاکیشیا میں آپ کا کوئی سیٹ اپ ہے"۔ براؤن

نے کہا۔

"کس ٹائپ کا سیٹ اپ"...... دوسری طرف سے چونک کر پوچھا گیا۔

"پاکیشیا سیکرٹ سروس کے لئے کام کرنے والے ایک ایجنٹ عمران کی اس انداز میں نگرانی کرانی ہے کہ جب وہ کارمن آئے تو ہمیں اس سلسلے میں پیشگی اطلاع مل سکے"...... براؤن نے کہا۔

"یہ نگرانی کب تک ہو گی"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"کوئی عرصہ یا وقت متعین نہیں کیا جا سکتا"...... براؤن نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"کیا مطلب، پھر کیسے ہو گا یہ کام"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"کیا آپ کا کوئی آدمی پاکیشیا دارالحکومت کے ایئرپورٹ پر نہیں ہے"...... براؤن نے کہا۔

"ہاں ہے۔ ویسے براہ راست کوئی سیٹ اپ نہیں ہے البتہ وہاں ایک گروپ کے ساتھ ہمارا رابطہ ہے۔ ان کا آدمی لازماً ایئرپورٹ پر ہو گا۔ لیکن اس آدمی کو عمران کے بارے میں تفصیلات آپ کو بتانا ہوں گی"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"پاکیشیا میں جس گروپ سے آپ کا رابطہ ہے اس کا دائرہ کار کیا ہے"...... براؤن نے پوچھا۔

"ہماری طرح اس کا بھی وہاں مخبری کا نیٹ ورک ہے"۔ دوسری

طرف سے نیلسن نے کہا۔

"آپ اس گروپ کے چیف کو میرے بارے میں بتا دیں۔ میں اسے تفصیل سے عمران کے بارے میں بریف کر دوں گا اور آپ کا معاوضہ آپ کو پہنچ جائے گا"...... براؤن نے کہا۔

"نہیں جناب، سوری۔ آپ مجھے بریف کریں میں خود ان سے بات کر لوں گا"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"او کے، تو پھر سن لیں۔ یہ شخص عمران پاکیشیا دارالحکومت کے کنگ روڈ کے فلیٹ نمبر دو سو میں رہتا ہے۔ بظاہر یہ سادہ لوح، احمق اور مسخرہ سا نوجوان ہے لیکن درحقیقت یہ انتہائی خطرناک سیکرٹ ایجنٹ ہے اور یہ بھی بتا دوں کہ اگر آپ کے آدمیوں نے عام انداز میں اس کی نگرانی کرنے کی کوشش کی تو اسے فوراً معلوم ہو جائے گا اور پھر آپ کا وہاں کا گروپ بھی اس کے ہاتھوں ختم ہو جائے گا اور ہو سکتا ہے کہ یہ آپ کے خلاف بھی کارروائی شروع کر دے۔ اس لئے آپ نے صرف اتنا کرنا ہے کہ اس گروپ کے جس آدمی کو ایئرپورٹ پر تعینات کیا جائے اسے صرف اس عمران کے بارے میں بتا دیا جائے اور بس۔

جب وہ ایئرپورٹ پر آئے گا تو وہ آدمی اس کی منزل کو چیک کر کے آپ کو اطلاع دے دے گا اور آپ نے مجھے اطلاع دینی ہے"...... براؤن نے کہا۔

"ٹھیک ہے، آپ بے فکر رہیں۔ ایک لاکھ ڈالر معاوضہ بھجوا

دیں۔آپ کا کام ہو جائے گا"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔
"پہنچ جائے گا"...... براؤن نے کہا اور رسیور رکھ دیا۔ اب اس کے چہرے پر اطمینان کے تاثرات ابھر آئے تھے۔

عمران دانش منزل کے آپریشن روم میں موجود تھا۔ عمران کی نظریں سامنے دیوار پر موجود کلاک پر جمی ہوئی تھیں کہ اس نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھایا اور نمبر ڈائل کرنے شروع کر دیئے۔
"نواب ہاؤس"...... رابطہ قائم ہوتے ہی دوسری طرف سے کسی ملازم کی مؤدبانہ آواز سنائی دی۔
"میں علی عمران بول رہا ہوں۔ ڈاکٹر خورشید رضوی صاحب سے بات کرائیں۔ انہوں نے مجھے ٹائم دیا ہوا ہے"...... عمران نے کہا۔
"ہولڈ کریں جناب"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔
"ڈاکٹر رضوی بول رہا ہوں"...... چند لمحوں بعد ڈاکٹر رضوی کی آواز سنائی دی۔
"علی عمران ایم ایس سی۔ ڈی ایس سی (آکسن) بول رہا ہوں۔ میرے سامنے دیوار پر نصب کلاک پر رات کے دس بج رہے ہیں اور

مجھے بتایا۔یہی گیا ہے کہ کلاک پاکیشیا کے معیاری وقت کے عین مطابق ہے"...... عمران کی زبان رواں ہو گئی۔

" بالکل ہے کیونکہ میرے سامنے دیوار پر موجود کلاک بھی یہی معیاری وقت بتا رہا ہے لیکن عمران بیٹے۔میں تمہاری طرف سے کال کا انتہائی شدت سے منتظر تھا یا تو تم فوری طور پر نواب ہاؤس آ جاؤ یا پھر کوئی ایسی جگہ بتا دو جہاں کچھ دیر ہم بغیر کسی مداخلت کے بات چیت کر سکیں"...... دوسری طرف سے کہا گیا تو عمران بے اختیار چونک پڑا۔

" کیا کوئی بے پردہ گفتگو کی جانی ہے"...... عمران نے کہا۔

" ہاں، ایسے ہی سمجھ لو"...... ڈاکٹر رضوی نے انتہائی سنجیدہ لہجے میں کہا۔

" کیا اس براؤن پاؤڈر کے سلسلے میں بات ہونی ہے"...... عمران نے کہا۔

" ہاں"...... ڈاکٹر رضوی نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

" آپ یہاں کے کلبوں سے تو واقف نہیں ہوں گے اس لئے میں خود وہیں آ رہا ہوں اور میں آپ کو ساتھ لے جا کر کہیں بیٹھ جاؤں گا"...... عمران نے کہا۔

" اگر تم خود آ رہے ہو تو پھر یہاں نواب ہاؤس میں بھی علیحدہ جگہ موجود ہے۔یہاں بیٹھ جائیں گے"...... ڈاکٹر رضوی نے کہا۔

" ٹھیک ہے، میں آ رہا ہوں"...... عمران نے کہا اور رسیور رکھ

دیا۔ بلیک زیرو کسی ذاتی کام کی وجہ سے کہیں گیا ہوا تھا۔ اس لئے عمران خفیہ راستے سے باہر آیا اور تھوڑی دیر بعد اس کی کار تیزی سے ایئرویز کالونی کی طرف بڑھی چلی جا رہی تھی۔ جہاں ڈاکٹر خورشید رضوی کی اپنے دوست نواب اسرار احمد خان کے ہاں رہائش تھی۔ نواب ہاؤس پہنچ کر جیسے ہی اس نے اپنے بارے میں اطلاع دی تو ڈاکٹر رضوی خود پورچ میں اس کے استقبال کے لئے پہنچ گئے اور پھر وہ انہیں ساتھ لے کر کوٹھی کے ایک علیحدہ حصے میں گئے جو شاید گیسٹ ہاؤس کے انداز میں بنایا گیا تھا۔یہاں صرف ایک ملازم تھا۔

" مشروب لے آؤ"...... ڈاکٹر رضوی نے ملازم سے کہا اور خود وہ عمران کے ساتھ ایک کمرے میں آ کر صوفے پر بیٹھ گئے۔

" آپ کچھ زیادہ ہی پراسرار بن رہے ہیں ڈاکٹر صاحب"۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

" جو پاؤڈر تم نے مجھے لا کر دیا تھا اس کی وجہ سے ایسا ہو رہا ہے"...... ڈاکٹر رضوی نے مسکراتے ہوئے کہا۔ تھوڑی دیر بعد ملازم نے مشروبات لا کر دیئے تو ڈاکٹر رضوی نے ملازم کو باہر جانے کا کہہ دیا۔

" عمران بیٹے، جو پاؤڈر تم نے لا کر دیا ہے میں نے اس کا تجزیہ کرایا ہے۔ گو سرسری تجزیہ یہ ہے کہ یہ واقعی پوٹیشیم سائنائیڈ پر مبنی معلوم ہوتا ہے لیکن جب میں نے اپنے دوست کی لیبارٹری میں اس کا ہارڈ تجزیہ کیا تو ایک ایسی بات سامنے آئی ہے جو واقعی انتہائی خوفناک

ہے۔ یہ دھات جس کا یہ پاؤڈر ہے غیر ارضی یا دوسرے لفظوں میں کائنات کے کسی اور سیارے کی دھات لگتی ہے جو شاید کسی شہاب ثاقب کے ساتھ وادی گارگن میں پہنچی ہو۔ کیونکہ پوری دنیا میں دریافت شدہ دھاتوں میں سے یہ کسی بھی ٹائپ کی دھاتوں میں نہیں آتی"۔ ڈاکٹر رضوی نے کہا تو عمران کے چہرے پر حیرت کے تاثرات ابھر آئے۔

"لیکن کارمن والوں کو اس کے بارے میں کیسے معلوم ہو گیا"...... عمران نے کہا۔

"اس دھات کو معدنیات کو تلاش کرنے والے خصوصی سیٹلائٹ کے ذریعے ہی ٹریس کیا گیا ہوگا۔ اس کے علاوہ اور کوئی صورت نہیں ہے اور یہ سیٹلائٹ ایکریمیا کا تو ہے لیکن کارمن کے پاس ایسا سیٹلائٹ نہیں ہے اس لئے یقیناً اسے ٹریس ایکریمیا نے کیا ہوگا لیکن یہ دوسری بات ہے کہ اسے یہاں سے نکالنے کے لئے کارمن کی کسی پارٹی کو ہائر کیا گیا ہو یا اس کی کوئی دوسری وجہ ہو۔ بہرحال میں ذاتی طور پر جانتا ہوں کہ کارمن کے پاس ایسی دھات کو ٹریس کرنے کا کوئی سیٹلائٹ نہیں ہے"...... ڈاکٹر رضوی نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"اس کی کیا خصوصیت ہے جس کی وجہ سے آپ پریشان ہیں"...... عمران نے کہا۔

"زمین پر ایک خاص وائرس ہے جسے بیلیس ٹرنجنس یا کوڈ نام بی

ٹی کہا جاتا ہے۔ یہ ایسا وائرس ہے جو ذاتی طور پر ہر وقت انتہائی قاتل زہر پیدا کرتا رہتا ہے اور آج کل جدید زراعت میں اس بی ٹی کو فصلات کے لئے ضرر رساں کیڑوں کے خلاف استعمال کیا جا رہا ہے یعنی بی ٹی کے ذریعے ایسا زہریلا بیج تیار کیا جا رہا ہے کہ اس بیج کی فصل پر کوئی ضرر رساں کیڑا حملہ ہی نہیں کر سکتا۔ اسے بی ٹی سیڈ کہا جاتا ہے اور دنیا کے ترقی یافتہ ممالک کی بے شمار کمپنیاں بی ٹی سیڈ تیار کر رہی ہیں اور ماہرین زراعت کا خیال ہے کہ آئندہ آنے والے دور میں دنیا میں بی ٹی سیڈز کے علاوہ اور کوئی سیڈ باقی نہیں رہے گا"۔ ڈاکٹر رضوی نے کہا تو عمران کے چہرے پر حیرت کے تاثرات ابھر آئے۔

"ڈاکٹر صاحب، آپ ماہر معدنیات سے زیادہ ماہر زراعت لگتے ہیں"...... عمران نے حیرت بھرے لہجے میں کہا تو ڈاکٹر رضوی بے اختیار ہنس پڑے۔

"میں نے ایک بار گریٹ لینڈ کے ایک اخبار میں بی ٹی سیڈ پر ایک مضمون پڑھا تھا۔ خاصا تحقیقاتی مضمون تھا۔ مجھے چونکہ پاکیشیائی ہونے کی وجہ سے زراعت سے خصوصی دلچسپی ہے اس لئے مجھے اس میں دلچسپی پیدا ہو گئی۔ اس مضمون میں اس بی ٹی وائرس کے بارے میں تفصیل بتائی گئی تھی۔ اس لئے وہ میرے ذہن میں رہ گیا تھا۔ اب جب میں نے اس پاؤڈر کا خصوصی ہارڈ تجزیہ کیا تو یہ بات سامنے آئی کہ اس دھات کے ہر ذرے میں ایسا قدرتی عمل موجود ہے کہ یہ مسلسل انتہائی قاتل زہر پیدا کرتا رہتا ہے اور یہ زہر اس قدر

خطرناک ہے کہ یہ ہوا میں ملتا رہتا ہے۔ اگر اس زہر کی خاص مقدار کو کھلے عام کسی کمرے میں رکھ دیا جائے تو چند گھنٹوں کے بعد اس کمرے کی ہوا اس قدر زہریلی ہو سکتی ہے کہ وہاں داخل ہونے والا آدمی ہلاک ہو سکتا ہے۔ اس سے مجھے خیال آیا کہ کہیں اس دھات سے کارمن یا ایکریمیا کوئی ایسا کیمیاوی ہتھیار تو نہیں تیار کرنا چاہتا کہ جسے فائر کرنے کے بعد یہ زہر اور زیادہ طاقت کے ساتھ پیدا ہوتا اور پھیلتا چلا جائے اور پھر پورا ملک ہی تباہ ہو جائے"...... ڈاکٹر رضوی نے جواب دیا تو عمران کے چہرے پر حیرت کے تاثرات ابھر آئے۔

"وہ جرثومہ یا وائرس بی ٹی تو یقیناً جاندار ہوگا اور قدرتی طور پر وہ زہر پیدا کرتا رہتا ہوگا جیسے شہد کی مکھیاں شہد پیدا کرتی ہیں لیکن یہ تو دھات ہے غیر جاندار ہے۔ یہ کیسے مزید زہر پیدا کر سکتی ہے"۔ عمران نے انتہائی حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"یہی تو اس میں غیر روایتی بات ہے۔ یہ واقعی اس جاندار جرثومے بی ٹی کی طرح مسلسل زہر پیدا کرتی رہتی ہے۔ اس لئے میں نے اس دھات کا نام اپنے طور پر بی ٹی منرل یا بی ٹی ایم رکھا ہے اور میں چاہتا ہوں کہ تم یہ جار مجھے دے دو تاکہ میں گریٹ لینڈ جا کر اس کا مزید گہرائی میں تجزیہ کر سکوں"...... ڈاکٹر رضوی نے کہا۔

"لیکن اس کا آپ کے پاس ہونا خطرناک نہیں ہوگا"...... عمران نے کہا۔

"نہیں، جب تک یہ کھلی ہوا میں نہ ہو اس میں زہر پیدا نہیں

ہوگا۔ میں نے چیک کر لیا ہے"...... ڈاکٹر رضوی نے کہا۔

"تو پھر ایسا ہے کہ آپ اس کی آدھی مقدار خود رکھ لیں اور آدھی مجھے دے دیں تاکہ میں بھی اس سلسلے میں مزید کام کرا سکوں"۔ عمران نے جواب دیا۔

"میرے لئے یہی بہت کافی ہے اور میں اس کے لئے تمہارا انتہائی شکر گزار ہوں۔ مجھے یقین ہے کہ جب میرا اس پر تحقیقاتی مقالہ دنیا کے سامنے آیا تو یہ میرا نام ہمیشہ کے لئے روشن کر دے گا"...... ڈاکٹر رضوی نے انتہائی مسرت بھرے لہجے میں کہا۔

"ڈاکٹر صاحب، جو لوگ اس دھات کو اس پراسرار انداز میں لے گئے ہیں انہیں اگر یہ معلوم ہو گیا کہ آپ اس پر مزید ریسرچ کر رہے ہیں تو وہ یقیناً آپ کو ہلاک کر دیں گے اور اگر واقعی ایسا ہے کہ ایکریمیا یا کارمن اس پر کوئی کیمیاوی ہتھیار تیار کر رہے ہیں تو پھر وہ یہ بات برداشت نہیں کریں گے کہ آپ اس پر ریسرچ کریں۔ اس لئے میرا خیال ہے کہ آپ اس پر جو تحقیقات کریں انتہائی رازداری سے کریں اور اسے انتہائی خفیہ بھی رکھیں"...... عمران نے کہا۔

"اوہ، واقعی اس پہلو کی طرف تو میرا خیال ہی نہیں گیا تھا۔ ٹھیک ہے میں محتاط رہوں گا۔ تم بیٹھو میں جار لے آتا ہوں"...... ڈاکٹر رضوی نے کہا اور اٹھ کر کمرے سے باہر چلے گئے۔ عمران کی پیشانی پر شکنیں ابھر آئیں۔ اس کے ذہن کے مطابق معاملات خاصے پیچیدہ ہوتے چلے جا رہے تھے۔ ویسے ڈاکٹر رضوی کا یہ آئیڈیا اس کے ذہن

کے مطابق درست تھا کہ بی ٹی ایم کو یقیناً کسی خاص کیمیاوی ہتھیار کی تیاری کے لئے یہاں سے اس پراسرار انداز میں سمگل کرایا گیا ہے لیکن اب عمران سوچ رہا تھا کہ اس سے پاکیشیا کو کوئی خطرہ لاحق ہو سکتا ہے یا نہیں۔ کیونکہ اگر یہ ہتھیار ایکریمیا یا کارمن تیار کرتا ہے تو ظاہر ہے اس سے پاکیشیا کو کوئی خطرہ نہیں اور پاکیشیا کیمیاوی ہتھیاروں کی تیاری کے ویسے ہی خلاف تھا۔ تھوڑی دیر بعد ڈاکٹر رضوی واپس آئے تو جار ان کے ہاتھ میں تھا جو عمران نے انہیں لا کر دیا تھا البتہ اس میں براؤن پاؤڈر کی مقدار اب پہلے سے کافی کم ہو گئی تھی۔

"آدھا میں نے رکھ لیا ہے"...... ڈاکٹر رضوی نے کہا۔

"ٹھیک ہے۔ اب مجھے اجازت دیں اور ہاں، میری بات کا ضرور خیال رکھیں"...... عمران نے اٹھتے ہوئے کہا۔

"بے فکر رہو۔ میں خاص طور پر اس بات کا خیال رکھوں گا"۔ ڈاکٹر رضوی نے کہا اور پھر وہ عمران کو کار تک چھوڑنے آئے۔

"اب آپ کب واپس جا رہے ہیں"...... عمران نے کہا۔

"دو روز بعد میری فلائٹ ہے"...... ڈاکٹر رضوی نے جواب دیا۔

"وہاں آپ سے رابطہ کرنا ہو تو"...... عمران نے کہا تو ڈاکٹر رضوی نے اسے اپنے پرس میں سے ایک کارڈ نکال کر دے دیا اور عمران نے ان کا شکریہ ادا کیا اور تھوڑی دیر بعد اس کی کار ایک بار پھر دانش منزل کی طرف بڑھی چلی جا رہی تھی۔

"عمران صاحب آپ اور اس وقت"...... عمران کے آپریشن روم میں داخل ہوتے ہی بلیک زیرو نے اٹھ کر کھڑے ہوتے ہوئے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"کیوں، کیا رات کو یہاں آنا منع ہے"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"میں تو اس لئے کہہ رہا تھا کہ یہ وقت تو آپ کی آوارہ گردی کرنے کا ہے"...... بلیک زیرو نے کہا تو عمران بے اختیار ہنس پڑا۔

"وہ سرخ جلد والی ڈائری مجھے دو"...... عمران نے کہا تو بلیک زیرو نے اثبات میں سر ہلاتے ہوئے میز کی سب سے نچلی دراز میں سے سرخ جلد والی ضخیم ڈائری نکالی اور اسے عمران کے سامنے میز پر رکھ دیا۔ عمران نے ڈائری اٹھائی اور اسے کھول کر تیزی سے ورق پلٹنے شروع کر دیئے۔ کافی دیر تک وہ ڈائری کو دیکھتا رہا۔ پھر اس نے ایک صفحے کو غور سے دیکھا اور پھر ڈائری بند کر کے اس نے میز پر رکھی اور فون کا رسیور اٹھا کر نمبر ڈائل کرنے شروع کر دیئے۔

"انکوائری پلیز"...... رابطہ قائم ہوتے ہی ایک نسوانی آواز سنائی دی۔

"کارمن دارالحکومت کا رابطہ نمبر دیں"...... عمران نے کہا تو چند لمحوں کی خاموشی کے بعد نمبر بتا دیا گیا۔ عمران نے کریڈل دبایا اور ٹون آنے پر اس نے نمبر ڈائل کرنے شروع کر دیئے۔

"انکوائری پلیز"...... ایک اور نسوانی آواز سنائی دی لیکن لہجہ اور

زبان کارمن تھی۔

"وولف ہاؤس کا نمبر دیں"...... عمران نے کہا تو دوسری طرف سے نمبر بتا دیا گیا۔ عمران نے کریڈل دبایا اور پھر ٹون آنے پر اس نے ایک بار پھر نمبر ڈائل کرنے شروع کر دیئے۔

"وولف ہاؤس"...... رابطہ قائم ہوتے ہی ایک مردانہ آواز سنائی دی لیکن لہجہ اور آواز بے حد مؤدبانہ تھی۔

"وولف سے بات کراؤ۔ میں پاکیشیا سے علی عمران بول رہا ہوں"...... عمران نے کہا۔

"پاکیشیا سے۔ اوہ اچھا، ہولڈ کریں"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"ہیلو"...... چند لمحوں بعد ایک بھاری سی آواز سنائی دی۔

"علی عمران ایم ایس سی۔ ڈی ایس سی (آکسن) بول رہا ہوں پاکیشیا سے"...... عمران نے اپنے مخصوص لہجے میں کہا۔

"یعنی اتنا طویل عرصہ گزر جانے کے باوجود اب بھی وہیں ہو جہاں پہلے تھے۔ ورنہ میرا تو خیال تھا کہ اب تک تم نے اتنی ڈگریاں بہرحال حاصل کر لی ہوں گی کہ دوروز تک ڈگریوں کی گردان ہی ختم نہ ہو گی"...... دوسری طرف سے ہنستے ہوئے اور خاصے بے تکلفانہ لہجے میں کہا گیا۔

"میں نے آپ کے ڈر کے مارے مزید ڈگریاں نہیں گنوائیں کیونکہ کارمن کے وولف اب پڑھے لکھوں کو زیادہ شکار کرنے لگ

گئے ہیں"...... عمران نے مسکراتے ہوئے جواب دیا۔

"اب کہاں رہ گیا شکار۔ اب وہ وقت ہی نہیں رہے۔ بہرحال بتاؤ، کوئی خاص بات کہ تین چار سال بعد رابطہ کیا ہے تم نے"۔ دوسری طرف سے بڑے حسرت بھرے لہجے میں اور ایک طویل سانس لیتے ہوئے کہا گیا۔

"ارے ارے، کیا مطلب۔ یہ اتنا طویل سانس کیوں لیا ہے تم نے"...... عمران نے چونک کر کہا۔

"ڈیسی گذشتہ سال ہلاک ہو گئی ہے"...... دوسری طرف سے کہا گیا تو عمران چونک پڑا۔

"اوہ، اوہ ویری سیڈ۔ کیا ہوا تھا"...... عمران نے قدرے افسردہ لہجے میں کہا۔

"وہی کار ایکسیڈنٹ۔ تمہیں معلوم تو ہے کہ وہ کس قدر تیز رفتاری سے کار چلانے کی عادی تھی۔ اس لئے تو کہہ رہا ہوں کہ اب کہاں رہ گیا ہے شکار۔ ورنہ ڈیسی تو ہر وقت مجھ پر اسی شکار کی وجہ سے غراتی رہتی تھی اور مجھے اس کی اس غراہٹ میں لطف آتا تھا"۔ وولف نے افسردہ سے لہجے میں کہا۔

"مجھے ڈیسی کی موت پر ذاتی طور پر بے حد افسوس ہے وولف۔ مجھے معلوم ہے کہ وہ تم سے مشرقی انداز کی محبت کرتی تھی اور میں اکثر دوستوں کو اس کی مثال دیا کرتا تھا۔ بہرحال مقدرات اٹل ہوتے ہیں"...... عمران نے کہا۔

"ہاں، بہر حال تم بتاؤ۔ کیا کوئی خاص مسئلہ ہے"...... وولف نے کہا۔

"ہاں، میں تمہیں پس منظر بتا دیتا ہوں۔ پاکیشیا میں شوگران کی سرحد کے قریب ایک انتہائی حسین وادی گارگن ہے۔ کارمن کی ایجنسی آئی فائیڈز کے معروف ایجنٹ مارک کو وہاں دیکھا گیا تو میں چونک پڑا۔ مارک واپس جا چکا ہے۔ میں نے کارمن سے معلومات حاصل کیں تو اس مارک کے بارے میں معلوم ہوا کہ ان دنوں اس کا تعلق آئی فائیڈز سے ہے اور مارک چار ماہ پہلے پاکیشیا گیا تھا اور ایک ماہ پہلے اس کی واپسی ہو گئی ہے اور اس نے کوئی خاص چیز وہاں کے کسی مقامی سمگلر گروپ کے ذریعے کارمن سمگل کرائی ہے اور وہ اپنا کام مکمل کر کے آیا ہے۔ جس پر میں نے وہاں وادی گارگن میں معلومات حاصل کیں تو پتہ چلا کہ مارک کے ساتھ چند اور بھی کارمن نژاد لوگ تھے اور وہاں وہ کافی طویل عرصہ تک رہے۔ اس سمگلر گروپ کے لیڈر کے بارے میں معلوم ہو گیا جو پاکیشیا دارالحکومت کے ایک کلب کا مالک اور مینجر ہے۔ میں نے اسے گھیرا تو اس نے بتایا کہ مارک نے اس کے ذریعے دو باکس کارمن سمگل کرائے ہیں جن میں کسی نامعلوم دھات کا پاؤڈر تھا اور اس آدمی نے ایک باکس میں سے تھوڑا سا پاؤڈر علیحدہ کر لیا تھا۔ اس کا خیال تھا کہ یہ منشیات کی کوئی نئی قسم ہے لیکن لیبارٹری تجزیہ سے معلوم ہوا کہ یہ کوئی دھات ہے۔ بہر حال میں نے اس سے وہ پاؤڈر حاصل کر لیا اور پھر میں نے

اپنے طور پر اس کا تجزیہ کرایا تو معلوم ہوا کہ یہ کوئی غیر ارضی دھات ہے جو کسی شہاب ثاقب کے ساتھ وادی گارگن میں پہنچی ہو گی اور اس کا علم بھی معدنیات کو ٹریس کرنے والے خصوصی سیٹلائٹ کے ذریعے ہی ہو سکتا ہے۔ یہ سیٹلائٹ ایکریمیا کا تو ہے لیکن کارمن کے پاس ایسا کوئی سیٹلائٹ نہیں ہے۔ اس لئے یہ خیال کیا گیا کہ شاید ایکریمیا نے روسیاہی ایجنٹوں سے بچنے کے لئے کارمن ایجنٹوں کو آگے کیا ہو گا۔ ایک آدمی اسٹیفن کا بھی اس کلب کے مینجر سے پتہ چلا ہے کیونکہ اس مینجر کا رابطہ کارمن میں اس اسٹیفن سے تھا اور اس نے اسے مارک کے لئے ہائر کیا تھا۔ اس پاؤڈر کے تجزیہ سے یہ بات سامنے آئی ہے کہ اس سے انتہائی خوفناک کیمیائی ہتھیار بھی تیار کیا جا سکتا ہے۔ میں نے تمہیں کال اس لئے کیا ہے کہ اسٹیفن تو مجھے صرف رابطہ کرانے والا ہی محسوس ہوتا ہے۔ وہ مجھے کچھ نہ بتا سکے گا جبکہ تمہارے تعلقات ایسے حلقوں سے ہیں کہ تم اس معاملے میں زیادہ بہتر معلومات حاصل کر سکتے ہو۔ اگر تو واقعی یہ ہتھیار کارمن تیار کر رہا ہے تو پھر ہمیں اس سے کوئی فرق نہیں پڑتا اور اگر یہ ہتھیار ایکریمیا تیار کر رہا ہے تب بھی کوئی فرق نہیں پڑتا لیکن مجھے ذاتی طور پر خدشہ صرف اتنا ہے کہ کہیں یہ ہتھیار اسرائیل کے حوالے نہ کر دیا جائے کیونکہ اسرائیل اسے اگر پاکیشیا کے خلاف نہ بھی مگر کسی بھی مسلم ملک کے خلاف استعمال کر سکتا ہے"...... عمران نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

"تم اب چاہتے کیا ہو"........ وولف نے کہا۔

"میں معلوم کرنا چاہتا ہوں کہ اس دھات کا اس پراسرار انداز میں پاکیشیا سے سمگل کرائے جانے کا پس منظر کیا ہے"........ عمران نے کہا۔

"میں نے تو یہ سنا ہے کہ مارک ہلاک ہو چکا ہے۔ وہ کوئی خصوصی ساخت کا ٹرانسمیٹر پھٹنے سے ہلاک ہوا ہے اور اسٹیفن کا تعلق بھی آئی فائیڈز سے ہے اور اب تمہاری بات سن کر مجھے یقین ہے کہ مارک کو تمہاری وجہ سے ہلاک کر دیا گیا ہوگا۔ انہیں کسی طرح یہ اطلاع مل گئی ہوگی کہ تم نے مارک کو ٹریس کر لیا ہے۔ وہ لوگ نہیں چاہتے ہوں گے کہ تم مارک کے ذریعے اصل آدمیوں تک پہنچ جاؤ۔ اس لئے تمہارا راستہ روکنے کے لئے انہوں نے مارک کو ہلاک کر دیا اور اس بات سے یہ بات بھی سامنے آتی ہے کہ لامحالہ اس کا کوئی خصوصی پس منظر ہے ورنہ وہ اتنا بڑا اقدام نہ کرتے۔ بہرحال تم دو گھنٹوں بعد مجھے دوبارہ فون کرنا۔ میں تمہیں اس بارے میں تفصیل بتا دوں گا"........ وولف نے کہا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا تو عمران نے رسیور رکھ دیا۔

"عمران صاحب، کارمن میں تو اس وقت رات نہیں ہوگی"۔ بلیک زیرو نے کہا۔

"ترقی یافتہ ملکوں میں اب رات دن کی تمیز ہی ختم ہو چکی ہے۔ بہرحال وقت کا فرق تو ہے لیکن وولف کی یہ بات واقعی پریشان کن

ہے کہ صرف میرے بارے میں معلوم ہونے پر انہوں نے مارک کو ہلاک کر دیا ہے"........ عمران نے انتہائی سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"لیکن یہ اصل چکر کیا ہے۔ آپ نے بتایا تھا کہ آپ ایک بڑے ماہر معدنیات سے ملنے والے ہیں۔ پھر آگے کیا ہوا تھا"........ بلیک زیرو نے کہا تو عمران نے اسے ڈاکٹر رضوی سے ہونے والی تمام بات چیت بتا دی۔

"لیکن پاکیشیا کو واقعی اس کیمیائی ہتھیار سے کیا فرق پڑ سکتا ہے۔ کارمن سے ہمارا کوئی ٹکراؤ نہیں ہے اور نہ ہی ایکریمیا سے ہے۔ ویسے بھی ان ممالک کے پاس تو نجانے کیسے کیسے کیمیائی ہتھیار ہوں گے۔ پھر آپ سے وہ اتنے خوفزدہ کیوں ہیں"........ بلیک زیرو نے کہا۔

"دیکھو وولف کیا بتاتا ہے"........ عمران نے کہا۔

"کیا وہ اس قدر باخبر ہے کہ دو گھنٹوں میں سب کچھ معلوم کر لے گا۔ وہ سب کچھ جسے چھپانے کے لئے انہوں نے اپنے ایجنٹ کو ہلاک کر دیا"........ بلیک زیرو نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"وہ انتہائی باخبر آدمی ہے اور خاص طور پر سرکاری ایجنسیوں کے سلسلے میں وہ بہت کچھ جانتا ہے اور معلوم بھی کر سکتا ہے"۔ عمران نے کہا تو بلیک زیرو نے اثبات میں سر ہلا دیا۔ پھر تقریباً ڈھائی گھنٹوں کے بعد عمران نے دوبارہ رابطہ کیا۔

"عمران صاحب، بڑے عجیب معاملات سامنے آئے ہیں"۔ وولف نے کہا تو عمران کے ساتھ ساتھ سامنے بیٹھا ہوا بلیک زیرو بھی چونک

پڑا۔

" کیسے معاملات "........ عمران نے چونک کر پوچھا۔

" جو دھات پاکیشیا سے سمگل ہو کر آئی ہے وہ یہاں سے ایکریمیا بھجوائی گئی ہے اور ایکریمیا سے وہ براہ راست اسرائیل بھجوا دی گئی ہے اور دوسری بات یہ کہ اس دھات سے ہتھیار نہیں بنایا جا رہا بلکہ وہ اسے کسی اور مقصد کے لئے استعمال کر رہے ہیں اور یہ استعمال بھی مسلم ممالک کے خلاف ہی ہے۔ لیکن اس کی تفصیلات کسی کو بھی نہیں معلوم البتہ کارمن کے حکام سے زیادہ کارمن میں موجود اسرائیلی ایجنٹوں کو آپ کے بارے میں زیادہ فکر ہے۔ یہاں اسرائیل کی ایک خصوصی ایجنسی موجود ہے جس کا نام ریڈلائٹ ہے۔ اس کا سربراہ براؤن ہے اور براؤن کا اسسٹنٹ اسٹارم ہے۔ یہ دونوں کارمن نژاد ہی ہیں لیکن یہودی ہونے کی وجہ سے اسرائیل کے ایجنٹ ہیں۔ ان دونوں کو شدید خطرہ لاحق ہے کہ آپ یہاں آ سکتے ہیں۔ گو انہیں یقین ہے کہ آپ کو یہ معلوم نہیں ہو سکتا کہ مارک نے وہاں جا کر کیا کیا ہے۔ کسی ایف ایف کا ذکر بار بار درمیان میں آتا رہا ہے جو اس مارک نے پاکیشیا سے حاصل کی ہے اور ایف ایف ہی کارمن سے ایکریمیا اور ایکریمیا سے اسرائیل بھجوائی گئی ہے۔ آپ نے دھات کا ذکر کیا ہے اس لئے میرا خیال ہے کہ اس دھات کا نام یا کوڈ نام ہی ایف ایف ہو گا۔ بہرحال براؤن نے باقاعدہ پاکیشیا میں کسی گروپ کی خدمات حاصل کی ہوئی ہیں کہ اگر آپ کارمن آئیں تو اسے پیشگی

اطلاع مل سکے تاکہ وہ یہاں آپ کے خلاف محاذ آرائی کر سکیں"۔ وولف نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا اور جیسے جیسے وہ بتاتا جا رہا تھا عمران اور بلیک زیرو دونوں کے چہروں پر حیرت کے تاثرات پھیلتے چلے جا رہے تھے۔

" اتنی جلدی اتنی تفصیل کا علم تمہیں کیسے ہو گیا وولف"۔ عمران نے حیرت بھرے لہجے میں کہا تو دوسری طرف سے وولف بے اختیار ہنس پڑا۔

" اصل میں تم خوش قسمت ہو۔ تم نے مارک اور اسٹیفن کا حوالہ دیا تھا۔ مارک تو ہلاک ہو چکا ہے اس لئے میں نے اسٹیفن کے کارڈ کو استعمال کیا۔ اسٹیفن کے آدمیوں سے معلوم ہوا کہ اسٹارم ایجنٹ اور اسٹیفن کے درمیان بات چیت کے دوران تمہارا حوالہ بار بار آیا تو میں نے اسٹارم کے بارے میں معلومات حاصل کیں۔ وہاں سے پتہ چلا کہ براؤن بھی اس میں ملوث ہے اور براؤن کی پرسنل سیکرٹری اس کی راز دان بھی ہے اور ہماری ایجنٹ بھی ہے۔ اس لئے کچھ رقم دے کر یہ ساری معلومات مل گئیں البتہ ایف ایف کے ایکریمیا بھجوانے کا علم اسٹیفن کے ایک آدمی کے ذریعے ہو گیا اور پھر ایکریمیا سے رابطے کے بعد معلوم ہو گیا کہ ایف ایف کو اسرائیل بھجوایا گیا ہے۔ جس پر میں نے اسرائیل کے ایک خصوصی گروپ سے رابطہ کیا تو وہاں سے یہ اطلاع ملی کہ اس سے ہتھیار تو نہیں بنایا جا رہا بلکہ اس سے کوئی اور کام لیا جا رہا ہے۔ لیکن تفصیل کا علم نہیں ہو سکا"۔

وولف نے کہا۔

"اسرائیل کے کس گروپ نے تمہیں اطلاع مہیا کی ہے"۔ عمران نے کہا۔

"اسرائیلی دارالحکومت میں مخبری کا ایک مخصوص گروپ جسے کولڈ کوئین گروپ کہا جاتا ہے اس کی ہیڈ ایک ادھیڑ عمر عورت ماریا ہے۔ میڈم ماریا۔ اس میڈم ماریا نے یہ باتیں بتائی ہیں"۔ وولف نے کہا۔

"یہ میڈم ماریا وہی تو نہیں جو اسرائیل کے گرین ٹاپ کلب کی مالک اور مینجر ہے"...... عمران نے کہا۔

"ہاں، وہی ہے۔ کیا تم اسے جانتے ہو"...... وولف نے انتہائی حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"میں اسے کم جانتا ہوں جبکہ وہ مجھے زیادہ اچھی طرح جانتی ہے۔ بہرحال تمہارا شکریہ کہ تم نے انتہائی قیمتی معلومات اتنے کم وقت میں مہیا کر دی ہیں البتہ تم نے رقم خرچ کرنے کی بات کی ہے اس لئے بتاؤ کتنی رقم تمہارے اکاؤنٹ میں ٹرانسفر کرا دوں"...... عمران نے کہا۔

"یہ معمولی سی رقم ہے عمران۔ میرے لئے یہی اعزاز بہت ہے کہ تم نے مجھے اس قابل سمجھا ہے۔ بے حد شکریہ"...... وولف نے جواب دیا۔

"اوکے، شکریہ۔ گڈ بائی"...... عمران نے کہا اور کریڈل دبا کر

اس نے ایک بار پھر نمبر ڈائل کرنے شروع کر دیئے۔

"انکوائری پلیز"...... رابطہ قائم ہوتے ہی ایک نسوانی آواز سنائی دی لیکن بولنے والی کا لہجہ اور زبان مقامی تھی۔ اس سے بلیک زیرو سمجھ گیا کہ عمران نے مقامی انکوائری کے نمبر ڈائل کئے ہیں۔

"یہاں سے قبرص دارالحکومت کا رابطہ نمبر دیں"...... عمران نے کہا۔

"ہولڈ کریں۔ میں کمپیوٹر سے چیک کرتی ہوں"...... دوسری طرف سے کہا گیا اور پھر چند لمحوں کی خاموشی کے بعد انکوائری آپریٹر کی آواز سنائی دی۔

"ہیلو"...... انکوائری آپریٹر نے کہا۔

"یس"...... عمران نے کہا۔

"نمبر نوٹ کریں"...... دوسری طرف سے کہا گیا اور اس کے ساتھ ہی ایک نمبر بتا دیا گیا۔ عمران نے شکریہ ادا کر کے کریڈل دبایا اور پھر ٹون آنے پر اس نے نمبر ڈائل کرنے شروع کر دیئے۔

"انکوائری پلیز"...... رابطہ قائم ہوتے ہی ایک نسوانی آواز سنائی دی۔

"قبرص سے اسرائیلی دارالحکومت تل ابیب کا رابطہ نمبر دیں"...... عمران نے کہا تو دوسری طرف سے نمبر بتا دیا گیا تو عمران نے ایک بار پھر کریڈل دبایا اور پھر ٹون آنے پر اس نے ایک بار پھر مسلسل نمبر ڈائل کرنے شروع کر دیئے۔ بلیک زیرو اب سمجھ گیا تھا

کہ عمران قبرص کے ذریعے تل ابیب میں اس میڈم ماریا سے بات کرنا چاہتا ہے۔

" یس، انکوائری پلیز"....... رابطہ قائم ہوتے ہی ایک بار پھر نسوانی آواز سنائی دی۔

" گرین ٹاپ کلب کا نمبر دیں"....... عمران نے کہا اور دوسری طرف سے نمبر بتا دیا گیا اور عمران نے کریڈل دبا کر رابطہ ختم کیا اور پھر ٹون آنے پر ایک بار پھر طویل وقت تک نمبر ڈائل کرتا رہا۔

" گرین ٹاپ کلب"....... رابطہ قائم ہوتے ہی ایک نسوانی آواز سنائی دی۔

" نکوشیا سے پرنس بول رہا ہوں۔ میڈم ماریا سے بات کراؤ"....... عمران نے لہجہ بدل کر بات کرتے ہوئے کہا البتہ اس کا لہجہ اور آواز خالصتاً قبرصی تھی۔

"ہولڈ کریں"....... دوسری طرف سے کہا گیا۔

" ہیلو، ماریا بول رہی ہوں"....... چند لمحوں بعد ایک اور نسوانی آواز سنائی دی لیکن بولنے والی کا لہجہ خاصا کرخت تھا۔

" پرنس بول رہا ہوں میڈم ماریا۔ وہی پرنس جس سے مل کر تم ملکی وے پر سفر کرنا چاہتی تھیں لیکن جب میں نے تمہیں بتایا کہ اس ملکی وے کا ایک سرا براعظم ایشیا کے ایک ملک پاکیشیا سے جا ملتا ہے تو تم نے انکار کر دیا تھا"....... عمران نے خالصتاً قبرصی لہجے میں کہا۔

"ہاں، مجھے یاد آ گیا ہے تو پھر"....... دوسری طرف سے چند لمحوں کی خاموشی کے بعد کہا گیا۔

" میں نے اس لئے فون کیا ہے کہ اب اس کا سرا قبرص پہنچا دیا گیا ہے۔ تفصیل بھی بتائی جا سکتی ہے لیکن سپیشل ڈے ہونا ضروری ہے"....... عمران نے کہا تو بلیک زیرو مسکراتا رہا۔ کیونکہ اسے معلوم تھا کہ عمران اسرائیلی ایجنٹوں سے بچنے کے لئے یہ سب الٹ پھیر کر رہا ہے ورنہ پرنس آف ڈھمپ کا نام سنتے ہی وہ سب الرٹ ہو جاتے۔

" ٹھیک ہے اس ڈے کو روک لو۔ وہی سپیشل ڈے ہوگا"۔ دوسری طرف سے کہا گیا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا تو عمران نے بھی مسکراتے ہوئے کریڈل دبایا اور ایک بار پھر نمبر ڈائل کرنے شروع کر دیئے۔

" ماریا بول رہی ہوں"....... رابطہ قائم ہوتے ہی براہ راست ماریا کی آواز سنائی دی۔

" تم سے بات کرنے کے لئے مجھے اتنے نمبر گھمانے پڑتے ہیں کہ میری انگلی نمبر مل جانے کے باوجود ابھی تک گھوم رہی ہے لیکن کیا کروں تمہارا خوبصورت اور دلکش سراپا اور مترنم آواز سننے کے لئے اتنی قربانی تو بہرحال دینی ہی پڑتی ہے"....... عمران نے بڑے ٹھیٹھ عاشقانہ لہجے میں کہا۔

" اور میری آواز تمہیں اس وقت خوبصورت، دلکش، سریلی اور مترنم لگنا شروع ہوتی ہے جب تمہیں مجھ سے کوئی کام پڑ جاتا ہے۔

کیوں"....... ماریا نے اس بار مصنوعی طور پر غصیلے لہجے میں کہا۔

"واہ، غصیلے پن میں ترنم اور بڑھ جاتا ہے"....... عمران نے کہا تو اس بار دوسری طرف سے ماریا بے اختیار کھلکھلا کر ہنس پڑی۔

"عورتوں کو پاگل کر دینے کا فن آخر کس نے سکھایا ہے تمہیں۔ اگر میں ادھیڑ عمر ہونے کی بجائے نوجوان ہوتی تو تمہاری اس بات کے بعد اب تک نجانے کتنی بار تم پر نچھاور ہو چکی ہوتی"....... ماریہ نے ہنستے ہوئے کہا۔

"حسن اور مترنم آواز کی قدر میرے اندر قدرتی ہے۔ اگر تمہاری آواز واقعی مترنم نہ ہوتی تو پھر اب تک رسیور رکھا جا چکا ہوتا"۔ عمران نے کہا تو ماریا ایک بار پھر ہنس پڑی۔

"ٹھیک ہے۔ میں بھی تم پر نچھاور ہو گئی ہوں۔ بہرحال اب تم وہ کام بتاؤ جس کے لئے تم نے اتنے طویل فاصلے کی کال ملائی ہے"....... ماریا نے ہنستے ہوئے کہا۔

"کارمن کے وولف نے مجھے بتایا ہے کہ ایف ایف نامی دھات جو پاکیشیا سے سمگل ہو کر کارمن پہنچی اور کارمن سے ایکریمیا اور پھر وہاں سے اسرائیل پہنچ گئی۔ اس کے بارے میں تم نے اسے بتایا ہے کہ اسے کسی کیمیائی ہتھیار کی تیاری کی بجائے کسی اور مقصد کے لئے استعمال کیا جا رہا ہے۔ میں وہ مقصد جاننا چاہتا ہوں"....... عمران نے اس بار سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"اوہ، تو وولف تمہارے لئے معلومات حاصل کر رہا تھا۔ وہ مجھے

ویسے ہی بتا دیتا تو اسے بھاری رقم نہ خرچ کرنا پڑتی"....... ماریا نے کہا۔

"میں نے جب تمہارا نام سنا تو میں نے اس سے خصوصی طور پر پوچھا کہ اس نے کتنی رقم خرچ کی ہے تاکہ میں اسے دے دوں لیکن اس شریف آدمی نے باوجود کنجوس ہونے کے رقم لینے سے انکار کر دیا۔ بہرحال تم بے فکر رہو۔ گو مجھے معلوم ہے کہ تم یہودی نہیں ہو لیکن بہرحال اسرائیل میں تو رہتی ہو اس لئے بغیر معاوضے کے تم انگلی بھی نہ ہلاؤ گی"....... عمران نے کہا۔

"بکواس مت کیا کرو۔ میں نے پہلے کبھی تم سے کوئی رقم لی ہے جو اب لوں گی۔ میں اس وقت زندہ سلامت ہوں تو تمہاری وجہ سے ہوں ورنہ تو اب تک میری لاش کو کھانے والے کیڑوں کی بھی چوتھی نسل وجود میں آ چکی ہوتی"....... ماریا نے غصیلے لہجے میں کہا تو عمران بے اختیار ہنس پڑا۔

"واہ، کیا خوش قسمت کیڑے ہوتے وہ"....... عمران نے کہا تو اس بار دوسری طرف سے ماریا بے اختیار کھلکھلا کر ہنس پڑی۔

"تم جیسا ڈھیٹ آدمی میں نے نہیں دیکھا۔ بہرحال جو کچھ میں جانتی ہوں وہ بتا دیتی ہوں کیونکہ مجھے احساس ہے کہ تم بڑے طویل فاصلے سے کال کر رہے ہو"....... ماریا نے کہا۔

"اچھا تو تم واقعی کچھ جانتی ہو"....... عمران نے کہا تو ماریا ایک بار پھر ہنس پڑی۔

"ہاں، مجھے بس ایک اتفاق سے اس بارے میں علم ہو گیا تھا۔ ایکریمین حکام نے یہاں جس آدمی سے اس سلسلے میں رابطہ کیا تھا وہ میرا خاص آدمی تھا۔ اس نے مجھ سے اجازت مانگی کہ وہ ایک ہفتے کے لئے بحراوقیانوس میں واقع ملک رونالڈو جانا چاہتا ہے تو میں بے حد حیران ہوئی کیونکہ اس کا بظاہر رونالڈو سے کوئی تعلق نہ تھا۔ میرے پوچھنے پر اس نے بتایا کہ ایکریمین حکام نے اسرائیلی حکام کے ساتھ مل کر کوئی خصوصی دھات پاکیشیا سے سمگل کرائی ہے جس کا نام ایف ایف ہے اور اسرائیلی حکام نے اس کے ذمے لگایا ہے کہ وہ اس ایف ایف کو رونالڈو پہنچا دے کیونکہ وہاں کسی لیبارٹری میں اس دھات سے کوئی دوا تیار کی جانی ہے جس پر میں خاموش ہو گئی اور وہ آدمی چلا گیا۔ پھر اس کی واپسی لاش کی صورت میں ہوئی۔ پتہ چلا کہ وہ رونالڈو سے واپس قبرص پہنچا اور وہاں بس کے ایک حادثے میں اور لوگوں کے ساتھ ہلاک ہو گیا تھا۔ جس پر میں نے اپنے تجسس کے ہاتھوں اس حادثے کی تحقیقات کرائی کیونکہ میرے ذہن میں خدشہ پیدا ہوا تھا کہ کہیں اس دھات کو خفیہ رکھنے کے لئے اس کا خاتمہ تو نہیں کر دیا گیا لیکن تحقیقات سے پتہ چلا کہ میرا خدشہ بے کار تھا۔ بس واقعی حادثے کا شکار ہوئی تھی اور اس کے ساتھ ہی دس دوسرے افراد بھی ہلاک ہوئے تھے اور پندرہ کے قریب زخمی ہو گئے تھے"۔ ماریا نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"رونالڈو میں کہاں اس نے یہ دھات پہنچائی تھی"...... عمران

نے کہا۔

"میں نے نہ پوچھا اور نہ ہی پوچھنے کی کوشش کی کیونکہ مجھے اس میں کوئی دلچسپی تو نہیں تھی"...... ماریا نے جواب دیا۔

"اس کا نام کیا تھا اور اسرائیل میں وہ کس ایجنسی سے متعلق تھا"...... عمران نے کہا۔

"اس کا نام کلارک تھا اور اس کا تعلق اسرائیل کی وزارت سائنس سے تھا۔ وہ ڈپٹی سیکرٹری تھا"...... ماریا نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"اس کا حلیہ اور قد و قامت کی تفصیل بھی بتا دو"...... عمران نے پوچھا تو ماریا نے تفصیل بتا دی۔

"وہاں رونالڈو میں تمہارا کسی گروپ سے کوئی تعلق ہے"۔ عمران نے کہا۔

"اوہ نہیں، میں آج تک کبھی رونالڈو نہیں گئی اور نہ میرا کسی سے رابطہ ہے"...... ماریا نے جواب دیا۔

"کسی اور کا کوئی رابطہ ہو، کوئی ٹپ"...... عمران نے کہا۔

"نہیں سوری۔ مجھے واقعی کچھ نہیں معلوم"...... دوسری طرف سے کہا گیا تو عمران نے اس کا شکریہ ادا کر کے رسیور رکھ دیا۔

"عمران صاحب، یہ دھات کس قسم کی ادویات بنانے کے کام آ سکتی ہے جبکہ ڈاکٹر رضوی کے مطابق یہ تو مسلسل زہر پیدا کرنے والی دھات ہے"...... بلیک زیرو نے کہا۔

"ہو سکتا ہے کہ یہ زہر کسی خاص بیماری کا علاج ہو کیونکہ کہا تو

یہی جاتا ہے کہ زہر کا علاج زہر سے ہی ہوتا ہے لیکن ادویات کے لئے
اتنا لمبا چوڑا بکھیڑا حکومتیں نہیں کیا کرتیں اور پھر ہم سے انہیں اس
قدر خطرہ ہے کہ انہوں نے اپنا اہم ایجنٹ خود ہی ہلاک کر دیا ہے۔
اس سے تو یہی لگتا ہے کہ کوئی خوفناک ہتھیار ہی تیار کیا جا رہا ہے اور
یہ ہتھیار ایسا ہے جو پاکیشیا کو نقصان پہنچا سکتا ہے ورنہ وہ مجھ سے اس
قدر الرجک نہ ہوتے"...... عمران نے جواب دیا۔

"تو اب آپ رونالڈو رابطہ کریں گے۔ کیا ڈائری میں کوئی ریفرنس
نہیں ہے"...... بلیک زیرو نے کہا۔

"ارے ہاں، مجھے تو خیال ہی نہیں رہا"...... عمران نے چونک
کر کہا اور سامنے میز پر پڑی ہوئی ڈائری اٹھائی اور اس نے ایک بار پھر
اس کی ورق گردانی شروع کر دی۔ کافی دیر تک وہ اسے دیکھتا رہا۔ پھر
اس نے ایک صفحے کو غور سے دیکھا اور ڈائری بند کر کے اس نے واپس
میز پر رکھی اور رسیور اٹھا کر اس نے انکوائری کے نمبر ڈائل کر دیئے۔

"انکوائری پلیز"...... رابطہ قائم ہوتے ہی دوسری طرف سے
ایک نسوانی آواز سنائی دی۔

"یہاں سے جزیرہ رونالڈو کے دارالحکومت یورنو کا رابطہ نمبر
دیں"...... عمران نے کہا۔

"ہولڈ کریں"...... دوسری طرف سے کہا گیا اور اس کے ساتھ ہی
لائن پر خاموشی طاری ہو گئی تو عمران سمجھ گیا کہ انکوائری آپریٹر کمپیوٹر
کی مدد سے نمبر معلوم کرے گی کیونکہ یہ رابطہ زیادہ نہیں ہوتا تھا۔

"ہیلو سر"...... چند لمحوں بعد انکوائری آپریٹر کی مؤدبانہ آواز سنائی
دی۔

"یس"...... عمران نے کہا۔

"نمبر نوٹ کریں"...... انکوائری آپریٹر نے کہا اور اس کے ساتھ
ہی اس نے نمبر بتا دیئے۔ عمران نے اس کا شکریہ ادا کیا اور کریڈل دبا
دیا اور پھر ٹون آنے پر اس نے نمبر ڈائل کرنے شروع کر دیئے۔

"انکوائری پلیز"...... ایک اجنبی سی آواز سنائی دی۔

"ہنی مون کلب کا نمبر دیں"...... عمران نے کہا تو دوسری طرف
سے نمبر بتا دیا گیا۔ عمران نے رابطہ ختم کیا اور پھر ٹون آنے پر اس نے
ایک بار پھر نمبر ڈائل کرنے شروع کر دیئے۔

"ہنی مون کلب"...... رابطہ قائم ہوتے ہی ایک نسوانی آواز
سنائی دی۔

"راجر سے بات کرائیں۔ میں پاکیشیا سے پرنس آف ڈھمپ بول
رہا ہوں"...... عمران نے کہا۔

"اوہ اچھا۔ ہولڈ کریں"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"ہیلو، راجر بول رہا ہوں"...... تھوڑی دیر بعد ایک بھاری سی
آواز سنائی دی۔

"مسٹر راجر، میں پاکیشیا سے پرنس آف ڈھمپ بول رہا
ہوں"...... عمران نے کہا۔

"کون پرنس آف ڈھمپ۔ میں تو یہ نام ہی پہلی بار سن رہا

ہوں"...... راجر کے لہجے میں حیرت تھی۔

" ایکریمیا کے جیرنگٹن کا نام تو آپ نے سنا ہوا ہوگا"...... عمران نے کہا۔

" اوہ، راگٹ کلب والا جیرنگٹن یا کوئی اور"...... راجر نے چونک کر کہا۔

"ہاں وہی"...... عمران نے کہا۔

"ہاں، اسے تو میں اچھی طرح جانتا ہوں"...... راجر نے کہا۔

" آج سے چار سال قبل راگٹ کلب میں آپ سے میری ملاقات اس کے آفس میں ہوئی تھی اور آپ نے مجھ سے ڈھمپ کے بارے میں تفصیل معلوم کی تھی اور میں نے آپ کو ڈھمپ کے دورے کی باقاعدہ دعوت دی تھی اور آپ نے مجھے اپنا کارڈ دیا تھا جس پر آپ کے اس کلب کا نام اور پتہ وغیرہ درج تھا"...... عمران نے کہا۔

" چار سال قبل۔ ایک منٹ، اوہ۔ اوہ آپ وہی تو نہیں جو بے حد مزاحیہ باتیں کرتے تھے"...... یکلخت راجر نے چونک کر کہا۔

" اس کا مطلب ہے کہ اب آپ کی یادداشت واپس آ گئی ہے۔ جیسے بچوں کی کہانیوں کے مشہور کردار ٹارزن کی واپسی ہوتی ہے"...... عمران نے کہا تو راجر بے اختیار ہنس پڑا۔

" اوہ، اوہ مجھے یاد آگیا ہے۔ اوہ سوری پرنس، دراصل اتنے طویل عرصے تک آپ سے رابطہ نہ رہا تھا اس لئے میں بھول گیا تھا۔ آئی ایم سوری۔ اب مجھے یاد آگیا ہے۔ فرمایئے کیسے کال کی ہے"...... راجر

نے اس بار خاصے بے تکلفانہ لہجے میں کہا۔

" میں نے یہاں فون کا رسیور اٹھایا۔ یہاں کی انکوائری آپریٹر سے یورٹو کا رابطہ نمبر معلوم کیا۔ پھر یورٹو کی انکوائری آپریٹر سے ہنی مون کلب کا فون نمبر معلوم کیا تو اس نے قدرے تیزی سے نمبر بتایا کہ جیسے اس نے اپنا ہنی مون اس کلب میں گزارا ہو اور پھر اس نمبر پر فون کیا تو آپ سے رابطہ ہو گیا"...... عمران نے "کیسے فون کیا" کی تفصیل بتاتے ہوئے کہا تو راجر کافی دیر تک ہنستا رہا۔

" آپ ویسے ہی ہیں جیسے چار سال قبل تھے۔ آپ آ جائیں رونالڈو میری دعوت قبول کریں"...... راجر نے کہا۔

" لیکن میں اکیلا کیسے ہنی مون منا سکوں گا"...... عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا تو راجر ایک بار پھر انتہائی اونچی آواز میں کھلکھلا کر ہنس پڑا۔

" اس کا بھی بندوبست ہو جائے گا۔ آپ آئیں تو سہی"...... راجر نے ہنستے ہوئے کہا۔

" واہ، ویری گڈ۔ ویسے اسرائیل کی وزارت سائنس کا ڈپٹی سیکرٹری کلارک اسرائیل سے یہاں آیا تھا۔ اس کی تو لاش ہی واپس گئی تھی"...... عمران نے کہا۔

" کلارک۔ اسرائیل کی وزارت سائنس کا ڈپٹی سیکرٹری۔ وہ کون ہے۔ مجھے تو معلوم نہیں"...... راجر نے انتہائی حیرت بھرے لہجے میں کہا تو عمران سمجھ گیا کہ وہ واقعی اس کلارک کو نہیں جانتا۔

"کیا باقی اسرائیلی حکام کو تم جانتے ہو"........ عمران نے کہا۔

"نہیں۔ میرا اسرائیل سے کوئی تعلق نہیں ہے لیکن اصل مسئلہ کیا ہے۔ مجھے تفصیل سے بتاؤ"........ راجر نے کہا۔

"اسرائیل کی وزارت سائنس کا ڈپٹی سیکرٹری کلارک ایک غیر ارضی دھات کے دو بڑے بڑے باکس رونالڈو میں کسی لیبارٹری میں پہنچانے کے لئے آیا تھا لیکن جب وہ واپس گیا تو ایک بس ایکسیڈنٹ میں ہلاک ہو گیا۔ میں اس لیبارٹری کے بارے میں معلوم کرنا چاہتا ہوں"........ عمران نے کہا۔

"اوہ نہیں مسٹر پرنس سوری۔ میرا ان باتوں سے کبھی کوئی تعلق نہیں رہا۔ میں تو سیدھا سادہ کلب بزنس کرتا ہوں"........ راجر نے کہا۔

"اوکے، میں جلد ہی رونالڈو آؤں گا پھر ملاقات ہو گی تب تک گڈ بائی"........ عمران نے کہا اور رسیور رکھ دیا۔

"اب ایک کپ چائے تو پلوا دو"........ عمران نے کہا تو بلیک زیرو بے اختیار مسکرا دیا۔

"اس وقت رات گئے آپ نے چائے پی لی تو پھر نیند نہیں آئے گی"........ بلیک زیرو نے کہا۔

"ارے ہاں، واقعی۔ اوکے پھر اجازت"........ عمران نے اٹھتے ہوئے کہا۔

"کیا اب آپ رونالڈو جائیں گے"........ بلیک زیرو نے اٹھتے

ہوئے کہا۔

"ہاں، لیکن میرا خیال ہے کہ خود جانے کی بجائے ٹائیگر کو بھیج دوں۔ وہ وہاں معلومات حاصل کرے گا۔ اگر واقعی یہ دھات کسی خصوصی دوا میں استعمال ہو رہی ہے تو ٹھیک ہے ورنہ پھر جو رپورٹ ملے گی اس پر غور کر لیں گے"........ عمران نے کہا۔

"آپ اجازت دیں تو میں چلا جاؤں"........ بلیک زیرو نے کہا۔

"یہ معمولی سا کام ہے اور تم بہرحال چیف ہو"........ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا اور واپس مڑ گیا تو بلیک زیرو نے بے اختیار ہونٹ بھینچ لئے۔ ظاہر ہے عمران نے اس کی تجویز رد کر دی تھی۔ عمران بھی اس کے تاثرات پہچانتا تھا لیکن اس نے جان بوجھ کر اسے انکار کر دیا تھا کیونکہ معاملہ اسرائیل کا تھا اس لئے وہ اسے میدان میں لانا چاہتا تھا۔

اسرائیل کے صدر اپنے آفس میں موجود تھے کہ انٹرکام کی مترنم گھنٹی بج اٹھی اور انہوں نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا لیا۔

"یس"۔ صدر نے اپنے مخصوص لہجے میں کہا۔

"قومی سلامتی کے مشیر نکولس ملاقات چاہتے ہیں"....... دوسری طرف سے ان کے ملٹری سیکرٹری کی انتہائی مؤدبانہ آواز سنائی دی۔

"کس سلسلے میں"....... صدر نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"پاکیشیا کا کوئی مسئلہ ہے"....... دوسری طرف سے کہا گیا تو اسرائیل کے صدر محاورتاً نہیں بلکہ حقیقتاً اچھل پڑے۔ ان کے چہرے پر حیرت کے تاثرات ابھر آئے تھے۔

"پاکیشیا کا نام لیا ہے تم نے یا میں غلط سمجھا ہوں"۔ صدر نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"یس سر، پاکیشیا کا ہی انہوں نے نام لیا ہے"....... دوسری طرف

سے کہا گیا۔

"اوہ، فوراً بھجوائیں"....... صدر نے کہا اور جھٹکے سے رسیور رکھ دیا۔ چند لمحوں بعد دروازہ کھلا اور ایک ادھیڑ عمر آدمی جس نے براؤن رنگ کا سوٹ پہنا ہوا تھا اندر داخل ہوا۔ اس نے مؤدبانہ انداز میں سلام کیا۔

"بیٹھیں"....... صدر نے سلام کا جواب دے کر سرد لہجے میں کہا تو آنے والا سامنے صوفے پر بڑے مؤدبانہ انداز میں بیٹھ گیا۔

"پاکیشیا کا کیا سلسلہ ہے"....... صدر نے آگے جھکتے ہوئے کہا۔

"سر، پاکیشیا کے خلاف جس مشن پر کام ہو رہا ہے اس میں"۔ نکولس نے انتہائی مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

"کیا۔ کیا کہہ رہے ہیں آپ۔ پاکیشیا کے خلاف مشن پر کام ہو رہا ہے۔ کس مشن پر۔ مجھے تو کسی مشن کے بارے میں اب تک آگاہ نہیں کیا گیا"....... صدر نے اس کی بات کاٹتے ہوئے کہا۔

"جناب اسے بی ٹی مشن کا نام دیا گیا ہے اور جناب۔ کل اس کی فائل میں نے آپ کے مطالعہ کے لئے بھجوائی تھی"....... نکولس نے حیرت بھرے لہجے میں جواب دیا۔

"کل، اوہ اچھا۔ میں نے کل سے کوئی فائل نہیں دیکھی"۔ صدر نے کہا اور اس کے ساتھ ہی انٹرکام کا رسیور اٹھا کر انہوں نے پاکیشیا کے بارے میں فائل بھجوانے کا کہہ دیا۔ تھوڑی دیر بعد ایک سرخ رنگ کی فائل ان کے سامنے موجود تھی۔

"میں پہلے فائل دیکھ لوں۔ پھر آپ سے بات ہوگی"۔ صدر نے کہا۔

"یس سر"...... نکولس نے جواب دیا تو صدر نے فائل کھولی اور اسے پڑھنا شروع کر دیا۔ فائل میں دس بارہ کاغذ تھے اور صدر فائل کی تحریر اس انداز میں پڑھ رہے تھے جیسے اس کا ایک ایک لفظ زبانی یاد کر رہے ہوں۔ اس لئے فائل کے آخر تک پہنچنے میں انہیں ڈیڑھ گھنٹہ لگ گیا جبکہ اس دوران نکولس بے حس و حرکت خاموش بیٹھا رہا۔

"یہ سب کیا ہے۔ یہ کیسا منصوبہ ہے"...... صدر کے لہجے میں حیرت تھی۔

"جناب، یہ منصوبہ پاکیشیا کو مکمل طور پر تباہ و برباد کرنے کے لئے بنایا گیا ہے اور یہ ایسا منصوبہ ہے کہ پاکیشیا کو آخری لمحے تک علم نہ ہو سکے گا کہ اس کے ساتھ کیا ہو رہا ہے"...... نکولس نے کہا۔

"فائل میں تو یہ سب کچھ درج ہے لیکن کیسے۔ کیا صرف بی ٹی کاٹن سیڈ وہاں پہنچانے سے یہ سب کچھ ہو جائے گا جبکہ بی ٹی کاٹن سیڈ تو ان دنوں پوری دنیا میں تیار ہو رہا ہے بلکہ اس سے تو پاکیشیا کی معیشت کو الٹا فائدہ پہنچے گا"۔ صدر نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

"جناب یہ عام بی ٹی سیڈ نہیں ہوگا بلکہ ڈاکٹر بینکوایٹ کا تیار کردہ خصوصی بی ٹی سیڈ ہوگا"...... نکولس نے کہا۔

"آپ پلیز مجھے کھل کر تفصیل بتائیں"...... صدر نے قدرے خشمگیں لہجے میں کہا۔

"سر، ایکریمیا کے معدنیات کو ٹریس کرنے والے خصوصی سیٹلائٹ نے ایک غیر ارضی دھات کو پاکیشیا کی ایک وادی میں ٹریس کیا۔ جو معلومات حاصل کی گئیں ان کا تجزیہ کیا گیا تو حیران کن انکشاف ہوا کہ اس دھات کا ہر ذرا کھلی ہوا میں قدرتی طور پر مزید زہر پیدا کرتا رہتا ہے جو ہوا میں شامل ہو کر اسے آلودہ کرتا رہتا ہے اور یہ آلودگی انتہائی خطرناک ہوتی ہے اور اس آلودگی کو عام مشینری سے چیک نہیں کیا جا سکتا۔ کیونکہ یہ غیر ارضی آلودگی ہے۔ ایکریمین ماہرین نے اس سے کیمیائی ہتھیار بنانے کے بارے میں سوچ بچار کی لیکن ایسا ممکن نہ ہو سکا کیونکہ یہ آلودگی فوری طور پر کوئی نتیجہ نہیں نکال سکتی۔ اس کے لئے طویل عرصہ چاہئے۔ پھر ڈاکٹر بینکوایٹ کے نوٹس میں اس دھات کی خصوصیات آئیں تو انہوں نے اس سلسلے میں ایک حیرت انگیز منصوبہ تیار کیا۔ اس منصوبے کے تحت اس دھات کی مدد سے عام کاٹن بیج سے ایسا کاٹن بیج تیار کیا جا سکتا ہے جو بظاہر عام بی ٹی کاٹن سیڈ ہوگا لیکن خصوصیات کے لحاظ سے یہ انتہائی خطرناک ثابت ہوگا۔ یوں سمجھیں کہ یہ بیج اپنی جگہ ایک خوفناک کیمیائی بم کا کام کرے گا"...... نکولس نے کہا۔

"کیسے، تفصیل سے بات کریں"...... صدر نے تیز لہجے میں کہا۔

"جناب، عام بی ٹی کاٹن سیڈ سے صرف اتنا ہوتا ہے کہ سیڈ سے جو پودا اگتا ہے اس پر کیڑے حملہ نہیں کرتے اور فصل مکمل طور پر کیڑوں سے محفوظ ہو جاتی ہے۔ اس طرح اس پر زرعی ادویات کے

اخراجات نہیں آتے۔ لیکن اس پودے کے صرف تنے اور پتوں میں
زہر کے اثرات ہوتے ہیں لیکن وہ بھی کیڑوں سے ڈیفنس کی حد تک
لیکن اس کا پھل مکمل طور پر اس زہر سے محفوظ رہتا ہے۔ صرف فرق یہ
ہوتا ہے کہ اس بیج سے مزید بیج تیار نہیں کیا جا سکتا اور ہر بار بیج نئے
سرے سے اس کمپنی سے خریدا جاتا ہے لیکن اس دھات سے جسے ایف
ایف کا کوڈ نام دیا گیا ہے اس کی خصوصیات کے مطابق اس سے تیار
کردہ سیڈ سے جو پودا اگتا ہے وہ نہ صرف انتہائی زہریلا زہر پھیلاتا ہے
بلکہ اس کے پھل میں بھی قاتل زہر کے اثرات موجود ہوتے ہیں اور
جب تک اس پودے یا اس کے پھل کو مکمل طور پر تلف نہ کر دیا
جائے اس وقت تک اس میں موجود قاتل زہر ہوا میں خوفناک آلودگی
پھیلاتا رہتا ہے۔ پاکیشیا اسرائیل کا دشمن نمبر ایک ہے اور پھر ایف
ایف دھات پاکیشیا سے ہی دریافت ہوئی ہے اور ڈاکٹر بینکوایٹ کے
بارے میں آپ بھی جانتے ہیں کہ وہ مسلمانوں کے کس قدر مخالف
ہے۔ چنانچہ انہوں نے یہ منصوبہ پاکیشیا کی تباہی کے لئے ترتیب دیا
اور اس کا میڈیا کاٹن کو بنایا گیا کیونکہ کاٹن براہ راست خوراک کے
طور پر استعمال نہیں ہوتی۔ اس لئے جب تک اس کا پھل علیحدہ نہیں
کیا جائے گا اور اس کا یہ پودا ہوا میں زہر پھیلاتا رہے گا پھر اس کا پھل
علیحدہ کر کے اس پھل سے سوت بنایا جائے گا اور پھر اس سے لباس
تیار ہوں گے تو یہ سوت اور لباس بھی مسلسل آلودگی پھیلاتے رہیں
گے۔ اس کے ساتھ ساتھ یہ فصل چھ ماہ تک رہتی ہے۔ اس فصل

سے جو زہر چھ ماہ تک پھیلتا رہے گا اس سے ماحول میں انتہائی بگاڑ پیدا
ہو جائے گا۔ وہاں کے کسان دوست کیڑے مکوڑوں کی نسل تک ختم
ہو جائے گی اور کسان دشمن کیڑوں کو کھانے والے پرندوں کے
ساتھ ساتھ اور بے شمار پرندے بھی مر جائیں گے۔ فصلوں کو بچانے
کے لئے قدرتی نظام اور ماحول بگڑ جائے گا۔ اس سے ملک کا زرعی نظام
مکمل طور پر درہم برہم ہو کر رہ جائے گا۔ اس خوفناک زہر کی وجہ سے
زمین ہمیشہ کے لئے ناکارہ اور تباہ ہو جائے گی۔ ملک میں خوراک کا
مسئلہ پیدا ہو جائے گا اور ایسا خوفناک چکر شروع ہو جائے گا اور ایسی
ایسی بیماریاں پھوٹ پڑیں گی جن کو کوئی ڈاکٹر سمجھ ہی نہ سکے گا۔ اس
طرح ایک دو فصلوں کے بعد پاکیشیا کی تباہی کا آغاز ہو جائے گا اور
کسی کو معلوم تک نہ ہو سکے گا کہ یہ کیسے ہوا اور کس طرح ہوا۔
نکولس نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

"اوہ، اوہ ویری گڈ۔ یہ تو واقعی عجیب اور شاندار منصوبہ ہے۔ پھر
اب تک اس پر کیا ہوا ہے۔ یہ دھات کہاں ہے۔ کیا ابھی اسے پاکیشیا
سے حاصل کرنا ہے"...... صدر نے انتہائی دلچسپی لیتے ہوئے کہا۔
تفصیل سن کر ان کی آنکھوں میں چمک ابھر آئی تھی۔

"سر، یہ منصوبہ ڈاکٹر بینکوایٹ نے مجھ سے ڈسکس کیا تو مجھے یہ
بے حد پسند آیا۔ میں نے اسے کابینہ کے سامنے رکھا تو کابینہ نے بھی
اس کی حتمی منظوری دے دی اس کے بعد میں نے ایکریمین حکام سے
اس سلسلے میں مذاکرات کئے تو ایکریمین حکام نے بھی اس منصوبے

کی منظوری دے دی۔ اب مسئلہ تھا اس دھات کے حصول کا۔ لیکن ہم بھی براہ راست سامنے نہ آنا چاہتے تھے کیونکہ جہاں یہ دھات موجود تھی وہاں سے شوگران کی سرحد بالکل قریب ہے اور یقیناً شوگران یا روسیاہی ایجنسیوں کو علم ہو جاتا تو پورا منصوبہ ہی سبوتاژ ہو سکتا تھا۔ اس لئے ایکریمین حکام نے کارمن حکام سے بات کی اور پھر کارمن حکام نے اپنی سیکرٹ ایجنسی کے ایک غیر معروف ایجنٹ کو وہاں بھیجا اور اس نے وہاں سے یہ دھات حاصل کر کے ایک سمگلر گروپ کے ذریعے کارمن بھجوائی۔ کارمن سے یہ ایکریمیا پہنچی اور ایکریمیا سے یہ اسرائیل پہنچ گئی چونکہ یہ خصوصی لیبارٹری جس میں بی ٹی کاٹن سیڈ تیار ہوتا تھا رونالڈو میں ہے اس لئے وزارت سائنس کے ایک ڈپٹی سیکرٹری کے ذریعے یہاں سے اسے ڈاکٹر بینکوایٹ کے پاس بھجوا دیا گیا۔ دوسری طرف ایکریمیا کی ایک معروف کمپنی سے رابطہ کیا گیا۔ اس کمپنی کا نام گرین ایگری کمپنی ہے اس کا بی ٹی سیڈ پوری دنیا میں استعمال کیا جاتا ہے اور اس کے نتائج بے حد شاندار ہیں۔ اس کمپنی کے مینجنگ ڈائریکٹر کو کور کیا گیا۔ وہ یہودی ہے اس لئے گریٹ اسرائیل کے لئے وہ کام کرنے پر آمادہ ہو گیا۔ اس نے پاکیشیا کے سیکرٹری زراعت سے رابطہ کیا اور سیکرٹری زراعت کو انتہائی بھاری رقم رشوت دے کر اس نے اس سیکرٹری زراعت کے ذریعے یہ بات طے کرائی کہ آئندہ پورے پاکیشیا کے کاٹن ایریا میں اس کی کمپنی کا بی ٹی سیڈ استعمال کیا جائے گا۔ اس کے علاوہ اور کوئی کاٹن سیڈ استعمال

نہ کیا جائے گا۔ ہر قسم کے شک و شبہ سے بچنے کے لئے اسرائیل نے پاکیشیا میں ایک کاٹن فارم میں بی ٹی کاٹن سیڈ کا تجربہ کرانا ہے۔ اس سے جب اس کے نتائج سامنے آئیں گے تو پاکیشیا کے تمام زرعی ماہرین اور کاٹن کے کاشتکار خوش ہو جائیں گے کیونکہ وہ زرعی ادویات کے استعمال سے بچ جائیں گے اور اس سیڈ سے پیدا ہونے والی کاٹن کا ریشہ بھی لمبا ہو گا اور اس کا وزن بھی زیادہ ہو گا اور پھر اس کے بنولے اور کاٹن میں بھی زہر کا اثر نہیں ہو گا تو لامحالہ اسے پاکیشیا کے مستقبل کے لئے انتہائی نیک فال گردانا جائے گا۔ کیونکہ پاکیشیا بنیادی طور پر زرعی ملک ہے۔ اس کی تمام تر معیشت کا انحصار زراعت پر ہے اور خاص طور پر کاٹن ان کی کیش کراپ ہے لیکن اس کے بعد جب ایف ایف دھات سے آلودہ بی ٹی کاٹن سیڈ پورے پاکیشیا میں بو دیا جائے گا تو پھر اس کا ہر پودا ایک خوفناک کیمیائی بم بن جائے گا اور پھر یہ تباہی مستقل طور پر پھیلتی چلی جائے گی اور اس تباہی کو روکنا کسی کے بس میں نہیں رہے گا حتیٰ کہ پاکیشیا مستقل طور پر تباہ و برباد ہو جائے گا۔ اس کے اٹھارہ کروڑ عوام ناقابل علاج اور انتہائی خوفناک بیماریوں میں مبتلا ہو کر ایڑیاں رگڑ رگڑ کر ہلاک ہو جائیں گے اور ان کی آئندہ آنے والی نسلیں بھی ختم ہو کر رہ جائیں گی۔ اس طرح اسرائیل کا یہ دشمن صرف اس سیڈ کی بنیاد پر ختم ہو جائے گا“...... نکولس جب بولنے پر آیا تو انتہائی جذباتی انداز میں مسلسل بولتا چلا گیا۔

"ویری گڈ نکولس۔ ویری گڈ۔ مجھے کیا پورے اسرائیل کو تم اور ڈاکٹر بینکوایٹ پر فخر ہے۔ تم نے پاکیشیا کی تباہی کا ایسا منصوبہ بنایا ہے کہ جس کی مثال نہیں دی جا سکتی۔ یہ واقعی انتہائی تباہ کن منصوبہ ہے۔ ویری گڈ، اس منصوبے کے مکمل ہونے پر تمہیں اسرائیل کا سب سے بڑا اعزاز دیا جائے گا۔ لیکن جس تجربے کی بات تم کر رہے ہو اس سے وہ اصل بات سمجھ نہیں جائیں گے"...... صدر نے آگے کی طرف جھکتے ہوئے کہا۔

"جناب جو کاٹن سیڈ تیار کر کے تجرباتی طور پر پاکیشیا بھجوایا جا رہا ہے اسے مکمل زہریلا نہیں کیا گیا۔ لیکن اسے صرف ایک حد تک زہریلا رکھا گیا ہے اس لئے اس کے شاندار نتائج پاکیشیا کے حق میں جائیں گے البتہ دوسرے راؤنڈ میں ایف ایف بی ٹی کاٹن سیڈ مکمل زہریلا کر کے بھیجا جائے گا اور اسے پورے پاکیشیا کے کاٹن ایریئے میں کاشت کیا جائے گا اور چونکہ پاکیشیا پہلے اس کے شاندار نتائج دیکھ چکا ہو گا اس لئے انہیں شک تک نہیں پڑ سکے گا۔ پھر چھ ماہ کے اندر اندر پاکیشیا کی خوفناک تباہی کا چکر شروع ہو جائے گا جسے کسی صورت اور کسی قیمت پر نہ روکا جا سکے گا"...... نکولس نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"لیکن آج آپ اس سلسلے میں کیا بات کرنے آئے ہیں"۔ صدر نے کہا۔

"یس سر، اس سلسلے میں چند باتیں سامنے آئی ہیں کہ جن کا تعلق

پاکیشیا سیکرٹ سروس سے ہے۔ اس لئے میں نے مناسب سمجھا کہ آپ سے اس بارے میں ہدایات لے لی جائیں کیونکہ آپ کا حکم ہے کہ جہاں پاکیشیا سیکرٹ سروس کا معاملہ ہو۔ وہاں آپ کے نوٹس میں لائے بغیر کوئی اقدام نہ کیا جائے"...... نکولس نے کہا جبکہ پاکیشیا سیکرٹ سروس کے الفاظ سنتے ہی اسرائیل کے صدر کا مسرت سے چمکتا ہوا چہرہ یکلخت اس طرح بجھ سا گیا جیسے جلتی ہوئی لائٹ بجھ جانے پر ہر طرف اندھیرا پھیل جاتا ہے۔

"پاکیشیا سیکرٹ سروس کا اس معاملے سے کیا تعلق۔ یہ تو زرعی معاملہ ہے اور کسی کو اس بارے میں شک بھی نہیں ہو سکتا اور ابھی تک تو اس سلسلے میں کوئی اقدام بھی پاکیشیا میں نہیں کیا گیا"۔ صدر نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

"جناب، اس ایف ایف دھات کی سمگلنگ کے کچھ عرصہ بعد پاکیشیا سیکرٹ سروس کے خطرناک ایجنٹ عمران نے کارمن میں اس ایجنٹ کے بارے میں معلومات حاصل کرنے کی کوشش کی جس کے ذریعے پاکیشیا سے ایف ایف دھات سمگل کرائی گئی تھی چنانچہ اس معاملے کو فوری طور پر روکنے کے لئے اس کارمن ایجنٹ مارک کو ہلاک کر دیا گیا۔ اس کے بعد کارمن میں اسرائیلی ایجنسی نے پاکیشیا میں عمران کی نگرانی شروع کرا دی اور کارمن میں بھی ایسے حالات پیدا کئے گئے کہ اگر عمران یا پاکیشیا سیکرٹ سروس وہاں پہنچے تو انہیں کور کیا جا سکے لیکن آج ایک ایسی رپورٹ تل ابیب سے ملی ہے

جس نے مجھے چونکا دیا ہے"...... نکولس نے کہا تو صدر صاحب بھی
بے اختیار چونک پڑے۔

"تل ابیب سے رپورٹ ملی ہے۔ کیا"...... صدر صاحب نے
حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"یہاں ایک کلب ہے جسے گرین ٹاپ کلب کہا جاتا ہے۔ اس کی
مالک ایک عورت ماریا ہے۔ میڈم ماریا۔ یہ ایکریمین ہے اور طویل
عرصے سے یہاں کام کر رہی ہے۔ یہ ماریا نامی عورت دراصل ایکریمیا
کی ایک ایجنسی سے متعلق ہے اور یہاں اسرائیل میں ایکریمیا کی اس
ایجنسی کی نمائندگی کرتی ہے۔ اس ایجنسی کا کام یہ ہے کہ اسرائیل میں
آنے اور رہنے والے ایکریمیوں کی نگرانی کی جا سکے تاکہ ایکریمین
مفادات کی نگہداشت کی جا سکے۔ چونکہ اس سے اسرائیل کا براہ
راست کوئی مفاد مجروح نہ ہوتا تھا اس لئے اسے فری ہینڈ دیا گیا تھا
لیکن ہماری ایک سپیشل ایجنسی اس کی مستقل نگرانی کرتی رہتی
تھی۔ ماریا کے پاس ایک سیٹلائٹ فون سیٹ بھی ہے۔ سیٹلائٹ کی
وجہ سے وہ اسے خفیہ سمجھتی ہے اور اس کا خیال ہے کہ اس پر ہونے
والی کال چیک نہیں کی جا سکتی لیکن سپیشل ایجنسی اسے بھی برابر
چیک کرتی رہتی ہے۔ کل رات اس فون پر ایک کال چیک کی گئی۔
اس کال کا منبع چیک کیا گیا تو انتہائی حیرت انگیز بات سامنے آئی کہ یہ
کال دراصل پاکیشیا سے کی جا رہی تھی لیکن پاکیشیا سے قبرص اور
قبرص سے اسرائیل رابطہ کیا گیا تھا اور یہ کال پرنس آف ڈھمپ کی

طرف سے تھی اور پرنس آف ڈھمپ کا نام آپ بھی جانتے ہیں کہ
عمران استعمال کرتا ہے۔ اس پر اس کال کو ٹیپ کر لیا گیا۔ اس کال
میں جو حیرت انگیز بات سامنے آئی کہ اس ماریا کو علم تھا کہ ایف ایف
دھات اسرائیل کی وزارت سائنس کے ڈپٹی سیکرٹری کلارک کے
ذریعے رونالڈو بھجوائی گئی ہے اور اسے کیمیائی ہتھیار کی بجائے کسی اور
مقصد کے لئے استعمال کیا جا رہا ہے اور کلارک قبرص میں ایک بس
ایکسیڈنٹ میں ہلاک ہو چکا ہے۔ اس کال کے سامنے آتے ہی میں نے
فوری طور پر رونالڈو میں سپیشل چیکنگ کے احکامات دے دیئے اور
ابھی تھوڑی دیر پہلے مجھے اطلاع ملی ہے کہ رونالڈو میں ایک کلب جس
کا نام ہنی مون کلب ہے کے مالک اور مینجر راجر کو اس پرنس آف
ڈھمپ نے کال کی ہے اور اس سے یہ معلوم کرنے کی کوشش کی ہے
کہ کلارک نے یہ دھات کس لیبارٹری میں پہنچائی ہے لیکن راجر چونکہ
غیر متعلق آدمی تھا اس لئے وہ کچھ بھی نہیں بتا سکا لیکن اس کال سے یہ
بات بہرحال ثابت ہو جاتی ہے کہ اس عمران کو اس ایف ایف
دھات کے کارمن سے ایکریمیا اور ایکریمیا سے اسرائیل اور اسرائیل
سے رونالڈو پہنچنے کی اطلاع مل چکی ہے۔ یہ دوسری بات ہے کہ اسے
ابھی تک یہ معلوم نہیں ہو سکا کہ اسے کس مقصد کے لئے استعمال
کیا جا رہا ہے لیکن رونالڈو میں اگر اس نے ڈاکٹر بینکوایٹ کی لیبارٹری
کو ٹریس کر لیا اور ڈاکٹر بینکوایٹ اس کے ہاتھ لگ گیا تو پھر بی ٹی کاٹن
سیڈ کا تمام منصوبہ ان کے سامنے آ جائے گا"...... نکولس نے کہا۔

"ویری سیڈ، یہ تو شیطان ہے۔ یہ تو ہر صورت میں معلوم کر لے گا"...... صدر نے انتہائی مایوسانہ لہجے میں کہا۔

"اس ساری صورتحال کو سامنے رکھتے ہوئے میں نے ایک تجویز سوچی ہے جناب اور اس تجویز کو آپ کے نوٹس میں لانے اور اس کی منظوری کے لئے میں حاضر ہوا ہوں"...... نکولس نے کہا۔

"کیا تجویز ہے۔ جلدی بتاؤ"۔ صدر نے بے چین سے لہجے میں کہا۔

"رونالڈو کی طرح اسرائیل میں بھی ایک لیبارٹری موجود ہے جہاں بی ٹی کاٹن سیڈ پر کام ہو سکتا ہے۔ بلکہ یہ لیبارٹری رونالڈو کی لیبارٹری سے بڑی اور وسیع ہے۔ یہاں لاکھوں ٹن سیڈ تیار کیا جا سکتا ہے۔ اب جبکہ پاکیشیا سیکرٹ سروس کو حتمی طور پر معلوم ہو چکا ہے کہ ایف ایف دھات رونالڈو بھجوائی گئی ہے تو وہ اب رونالڈو میں ہی چیکنگ کرتے پھریں گے۔ انہیں یہ تصور بھی نہیں ہو سکتا کہ یہ دھات واپس اسرائیل پہنچ گئی ہے۔ یہاں کاٹن سیڈ جب تیار ہو گا تو اسے یہاں سے براہ راست ایکریمیا میں اس گرین ایگری کمپنی تک پہنچا دیا جائے گا اور وہاں سے وہ پاکیشیا پہنچ جائے گا اور کسی کو کانوں کان خبر تک نہ ہو گی۔ اب دوسرا پوائنٹ یہ ہے کہ اس عمران تک ڈاکٹر بینکوایٹ کا نام نہیں پہنچا اور نہ اسے اس دھات کے اصل استعمال کا علم ہے۔ اس لئے ڈاکٹر بینکوایٹ کو بھی خاموشی سے یہاں شفٹ کیا جا سکتا ہے۔ اس طرح پاکیشیا سیکرٹ سروس وہاں رونالڈو میں ٹکریں مار کر مایوس ہو کر واپس چلی جائے گی اور اصل مقصد کی کسی کو ہوا

تک نہ لگے گی"...... نکولس نے کہا۔

"لیکن انہیں تلاش تو بہرحال ایف ایف دھات کی ہو گی۔ جب یہ دھات انہیں رونالڈو میں نہیں ملے گی تو پھر لامحالہ وہ اسے تلاش کریں گے اور یہ شیطان ہیں۔ انہیں کسی نہ کسی طرح معلوم ہو جائے گا کہ ایف ایف واپس اسرائیل پہنچ چکی ہے۔ اس کے بعد وہ اسرائیل پہنچ جائیں گے"...... صدر نے کہا۔

"تو پھر آپ جیسے حکم دیں جناب۔ فی الحال جو پوزیشن ہے اس کے مطابق کسی کو اصل منصوبے کا علم نہیں ہے۔ وہ شاید اس لئے اس ایف ایف کے پیچھے دوڑ رہے ہیں کہ شاید اس سے کوئی کیمیائی ہتھیار تیار ہو سکتا ہے"...... نکولس نے کہا۔

"ایک صورت ہو سکتی ہے کہ ایف ایف کی آدھی مقدار انہیں واپس دے دی جائے اور باقی آدھی کے بارے میں انہیں یقین دلایا جائے کہ وہ تجربات میں ضائع ہو چکی ہے۔ پھر یہ شیطان پیچھا چھوڑ سکتے ہیں۔ اس کے بعد اطمینان سے منصوبہ مکمل ہو سکتا ہے"۔ صدر نے کہا۔

"لیکن جناب، پھر وہ کاٹن سیڈ اتنی مقدار میں نہیں بن سکے گا جس سے پورے پاکیشیا کے کاٹن ایریا میں اسے استعمال کرایا جا سکے اور جب تک پورے پاکیشیا میں اس کاٹن سیڈ کو استعمال میں نہیں لایا جائے گا اس وقت تک وہ خوفناک ردعمل پیدا نہ ہو سکے گا جس کے بعد پاکیشیا کی تباہی کو کسی صورت بھی نہ روکا جا سکے"۔ نکولس نے

جواب دیا۔

"کیا یہ ایف ایف اس دنیا میں کہیں اور سے نہیں مل سکتی"۔ صدر نے چند لمحے خاموش رہنے کے بعد کہا۔

"یہ غیر ارضی دھات ہے جو کسی شہاب ثاقب کے ذریعے پاکیشیا کی اس وادی گارگن میں پہنچی ہے اور وہاں سے مزید اس کی کافی مقدار مل سکتی ہے لیکن وہ کافی گہرائی میں ہے اور اس کی کھدائی اور نکالنے کے لئے باقاعدہ مشینی کان کنی ضروری ہے اور ظاہر ہے ایسا حکومت پاکیشیا کی اجازت کے بغیر نہیں ہو سکتا اور اگر حکومت کی اجازت سے ایسا کیا گیا تو پھر یہ سب کچھ سامنے آجائے گا"...... نکولس نے جواب دیتے ہوئے کہا تو صدر نے ہاتھ بڑھا کر فون کا رسیور اٹھایا اور فون پیس پر موجود ایک نمبر پریس کر دیا۔

"یس سر"...... دوسری طرف سے ان کے ملٹری سیکرٹری کی مؤدبانہ آواز سنائی دی۔

"سیکرٹری معدنیات سے میری بات کراؤ"...... صدر نے کہا اور رسیور رکھ دیا۔

"میں نے جناب سیکرٹری صاحب سے بات کی ہے۔ انہوں نے اس سلسلے میں ایکریمیا بات چیت کی ہے لیکن کچھ معلوم نہیں ہو سکا"...... نکولس نے کہا اور پھر اس سے پہلے کہ مزید کوئی بات ہوتی۔ فون کی گھنٹی بج اٹھی اور صدر نے نکولس کو کوئی جواب دینے کی بجائے رسیور اٹھا لیا۔

"یس"...... صدر صاحب نے کہا۔

"سیکرٹری معدنیات جناب گوفر لائن پر ہیں جناب"۔ دوسری طرف سے مؤدبانہ لہجے میں کہا گیا۔

"ہیلو"...... صدر صاحب نے مخصوص بھاری لہجے میں کہا۔

"سر میں گوفر بول رہا ہوں سیکرٹری معدنیات"...... دوسری طرف سے ایک انتہائی مؤدبانہ آواز سنائی دی۔

"مسٹر گوفر، قومی سلامتی کے مشیر مسٹر نکولس کی آپ سے ایف ایف دھات کے بارے میں تفصیلی بات ہوئی تھی"۔ صدر نے کہا۔

"یس سر۔ وہ دھات پاکیشیا سے دستیاب ہوئی ہے سر"۔ گوفر نے جواب دیا۔

"ہم چاہتے ہیں کہ اس دھات کی کچھ مقدار فوری طور پر کہیں اور سے بھی دستیاب ہو سکے۔ آپ اس سلسلے میں کیا کر سکتے ہیں"۔ صدر نے کہا۔

"جناب، ایکریمین سیٹلائٹ اور ماہرین سے تو میری بات ہو چکی ہے۔ ان کے پاس تو اس سلسلے میں کوئی اطلاع نہیں ہے البتہ اگر آپ اجازت دیں تو ایکریمیا کی ایک پرائیویٹ کمپنی سے بات ہو سکتی ہے۔ ان کا بھی خصوصی معدنیات ٹریس کرنے کا سیٹلائٹ موجود ہے اور وہ معلومات نہ صرف حکومت ایکریمیا کو بلکہ دیگر ممالک کو بھی ان کی مطلوبہ معدنیات کے بارے میں معلومات فروخت کرتے ہیں اور یہی ان کا بزنس ہے"...... دوسری طرف سے کہا گیا تو صدر

چونک پڑے۔

"اوہ، کیا نام ہے اس کمپنی کا"...... صدر نے کہا۔

"جناب اس کمپنی کا نام میٹل ویژن مارکیٹنگ ہے۔ یہ کمپنی ایکریمیا کے دارالحکومت ولنگٹن میں قائم ہے۔ اس کے جنرل مینجر لارڈ براکسن ہیں"...... سیکرٹری معدنیات نے جواب دیا۔

"لارڈ براکسن۔ اوہ۔ ٹھیک ہے ہم خود ان سے بات کر لیں گے۔ شکریہ"...... صدر نے کہا اور کریڈل دبا کر انہوں نے ایک بار پھر فون پیس کے نیچے موجود بٹن پریس کر دیا۔

"یس سر"...... ان کے ملٹری سیکرٹری کی مؤدبانہ آواز سنائی دی۔

"ولنگٹن میں لارڈ براکسن جہاں بھی ہوں ان سے میری بات کراؤ"...... صدر نے کہا اور رسیور رکھ دیا۔

"جناب، اگر ان کے پاس معلومات ہوں گی بھی سہی تو اس ایف ایف کو حاصل کرنے میں تو کافی وقت لگ جائے گا۔ جبکہ پاکیشیا سیکرٹ سروس یا عمران تو انتہائی تیز رفتاری سے کام کرنے کے عادی ہیں"...... نکولس نے کہا۔

"پہلے معلوم تو ہو کہ کیا ایسا ممکن بھی ہے یا نہیں۔ پھر بات ہو گی"...... صدر نے کہا تو نکولس نے ہونٹ بھینچ لئے۔ تھوڑی دیر بعد فون کی گھنٹی بج اٹھی تو صدر صاحب نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا لیا۔

"یس"...... صدر نے کہا۔

"لارڈ براکسن لائن پر موجود ہیں جناب"...... دوسری طرف سے ملٹری سیکرٹری کی مؤدبانہ آواز سنائی دی۔

"ہیلو"...... صدر نے مخصوص لہجے میں کہا۔

"یس سر، میں لارڈ براکسن بول رہا ہوں"...... دوسری طرف سے ایک مؤدبانہ آہاز سنائی دی۔

"لارڈ براکسن اسرائیل کو آپ کی ضرورت ہے"...... صدر نے کہا۔

"جناب حکم فرمائیں۔ اسرائیل کے لئے تو میری جان بھی حاضر ہے"۔ دوسری طرف سے لارڈ براکسن نے کہا۔

"لارڈ براکسن، آپ کی کمپنی معدنیات کے بارے میں معلومات فروخت کرتی ہے اور آپ نے اس سلسلے میں خصوصی سیٹلائٹ فضا میں بھیجا ہوا ہے۔ کیا یہ بات درست ہے"...... صدر نے کہا۔

"یس سر، یہی ہمارا بزنس ہے"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"ایکریمین حکومت کا جو سیٹلائٹ معدنیات کو ٹریس کرنے کا کام کرتا ہے اس نے ایک غیر ارضی دھات جسے کوڈ میں ایف ایف کہا گیا ہے پاکیشیا کی ایک وادی گارگن سے دریافت کیا ہے۔ کیا آپ کو اس کا علم ہے"...... صدر صاحب نے کہا۔

"یس سر، اور مجھے یہ بھی معلوم ہے کہ اس دھات کی تمام مقدار اسرائیل نے ان سے خرید لی ہے"...... لارڈ براکسن نے کہا۔

"ہاں، لیکن ہمیں فوری طور پر اتنی ہی دھات کی مزید ضرورت

ہے۔ کیا آپ کا سیٹلائٹ اسے دنیا میں کہیں اور ٹریس نہیں کر سکتا"..... صدر نے کہا۔

"جناب یہ دھات میرے ماہرین کی نظروں میں بے کار ثابت ہوئی ہے کیونکہ اس سے کوئی ہتھیار تیار نہیں ہو سکتا اور نہ ہی کوئی ایسی چیز تیار ہو سکتی ہے جس کی قیمت پڑ سکے۔ ہم تو اس بات پر بھی حیران ہیں کہ اسرائیل نے اسے کس مقصد کے لئے خریدا ہے"۔ لارڈ براکسن نے کہا۔

"یہ باتیں آپ کا فیلڈ نہیں ہے آپ وہ بات کریں جو میں نے کہی ہے"..... صدر نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"جناب آپ نے اسرائیل کے مفاد کی بات کی ہے اور آپ جیسی عظیم شخصیت نے یہ بات کی ہے تو جناب ایف ایف کی اتنی ہی مقدار ہمارے سیٹلائٹ نے اسرائیل میں بھی دریافت کی ہے لیکن میں نے اس پر اس لئے توجہ نہیں دی تھی کہ یہ بے کار ہے"..... لارڈ براکسن نے جواب دیا تو صدر بے اختیار اچھل پڑے۔

"ایف ایف یہاں اسرائیل میں موجود ہے۔ کیا واقعی"۔ صدر نے انتہائی مسرت بھرے لہجے میں کہا۔

"یس سر"..... دوسری طرف سے لارڈ براکسن نے جواب دیا۔

"اوہ۔ اوہ آپ نے بڑی خوشخبری سنائی ہے۔ ہم آپ کو اس کی پوری قیمت ادا کریں گے۔ آپ فوری طور پر اس سلسلے میں تفصیلات روانہ کر دیں"..... صدر نے کہا۔

"سر، کیا یہ معلومات آپ کو بھجوانی ہیں یا....." لارڈ براکسن نے کہا۔

"اسرائیل کے قومی سلامتی کے مشیر مسٹر نکولس آپ سے رابطہ کریں گے اور وہی آپ سے یہ معلومات حاصل کریں گے۔ لیکن یہ خیال رہے کہ اسے کسی صورت بھی اوپن نہیں ہونا چاہئے۔ اسے ٹاپ سیکرٹ رکھا جائے"..... صدر نے کہا۔

"یس سر، حکم کی تعمیل ہو گی سر"..... دوسری طرف سے کہا گیا اور صدر نے اوکے کہہ کر رسیور رکھ دیا۔

"اسرائیل کی یہ خوش قسمتی ہے مسٹر نکولس اور اب مجھے یقین ہو گیا ہے کہ پاکیشیا کی بدقسمتی کا آغاز ہو چکا ہے"..... صدر نے انتہائی مسرت بھرے لہجے میں کہا۔

"یس سر، اس میں کیا شک ہے سر"..... نکولس نے بھی خوشامدانہ لہجے میں کہا۔

"اب آپ نے ایسی منصوبہ بندی کرنی ہے کہ ایف ایف کی وہ مقدار جو رونالڈو میں ہے اسے وہیں اسی انداز میں رہنا چاہئے۔ جیسے وہاں اس پر تجربات ہو رہے ہیں جبکہ یہاں سے ملنے والی مقدار کو یہاں ڈاکٹر بینکوایٹ کو شفٹ کرا کر ان سے کاٹن سیڈ تیار کرائیں تاکہ پاکیشیا سیکرٹ سروس کو اصل صورت حال کا کسی صورت بھی علم نہ ہو سکے"..... صدر نے کہا۔

"یس سر، اب یہ بات آسان ہو گئی ہے۔ ہم ڈاکٹر بینکوایٹ کو

اسرائیل کی لیبارٹری میں شفٹ کر دیتے ہیں اور کاٹن سیڈ کی تمام تر
تیاری یہاں ہو گی جبکہ اس ایف ایف کی آدھی مقدار یہاں شفٹ کر
دی جائے گی جبکہ باقی آدھی کو وہاں کاریکس لیبارٹری میں شفٹ کرا
کر وہاں اس پر تجربات شروع کر دیئے جائیں گے۔ وہاں کے
سائنسدانوں کو اصل بات کا علم بھی نہ ہو سکے گا۔ اس طرح پاکیشیا
سیکرٹ سروس زیادہ سے زیادہ وہاں سے آدھی ایف ایف لے کر
واپس چلی جائے گی"...... نکولس نے کہا۔

"ہاں، لیکن یہ سب کام انتہائی ہوشیاری اور احتیاط سے کرنے
ہیں۔ ایسا نہ ہو کہ انہیں اصل منصوبے کا علم ہو جائے۔ اب اصل
مسئلہ اس کاٹن سیڈ منصوبے کو پاکیشیا سیکرٹ سروس سے ہر صورت
میں خفیہ رکھنا ہے"...... صدر نے کہا۔

"یس سر، ایسا ہی ہو گا"...... نکولس نے جواب دیا۔

"او کے، اب آپ جا سکتے ہیں"...... صدر نے کہا تو نکولس نے اٹھ
کر سلام کیا اور پھر واپس چلا گیا تو صدر نے بے اختیار ایک طویل
سانس لیا۔

"یہ ایسا اقدام ہے کہ پاکیشیا تباہ ہو کر ہی رہے گا اور کوئی اس
تباہی کو کسی صورت بھی روک نہ سکے گا بلکہ پاکیشیا کے بعد اس
منصوبے کو دوسرے مسلم ممالک پر بھی کامیابی سے استعمال کیا جا
سکتا ہے"...... صدر نے بڑبڑاتے ہوئے کہا۔ اس کے چہرے پر
مسرت کے تاثرات ابھر آئے تھے۔

عمران دانش منزل کے آپریشن روم میں داخل ہوا تو بلیک زیرو
احتراماً اٹھ کھڑا ہوا۔

"بیٹھو"...... سلام دعا کے بعد عمران نے کہا اور اس کے ساتھ ہی
وہ اپنی مخصوص کرسی پر بیٹھ گیا۔

"کیا بات ہے عمران صاحب۔ آپ کچھ زیادہ ہی سنجیدہ نظر آ رہے
ہیں"...... بلیک زیرو نے کرسی پر بیٹھتے ہوئے کہا۔

"اس ایف ایف نے مجھے الجھا کر رکھ دیا ہے"...... عمران نے کہا۔

"کیا ٹائیگر نے کوئی رپورٹ دی ہے"...... بلیک زیرو نے کہا۔

"ہاں، ٹائیگر نے وہاں چار لیبارٹریاں ٹریس کر لی ہیں لیکن چاروں
لیبارٹریوں میں کہیں بھی ایف ایف پر کام نہیں ہو رہا اور نہ ہی وہاں
کسی کو ایف ایف کے بارے میں علم ہے"...... عمران نے کہا۔

"ہو سکتا ہے کہ اس میڈم ماریا نے غلط بیانی کی ہو"۔ بلیک زیرو

نے کہا۔

"نہیں، اسے غلط بیانی کرنے کا کوئی فائدہ نہیں ہے"۔ عمران نے جواب دیا۔

"ٹائیگر کو چاہئے تھا کہ اس کلارک کے بارے میں معلومات حاصل کرتا کہ وہ کہاں ٹھہرا تھا اور کس کس سے ملا تھا تب ہی وہ صحیح ٹارگٹ تک پہنچ سکتا تھا"...... بلیک زیرو نے کہا۔

"اس نے ایسا ہی کیا ہے اور تمہیں پتہ ہے کہ وہ کسی کو ٹریس کرنے کا ماہر ہے چنانچہ اس نے کلارک کے بارے میں معلومات حاصل کر لیں۔ کلارک وہاں ایک دھات کو ڈیل کرنے والی کمپنی کے مینجنگ ڈائریکٹر سے ملا تھا۔ اس مینجنگ ڈائریکٹر سے ملاقات کے بعد وہ وہاں سے واپس قبرص روانہ ہو گیا تھا۔ ٹائیگر نے جب اس مینجنگ ڈائریکٹر جس کا نام فلیچر تھا کے بارے میں معلومات حاصل کیں تو پتہ چلا کہ کلارک کے واپس جانے کے دوسرے روز اسے آفس میں کسی نے گولی مار کر ہلاک کر دیا تھا اور اس کے بعد ٹائیگر باوجود کوشش کے آگے نہ بڑھ سکا البتہ اس نے ویسے ہی چار لیبارٹریاں ٹریس کر لیں لیکن وہاں ایف ایف پر بہرحال کام نہیں ہو رہا اور نہ ہی کسی کو اس کے بارے میں معلوم ہے"...... عمران نے کہا۔

"اس کا مطلب ہے کہ باقاعدہ منصوبہ بندی سے سارا کام ہو رہا ہے۔ اس کلارک کی طرح اس فلیچر کو بھی راستے سے ہٹا دیا گیا ہے"...... بلیک زیرو نے کہا۔

"ہاں، لیکن یہ بات میری سمجھ میں نہیں آ رہی کہ ایسا کیوں کیا جا رہا ہے۔ انہیں آخر ایسا کیا خدشہ ہے"...... عمران نے کہا۔

"ہاں، یہ بات بھی واقعی سوچنے کی ہے"...... بلیک زیرو نے کہا۔

"اس سے یہی بات میرے ذہن میں ابھر رہی ہے کہ اصل معاملات اس سے زیادہ گہرے ہیں جتنا ہم سمجھ رہے ہیں۔ اسرائیل اور ایکریمیا اس ایف ایف کو کسی ایسے استعمال میں لا رہے ہیں جسے وہ کسی صورت بھی پاکیشیا پر اوپن نہیں ہونا دینا چاہتے اور اس سے یہ بات ثابت ہوتی ہے کہ یہ استعمال بہرحال پاکیشیا کے مفادات کے خلاف ہے"...... عمران نے کہا۔

"جو کچھ بھی ہے عمران صاحب۔ ہمیں اصل معاملات کا کھوج لگانا چاہئے"...... بلیک زیرو نے کہا تو عمران نے رسیور اٹھایا اور تیزی سے نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔

"جولیا بول رہی ہوں"...... رابطہ قائم ہوتے ہی جولیا کی آواز سنائی دی۔

"ایکسٹو"...... عمران نے مخصوص لہجے میں کہا۔

"یس باس"...... دوسری طرف سے جولیا نے انتہائی مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

"صفدر، کیپٹن شکیل اور تنویر کو اپنے فلیٹ پر کال کر لو کیونکہ تم سب نے عمران کی سرکردگی میں رونالڈو جانا ہے۔ مشن کے سلسلے میں عمران تمہیں بریف کر دے گا۔ عمران کو میں نے کہہ دیا ہے وہ

بھی تھوڑی دیر تک تمہارے فلیٹ پر پہنچ جائے گا۔ میں رونالڈو کے لئے چارٹرڈ طیارے کا بندوبست کر کے تمہیں اطلاع دے دوں گا"۔ عمران نے مخصوص لہجے میں کہا۔

"سر، عمران ہمیں بریف کرنے کی بجائے سرے سے کچھ بتاتا ہی نہیں ہے اور اگر اس سے پوچھیں تو وہ ہمیں زچ کر دیتا ہے۔ اس لئے آپ خود مہربانی کریں اور مشن کے بارے میں بتا دیں"...... جولیا نے کہا۔

"میرے پاس اتنا وقت نہیں ہوتا۔ اس بار اگر عمران پریشان کرے تو تم مجھے فون کر دینا"...... عمران نے انتہائی سرد لہجے میں کہا اور رسیور رکھ دیا۔

"تو آپ نے اب باقاعدہ ٹیم لے کر وہاں جانے کا فیصلہ کر لیا ہے"...... بلیک زیرو نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"ہاں، اب معاملات جس نہج پر پہنچ گئے ہیں اس کا مطلب ہے کہ واقعی پاکیشیا کے خلاف کوئی ایسا کام ہو رہا ہے جسے خفیہ رکھنے کے لئے وہ اپنے ہی اہم آدمیوں کو خود ہی راستے سے ہٹاتے چلے جا رہے ہیں اس لئے اس سے پہلے کہ وہ پاکیشیا کو کوئی نقصان پہنچا سکیں ہمیں پوری قوت سے حرکت میں آ جانا چاہئے"...... عمران نے کہا اور اٹھ کر کھڑا ہو گیا۔

"اب اگر جولیا کا فون آیا تو مجھے آپ کے لئے کیا سزا تجویز کرنی چاہئے"۔ بلیک زیرو نے بھی اٹھتے ہوئے مسکرا کر کہا۔

"کسی میرج ہال کی بکنگ کرا لینا"...... عمران نے جواب دیا اور تیزی سے مڑ گیا تو بلیک زیرو بے اختیار ہنس پڑا۔

عمران دانش منزل سے نکل کر پہلے اپنے فلیٹ گیا۔ اس نے سلیمان کو اپنے ملک سے باہر جانے کا بتا دیا اور پھر لباس تبدیل کر کے وہ فلیٹ سے نکل کر ٹیکسی میں بیٹھا اور جولیا کے فلیٹ کی طرف روانہ ہو گیا کیونکہ اس نے بلیک زیرو کے سامنے چارٹرڈ طیارے کی بکنگ کی بات کی تھی اس لئے اسے معلوم تھا کہ اس کے دانش منزل سے نکلتے ہی بلیک زیرو نے چارٹرڈ طیارے کی روانگی کا بندوبست کرنا شروع کر دیا ہو گا اور انہیں جولیا کے فلیٹ سے براہ راست ایئرپورٹ جانا ہو گا۔ جولیا کے فلیٹ کا دروازہ بند تھا۔ عمران نے کال بیل کا بٹن پریس کر دیا۔

"کون ہے"...... ڈور فون سے جولیا کی آواز سنائی دی۔

"علی عمران ایم ای سی۔ ڈی ایس سی (آکسن)"...... عمران نے بڑے سنجیدہ لہجے میں جواب دیا تو تھوڑی دیر بعد دروازہ کھلا تو دروازے پر جولیا موجود تھی۔ وہ اس طرح غور سے عمران کو دیکھ رہی تھی جیسے زندگی میں پہلی بار دیکھ رہی ہو۔

"میرا نام علی عمران ہے"...... عمران نے اسی طرح بوکھلائے ہوئے انداز میں کہا۔ جیسے اسے سمجھ نہ آ رہی ہو کہ جولیا اسے دیکھنے کے باوجود راستہ چھوڑنے کے لئے ایک طرف کیوں نہیں ہٹ رہی۔ اس کا انداز ایسا تھا جیسے جولیا اسے پہچان نہ سکی ہو۔ اس لئے اس نے

دوبارہ اپنا نام بتایا تھا۔

"آجاؤ"...... جولیا نے انتہائی سنجیدہ لہجے میں کہا اور ایک طرف ہٹ گئی۔

"شش، شکریہ"...... عمران نے کہا اور اندر داخل ہو کر وہ سیدھا ڈرائنگ روم کی طرف بڑھ گیا۔

"کیا بات ہے۔ تم اس قدر سنجیدہ کیوں ہو"...... جولیا نے واپس آکر قدرے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"تمہارے اس چیف کو کسی روز میں گولی مار دوں گا"۔ عمران نے اسی طرح سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"بکواس مت کیا کرو۔ اب تمہاری یہ اداکاری مجھ پر کوئی اثر نہیں ڈال سکتی اور تمہاری سنجیدگی کے بارے میں بھی میں اس لئے پوچھ رہی ہوں کہ سنجیدگی تمہاری فطرت کے خلاف ہے"...... جولیا نے منہ بناتے ہوئے کہا اور سامنے والی کرسی پر اطمینان سے بیٹھ گئی۔

"تم نے میری شکایت کی تھی چیف سے"...... عمران نے ہونٹ چباتے ہوئے قدرے ناراض سے لہجے میں کہا تو جولیا بے اختیار چونک پڑی۔

"شکایت۔ نہیں، کیسی شکایت"...... جولیا نے حیران ہو کر کہا۔

"تم نے چیف کو کہا تھا کہ میں تم لوگوں کو مشن کے بارے میں بریف نہیں کرتا اور تمہیں زچ کرتا رہتا ہوں"...... عمران نے اور زیادہ غصیلے لہجے میں کہا۔

"کیا، کیا مطلب۔ یہ تم کیا کہہ رہے ہو"...... جولیا نے اس بار پریشان ہوتے ہوئے کہا۔

"میں اپنے فلیٹ پر موجود تھا کہ چیف کا فون آگیا اور مجھے کہا کہ ایک مشن کے سلسلے میں فوری طور پر ٹیم لے کر رونالڈو روانہ ہو جاؤں۔ وہ چارٹرڈ طیارے کا انتظام کر کے تمہارے فلیٹ پر اطلاع کر دے گا۔ اس کے ساتھ ہی اس نے کہا کہ تم نے اس سے شکایت کی ہے اور پھر اس نے مجھے اس طرح جھاڑ دیا اور دھمکیاں دینا شروع کر دیں جیسے میں اس کا خرید کردہ غلام ہوں"...... عمران نے منہ بناتے ہوئے غصیلے لہجے میں کہا۔

"کیا دھمکیاں دی ہیں چیف نے تمہیں"...... جولیا نے اس بار مسکراتے ہوئے کہا۔ شاید اس کی انا کو اس بات سے بے حد تسکین پہنچی تھی کہ چیف نے عمران کو دھمکایا ہے۔

"اس نے کہا ہے کہ اگر میں نے آئندہ جولیا کو شکایت کا موقع دیا تو وہ میرج ہال کی بکنگ کرالے گا"...... عمران نے اسی طرح غصیلے لہجے میں کہا تو جولیا بے اختیار ہنس پڑی۔ اس کے چہرے پر ایک لمحے کے لئے حیرت کے تاثرات ابھرے لیکن دوسرے لمحے اس نے ہونٹ بھینچ لئے۔

"تو تم جان بوجھ کر یہ سب بکواس کر رہے تھے۔ کیوں"۔ جولیا نے غراتے ہوئے کہا۔

"ارے ارے، یہ بکواس ہے۔ تمہیں اس کے نتائج کا اندازہ ہی

نہیں ہے۔ میرج ہال کی بکنگ کے بعد کیا ہوگا تمہیں معلوم تو ہے"۔ عمران نے کہا اور پھر اس سے پہلے کہ جولیا کوئی جواب دیتی کال بیل کی آواز سنائی دی تو جولیا ایک جھٹکے سے اٹھی اور تیز تیز قدم اٹھاتی بیرونی دروازے کی طرف بڑھ گئی۔ تھوڑی دیر بعد اس کی واپسی ہوئی تو اس کے پیچھے صفدر، کیپٹن شکیل اور تنویر تینوں تھے۔

" ارے دیکھا تم نے جولیا، تمہارے چیف نے اپنی دھمکی پر عمل بھی شروع کر دیا ہے۔ اب بتاؤ مجھے کیا کرنا چاہئے "....... عمران نے ڈرتے ہوئے کہا۔

" السلام علیکم عمران صاحب "...... صفدر نے مسکراتے ہوئے کہا۔

" وعلیکم السلام، لیکن تمہیں معلوم ہونا چاہئے کہ مجھے اس وقت تمہارے چیف پر غصہ آرہا ہے "....... عمران نے منہ بناتے ہوئے جواب دیا۔

" تم بیٹھو میں چائے بنا کر لاتی ہوں "....... جولیا نے مسکراتے ہوئے کہا اور تیزی سے کچن کی طرف بڑھ گئی۔

" آپ کو کیوں چیف پر غصہ آرہے عمران صاحب "۔ صفدر نے کرسی پر بیٹھتے ہوئے مسکرا کر کہا۔

" اس نے مجھے جولیا کی شکایت پر دھمکیاں دی ہیں اور تمہیں معلوم تو ہے کہ میرے اندر چنگیزی خون دوڑ رہا ہے۔ بلکہ اب دوڑنے کی بجائے ہنڈرڈ میٹر ریس میں مصروف ہے "...... عمران نے منہ

بناتے ہوئے جواب دیا۔

" چیف میں بس یہی ایک کمزوری ہے کہ وہ صرف دھمکیاں دیتا رہتا ہے "۔ تنویر نے منہ بناتے ہوئے کہا تو صفدر بے اختیار ہنس پڑا۔

" کیا ہوا ہے عمران صاحب۔ کیسی دھمکیاں اور کیسی شکایت "...... اس بار کیپٹن شکیل نے کہا تو عمران نے وہ ساری تفصیل انہیں بتا دی جو وہ پہلے جولیا کو بتا چکا تھا اور اس بار صفدر کے ساتھ ساتھ کیپٹن شکیل بھی بے اختیار ہنس پڑا۔

" لیکن آپ نے تو ابھی ہمارے آنے پر کہا تھا کہ چیف نے اپنی دھمکی پر عمل شروع کر دیا ہے۔ اس کا کیا مطلب ہوا "...... صفدر نے مسکراتے ہوئے کہا۔

" ایک نکاح خواں کے ساتھ دو گواہ بھی اس نے پیشگی بھجوا دیئے ہیں۔ کیا یہ دھمکی پر عمل نہیں ہے "...... عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا۔ اسی لمحے جولیا ٹرے میں کافی کی پیالیاں رکھے کچن سے واپس آگئی۔

" تمہارا وقت اب قریب آگیا ہے شاید کہ تمہیں اب دن میں بھی خواب نظر آنے لگ گئے ہیں "...... تنویر نے منہ بناتے ہوئے کہا تو جولیا بے اختیار چونک پڑی۔

" کیا، کیا کہہ رہے ہو تم۔ کیا مطلب۔ وقت قریب آنے کا کیا مطلب "...... جولیا نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

" جو کچھ میں نے کہا ہے اسے عمران بخوبی سمجھ گیا ہے۔ اس لئے

مزید وضاحت کی ضرورت نہیں ہے"........ تنویر نے اسی طرح منہ بناتے ہوئے جواب دیا۔

" عمران صاحب، مس جولیا نے بتایا ہے کہ ہمیں فوری طور پر مشن پر جانا ہے۔ اس لئے ہم تیار ہو کر آئے ہیں۔ کہاں جانا ہو گا ہمیں"۔ صفدر نے موضوع بدلنے کے لئے بات کرتے ہوئے کہا۔

" رونالڈو"........ عمران نے مختصر سا جواب دیا تو سب بے اختیار چونک پڑے۔

" رونالڈو، آپ کا مطلب ہے کہ شمالی بحراوقیانوس میں جزیروں کا مجموعہ۔ اسی کے بارے میں کہہ رہے ہیں ناں آپ"........ صفدر نے کہا۔

"ہاں، وہی ہے"........ عمران نے مختصر سا جواب دیا۔

" کیا بات ہے۔ تم مرچیں کیوں چبا رہے ہو"........ جولیا نے کہا۔

" تمہارے چیف نے مجھے دھمکی دی ہے اور تمہیں معلوم ہے کہ دھمکی میرا موڈ خراب کر دیتی ہے۔ یہ تو میرے حالات کی مجبوری ہے کہ مجھے اس کی دھمکیاں سن کر بھی کام کرنا پڑتا ہے ورنہ ...." عمران نے اور زیادہ غصیلے لہجے میں کہا۔

" تو پھر تم بتا دیا کرو سب کچھ۔ کیوں ہمیں زچ کرتے رہتے ہو۔ اب اگر چیف نے جھاڑ پلا دی ہے تو ہم پر آنکھیں نکال رہے ہو"۔ جولیا نے بھی غصیلے لہجے میں کہا۔

" ٹھیک ہے بتا دیتا ہوں۔ پوچھو کیا پوچھنا ہے"........ عمران نے

کہا۔

" کیا مشن ہے"........ جولیا نے کہا اور صفدر بے اختیار ہنس پڑا۔ وہ سمجھ گیا تھا کہ جولیا عمران کی اس جھلاہٹ کا فائدہ اٹھانا چاہتی ہے۔

" بڑا ہی سادہ سا مشن ہے۔ یوں سمجھو کہ ہماری زندگیوں کا سب سے آسان مشن ہے"........ عمران نے جواب دیا۔

" عمران صاحب پلیز، مشن کے آغاز میں ایسا ماحول بہتر نہیں رہے گا"........ صفدر نے کہا۔ وہ سمجھ گیا تھا کہ عمران دوبارہ اپنے اصل موڈ میں آ رہا ہے اور جولیا کی جھنجھلاہٹ ظاہر ہے بڑھتی جائے گی۔

" تو پھر جولیا وعدہ کرے کہ آئندہ وہ میری شکایت چیف سے نہیں کرے گی"........ عمران نے کہا۔

" آئی ایم سوری عمران۔ میرے ذہن میں بھی یہ نہ تھا کہ میں تمہاری شکایت کر رہی ہوں اور چیف تمہیں اس طرح دھمکیاں دے گا"........ جولیا نے فوراً ہی معذرت کرتے ہوئے کہا۔

"چیف نے تو بڑی رنگین قسم کی دھمکیاں دی تھیں لیکن مجھے تنویر سے ڈر لگتا ہے"........ عمران نے اس بار مسکراتے ہوئے کہا۔

عمران صاحب، وہ مشن"........ صفدر نے فوراً ہی مداخلت کرتے ہوئے کہا۔

" کوئی لمبی چوڑی تفصیل نہیں ہے۔ وادی گارگن میں ہم سب تفریح کر کے آئے ہیں۔ یہ وہی سلسلہ ہے وادی گارگن سے غیر ارضی دھات ایف ایف کارمن سمگل کی گئی۔ وہاں سے یہ دھات ایکریمیا

پہنچ گئی اور پھر ایکریمیا سے اسرائیل اور اسرائیل سے رونالڈو۔چیف اس دھات کے اس طرح سمگل کئے جانے کا اصل مقصد جاننا چاہتا ہے اور جب سے اسے یہ اطلاع ملی ہے کہ درمیان میں اسرائیل بھی ملوث ہے تو وہ کھٹک گیا۔اس کا خیال ہے کہ اس دھات سے کوئی خوفناک کیمیائی ہتھیار تیار کیا جا رہا ہے اور ہو سکتا ہے کہ اس ہتھیار سے پاکیشیا کو کوئی نقصان پہنچے۔بہرحال چیف کے حکم پر میں نے ٹائیگر کو رونالڈو کے بڑے جزیرے اور دارالحکومت یورٹو بھیج دیا کیونکہ چیف کو یہ اطلاع ملی تھی کہ اسرائیل سے ایک آدمی کلارک اس دھات کو لے کر رونالڈو پہنچا تو وہاں بس ایکسیڈنٹ میں ہلاک ہو گیا۔چیف کے حکم پر میں نے ٹائیگر کو وہاں بھیجا تھا کہ وہ اس آدمی کو ٹریس کرے جس سے کلارک جا کر ملا تھا اور تمہیں معلوم ہے کہ ٹائیگر ایسے کاموں میں ماہر ہے۔اس نے رپورٹ دی ہے کہ کلارک وہاں ایک کمپنی کے مینجنگ ڈائریکٹر سے ملا اور پھر قبرص واپس چلا گیا۔ دوسرے روز اس آدمی کو اس کے آفس میں گولی مار کر ہلاک کر دیا گیا۔جبکہ کارمن سے بھی مسلسل یہی اطلاعات مل رہی ہیں کہ جس ایجنٹ نے یہاں سے یہ دھات سمگل کرائی ہے اسے ہلاک کر دیا گیا ہے اور آگے جس آدمی نے یہ دھات ایکریمیا بھجوائی اسے بھی ہلاک کر دیا گیا ہے۔اس سے چیف اس نتیجے پر پہنچا ہے کہ معاملات زیادہ گہرے ہیں اور جس طرح وہ لوگ از خود پاکیشیا سیکرٹ سروس کو روکنے کے لئے اپنے دو ایجنٹوں اور آدمیوں کا خاتمہ کرتے چلے جا رہے

ہیں اس سے بھی یہی معلوم ہوتا ہے کہ ان کے دل میں کوئی بڑا چور ہے اور وہ ہر صورت میں اصل معاملات کو پاکیشیا سیکرٹ سروس سے چھپانا چاہتے ہیں۔حالانکہ دھات کی چوری سیکرٹ سروس کے دائرہ کار میں نہیں آتی اور نہ ہی پاکیشیا سیکرٹ سروس ابھی ان کے خلاف حرکت میں آئی ہے۔انہیں شاید میرے بارے میں اطلاع مل گئی ہو گی کہ میں وادی گارگن میں دیکھا گیا ہوں۔اس لئے انہوں نے اپنے طور پر یہ ساری کارروائی کر ڈالی۔ظاہر ہے تمہیں تو یہ لوگ جانتے نہیں"...... عمران نے بڑے سنجیدہ لہجے میں پوری تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

"تو اب ہم نے رونالڈو میں جا کر کیا معلوم کرنا ہے"...... صفدر نے کہا۔

"یہی کہ ایف ایف دھات کہاں بھجوائی گئی ہے اور اس سے کیا تیار ہو رہا ہے اور اگر تیار ہو رہا ہے تو اس سے پاکیشیا کو کیا خطرہ ہو سکتا ہے اور اگر کوئی خطرہ ہے تو اس کا سدباب کیا جائے۔اب تم خود سوچو اتنے سارے مشن ہیں لیکن واپسی پر چیک ایک ہی ملے گا۔اس سے بڑی دھاندلی اور کیا ہو سکتی ہے"...... عمران نے کہا تو سب بے اختیار ہنس پڑے۔

"تمہارے سر پر ہر وقت کیا سوار رہتا ہے"...... جولیا نے ہنستے ہوئے کہا۔

"ارے ارے، کیوں آغا سلیمان پاشا سے مجھے گولی مروانا چاہتی

ہو۔ اس کی وجہ سے تو میں تمہارے چیف کی دھمکیاں بھی برداشت کر گیا ہوں"...... عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"اس کی جرأت ہے کہ تمہیں گولی مار سکے۔ میں اس کا منہ نوچ لوں گی"...... جولیا نے یکلخت بھڑکتے ہوئے لہجے میں کہا اور پھر اس سے پہلے کہ مزید کوئی بات ہوتی فون کی گھنٹی بج اٹھی اور جولیا نے رسیور اٹھا لیا۔

"جولیا بول رہی ہوں"...... جولیا نے کہا۔

"ایکسٹو"...... دوسری طرف سے چیف کی مخصوص آواز سنائی دی۔

"یس سر"...... جولیا نے کہا۔

"عمران تمہارے فلیٹ پر پہنچ گیا ہے یا نہیں"...... چیف نے کہا۔

"یس سر موجود سر"...... جولیا نے جواب دیا۔

"ایئرپورٹ پر تمہارے لئے چارٹرڈ طیارے کا بندوبست کر دیا گیا ہے۔ یہ طیارہ تمہیں یہاں سے کرانس پہنچا دے گا۔ کرانس سے تمہیں دوسرا چارٹرڈ طیارہ مل جائے گا اور پھر وہ طیارہ تمہیں یورٹو پہنچا دے گا"...... چیف نے کہا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا تو جولیا نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے رسیور رکھ دیا۔

اسرائیل کے صدر اپنے آفس میں موجود تھے کہ میز پر موجود فون کی مترنم گھنٹی بج اٹھی۔

"یس"...... صدر نے رسیور اٹھا کر اپنے مخصوص لہجے میں کہا۔

"قومی سلامتی کے مشیر جناب نکولس ملاقات کے لئے موجود ہیں سر"...... دوسری طرف سے ان کے ملٹری سیکرٹری کی مؤدبانہ آواز سنائی دی۔

"بھیج دیں انہیں"...... صدر نے کہا اور رسیور رکھ دیا۔ تھوڑی ہی دیر میں دروازہ کھلا اور نکولس اندر داخل ہوا۔ اس نے انتہائی مؤدبانہ انداز میں سلام کیا۔

"تشریف رکھیں"...... صدر نے کہا تو نکولس مؤدبانہ انداز میں سامنے صوفے پر ٹک گیا۔

"کیا رپورٹ ہے ایف ایف کے بارے میں"...... صدر نے کہا۔

"جناب، آپ کے حکم کے مطابق پاکیشیا سے سمگل ہونے والی ایف ایف کی نصف مقدار کاریکس لیبارٹری میں چھوڑ دی گئی ہے اور وہاں کے انچارج ڈاکٹر فیرگو کو اس بارے میں بریف کر دیا گیا ہے۔ یہ لیبارٹری پرائیویٹ سیکٹر میں ہے اور ڈاکٹر فیرگو نے انہیں یہی بتانا ہے کہ حکومت ایکریمیا اور حکومت اسرائیل نے اس ایف ایف سے ایک خصوصی کیمیائی ہتھیار بنانے کا ٹاسک دیا ہے لیکن ریسرچ کے دوران یہ کیمیائی ہتھیار کسی صورت بھی تیار نہیں ہو رہا اور یہ سب کچھ اس انداز میں سامنے لایا جائے گا کہ پاکیشیا سیکرٹ سروس کو کسی قسم کا شک نہ پڑ سکے گا اور دوسری بات یہ کہ اس ڈاکٹر فیرگو کو واقعی معلوم نہیں ہے کہ اس دھات کی اصل اہمیت کیا ہے اور نہ ہی اسے میرے بارے میں کچھ علم ہے۔ اسرائیل میں پائی جانے والی ایف ایف بھی دستیاب کر لی گئی ہے اور اس کا کیمیائی تجزیہ بھی کر لیا گیا ہے۔ وہ بالکل پاکیشیائی ایف ایف کی طرح ہے اور جناب مزید خصوصی چیکنگ پر یہ بات بھی نوٹس میں آئی ہے کہ افریقہ اور ایکریمیا کے کئی علاقوں میں بھی گہرائی میں یہ ایف ایف دھات موجود ہے۔ اس لئے اب یہ اتنی نایاب نہیں رہی جتنی پہلے سمجھی گئی تھی۔ بہرحال اس سے ہمیں یہ فائدہ ہو جائے گا کہ بی ٹی کاٹن سیڈ کی وسیع پیمانے پر تیاری میں اب کوئی رکاوٹ پیش نہیں آئے گی اور ہم اس سیڈ کو مزید مسلم ممالک جہاں کاٹن کاشت ہوتی ہے پھیلا کر وہاں بھی تباہی و بربادی کا خوفناک سرکل آسانی سے شروع کرا سکیں گے"۔

نکولس نے مؤدبانہ لہجے میں تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

"اس ڈاکٹر فیرگو کو اس سیڈ کے بارے میں تو علم نہیں ہے"...... صدر نے پوچھا۔

"نہیں جناب، وہ سائنسدان ہیں انہیں اس بارے میں کیسے معلوم ہو سکتا ہے"...... نکولس نے جواب دیا۔

"اسے یہ بھی معلوم نہیں ہونا چاہئے کہ اس پر یہاں کام ہو رہا ہے"...... صدر نے کہا۔

"جناب اسے کسی بات کا بھی علم نہیں ہے"...... نکولس نے جواب دیا۔

"ڈاکٹر بینکوایٹ یہاں شفٹ ہو گئے ہیں"...... صدر نے کہا۔

"یس سر، یہاں لیبارٹری میں ایف ایف بھی پہنچ چکی ہے اور ڈاکٹر بینکوایٹ نے بھی یہاں چارج سنبھال لیا ہے اور اب وہ اطمینان سے اس کی تیاری میں مصروف ہیں"...... نکولس نے جواب دیا۔

"او کے، ٹھیک ہے۔ اب آپ جا سکتے ہیں"...... صدر نے کہا تو نکولس اٹھا۔ اس نے سلام کیا اور آفس سے باہر چلا گیا۔

"اس شیطان عمران کو اگر اصل بات کا علم ہو گیا تو وہ یہاں قیامت برپا کر دے گا"...... صدر نے بڑبڑاتے ہوئے کہا۔ اسی لمحے فون کی گھنٹی بج اٹھی تو صدر نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا لیا۔

"یس"...... صدر نے رسیور اٹھا کر کہا۔

"میراسو سے جناب پال کی کال ہے سر۔ وہ پاکیشیا سیکرٹ سروس

کے بارے میں خصوصی رپورٹ دینا چاہتے ہیں"...... دوسری طرف سے ملٹری سیکرٹری کی مؤدبانہ آواز سنائی دی۔

"کرائیں بات"...... صدر نے کہا۔

"ہیلو سر، میں پال بول رہا ہوں"...... چند لمحوں بعد ایک مؤدبانہ آواز سنائی دی۔

"یس، کیا رپورٹ ہے"...... صدر صاحب نے اپنے مخصوص اور بھاری لہجے میں کہا۔

"جناب۔ پاکیشیا سے رپورٹ ملی ہے کہ عمران اپنے چار ساتھیوں کے ساتھ چارٹرڈ طیارے کے ذریعے کرانس روانہ ہوا ہے۔ کرانس سے معلوم ہوا کہ ان کو رونالڈو پہنچانے کے لئے ایک اور چارٹرڈ طیارہ پہلے سے بک کرایا گیا ہے"...... پال نے جواب دیا۔

"رونالڈو میں تمہارا سیٹ اپ کیا ہے"...... صدر نے کہا۔

"جناب، ہمارا نیٹ ورک وہاں کام کر رہا ہے"...... پال نے جواب دیا۔

"وہاں آپ نے ان کی صرف خفیہ نگرانی کرانی ہے۔ ان کے کسی کام میں نہ مداخلت کرنی ہے اور نہ ہی نگرانی کے بارے میں پتہ لگنا چاہئے۔ ہاں جب وہ واپس چلے جائیں یا ان کا رخ اسرائیل کی طرف ہو تو آپ نے مجھے تفصیلی رپورٹ دینی ہے"...... صدر نے کہا۔

"یس سر۔ حکم کی تعمیل ہو گی سر"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"ایک بار پھر کہہ رہا ہوں کہ آپ نے کسی صورت سامنے نہیں آنا"...... صدر صاحب نے کہا۔

"یس سر، آپ بے فکر رہیں سر۔ ایسا ہی ہو گا جیسا آپ چاہتے ہیں سر"...... پال نے کہا۔

"او کے"...... صدر صاحب نے کہا اور رسیور رکھ دیا۔ ان کے چہرے پر اب قدرے اطمینان کے تاثرات ابھر آئے تھے کیونکہ انہیں یقین تھا کہ نکولس کے ساتھ مل کر انہوں نے جو پلاننگ کی ہے اس سے لامحالہ عمران اور پاکیشیا سیکرٹ سروس مکمل طور پر ڈاج کھا جائے گی۔

یورنو کے ایک ہوٹل میں عمران اپنے ساتھیوں سمیت موجود تھا۔ وہ ابھی تھوڑی دیر پہلے ہی مسلسل سفر کر کے رونالڈو کے سب سے بڑے جزیرے اور دارالحکومت یورنو پہنچے تھے اور چونکہ اس بڑے ہوٹل میں ان کے کمرے پہلے سے بک تھے اس لئے وہ ایئرپورٹ سے سیدھے یہاں پہنچ گئے تھے۔ عمران نے یہاں آتے ہی ٹرانسمیٹر پر ٹائیگر کو کال کیا تھا اور اب وہ سب ٹائیگر کے انتظار میں تھے تاکہ اس سے تازہ ترین رپورٹ حاصل کی جاسکے۔

"عمران صاحب۔ یہاں لازماً اسرائیل کی لیبارٹریاں ہوں گی جہاں اس ایف ایف دھات کو بھجوایا گیا ہوگا"...... صفدر نے کہا۔

"چار لیبارٹریاں تو ٹائیگر ٹریس کر کے چیک بھی کر چکا ہے۔ اب وہ آئے تو پتہ چلے کہ مزید کتنی لیبارٹریوں کا پتہ چلا ہے"...... عمران نے کہا۔

"کیا مطلب۔ یہاں اس قدر تعداد میں لیبارٹریاں کیوں ہیں"...... جولیا نے کہا۔

"یہاں کی آب و ہوا سائنسی لیبارٹریوں کے لئے موافق ہوگی"...... عمران نے بڑے معصوم سے لہجے میں جواب دیا تو سب بے اختیار ہنس پڑے۔ اسی لمحے دروازے پر دستک کی آواز سنائی دی تو صفدر نے اٹھ کر دروازہ کھولا تو دروازے پر ٹائیگر اپنی اصل شکل میں موجود تھا۔ ٹائیگر نے اندر داخل ہو کر سب کو سلام کیا۔ عمران اور اس کے ساتھی بھی اصل چہروں میں تھے۔ وہ سب کاغذات کی رو سے سیاحت کے لئے یہاں آئے تھے۔

"باس، میں نے اس لیبارٹری کے بارے میں معلومات حاصل کر لی ہیں جہاں یہ دھات پہنچائی گئی ہے لیکن اس کے محل وقوع کے بارے میں حتمی طور پر علم نہیں ہو رہا"...... ٹائیگر نے کہا تو عمران کے ساتھ ساتھ باقی ساتھی بھی بے اختیار چونک پڑے۔

"کیسے۔ تفصیل بتاؤ"...... عمران نے سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"باس، اسرائیل سے آنے والا کلارک جس کمپنی کے مینجنگ ڈائریکٹر سے ملا تھا اور دوسرے روز اسے اس کے آفس میں گولی مار کر ہلاک کر دیا گیا تھا۔ میں نے بھاگ دوڑ کر کے ہلاک ہونے سے پہلے اس کی نقل و حرکت کے بارے میں معلومات حاصل کر لی ہیں۔ اس کا نام فلیچر تھا۔ کلارک سے ملنے اور پھر ہلاک ہونے کے درمیان عام روٹین کے معمولات سے ہٹ کر فلیچر یہاں کی ایک سپورٹس کا سامان

تیار کرنے والی فیکٹری جس کا نام یورٹو سپورٹس کمپنی ہے کی مینجنگ ڈائریکٹر مس روزی سے ملا تھا اور مس روزی کے ساتھ فلیچر نے یہاں کے ایک سینڈیکیٹ کے چیئرمین ماسٹر سے ملاقات کی۔ اس کے بعد فلیچر واپس چلا گیا اور دوسرے روز اسے ہلاک کر دیا گیا اور باس میں نے یہ بھی معلوم کر لیا ہے کہ فلیچر کو ہلاک بھی ماسٹر سینڈیکیٹ کے آدمی نے کیا تھا۔ میں نے کوشش کی کہ ماسٹر تک پہنچ سکوں لیکن ماسٹر تب سے مسلسل یورٹو سے باہر گیا ہوا ہے اور ابھی تک اس کی واپسی نہیں ہوئی البتہ ماسٹر کے خاص آدمیوں سے یہ معلوم ہوا ہے کہ ماسٹر کا تعلق یورٹو میں ایک لیبارٹری سے خصوصی طور پر ہے اور ماسٹر اس لیبارٹری میں شراب کا سپلائر بھی ہے اور اس لیبارٹری میں اس کا آنا جانا بھی رہتا ہے۔ اس لیبارٹری کو کاریکس لیبارٹری کہا جاتا ہے لیکن اس کے محل وقوع کا کسی کو علم نہیں ہے اور سوائے اس ماسٹر کے مجھے یہ بھی معلوم ہوا ہے کہ جب روزی اور فلیچر اس ماسٹر سے مل کر واپس گئے تو ماسٹر فوری طور پر کار میں سوار ہو کر اس لیبارٹری میں چلا گیا تھا اور پھر اس کی واپسی صبح کو ہوئی تھی"۔ ٹائیگر نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"اب یہ ماسٹر کہاں ہے"...... عمران نے کہا۔

"وہ ملک سے باہر گیا ہوا ہے اور اس بارے میں کوئی بھی نہیں جانتا"...... ٹائیگر نے جواب دیا۔

"اس سینڈیکیٹ کا اصل اڈہ کہاں ہے"...... عمران نے کہا۔

"شارپ کلب یہاں کا سب سے بدنام کلب ہے۔ یہ انتہائی گھٹیا مجرموں کا کلب ہے۔ ماسٹر اس کلب کا مالک بھی ہے اور جنرل مینجر بھی۔ اس کا دفتر اس کلب کے نیچے ہے۔ میں لپنے طور پر اس کلب کا چکر لگا چکا ہوں۔ حتیٰ کہ میں نے اس دفتر کو بھی دیکھا ہے لیکن وہاں سے بھی یہی معلوم ہوا ہے کہ ماسٹر ملک سے باہر ہے"...... ٹائیگر نے کہا۔

"ماسٹر کی عدم موجودگی میں وہاں کا انچارج کون ہوتا ہے"۔ عمران نے پوچھا۔

"مینجر سویران۔ وہ بھی انتہائی گھٹیا ٹائپ کا غنڈہ ہے"...... ٹائیگر نے جواب دیا۔

"تم کس حیثیت سے وہاں گئے تھے"...... عمران نے پوچھا۔

"میں نے یہاں کے ایک سمگلر کے بارے میں پاکیشیا سے ٹپ حاصل کر لی تھی۔ اس سمگلر کے تعلقات ماسٹر سے خاصے قریبی ہیں۔ اس نے مجھے سویران کے نام کی ٹپ دی تھی۔ میں اس سویران سے ملا۔ میں نے وہاں جوا کھیلنے کی خواہش ظاہر کی تو سویران نے مجھے خصوصی بلیک کارڈ جاری کر دیا۔ اس بلیک کارڈ کی وجہ سے میں تہہ خانوں میں آسانی سے پہنچ گیا جہاں بڑے پیمانے پر جوا کھیلا جاتا ہے"۔ ٹائیگر نے جواب دیا۔

"کیا تم سویران سے اسی حلیئے میں ملے تھے۔ میک اپ میں"...... عمران نے پوچھا۔

"اسی حلیئے میں باس"...... ٹائیگر نے جواب دیا۔
"اب وہ کارڈ کہاں ہے"...... عمران نے کہا۔
"وہ تو واپسی کے وقت وہیں لے لیا گیا تھا"...... ٹائیگر نے جواب دیا۔
"کیا اب سویران ہمارے نئے کارڈ جاری کر دے گا"...... عمران نے پوچھا۔
"نہیں باس، اس نے مجھے کہا تھا کہ وہ اس سمگلر کی صرف اتنی عزت کر سکتا ہے کہ اس کے مہمان کو ایک بار کارڈ جاری کر دے"...... ٹائیگر نے جواب دیا۔
"تو دوسرے لوگ وہاں کیسے جاتے ہوں گے"...... عمران نے پوچھا۔
"کوئی اور سلسلہ ہو گا۔ میں نے معلوم ہی نہیں کیا کیونکہ میں تو صرف ماسٹر کو چیک کرنے گیا تھا"...... ٹائیگر نے جواب دیا۔
"وہاں آنے جانے والے کسی خفیہ راستے سے آتے جاتے ہوں گے۔ تم نے چیک کیا ہے"...... عمران نے کہا۔
"میں نے چیک کیا ہے۔ وہاں کوئی خفیہ راستہ نہیں ہے۔ سب لوگ کلب کے ہال اور راہداری سے گزر کر لفٹ کے ذریعے نیچے جاتے ہیں اور پھر اسی راستے سے باہر آتے ہیں"...... ٹائیگر نے جواب دیتے ہوئے کہا۔
"اس سویران کو یقیناً معلوم ہو گا کہ ماسٹر کہاں ہے"...... عمران

نے چند لمحے خاموش رہنے کے بعد کہا۔
"میں نے اپنے مخصوص انداز میں معلوم کیا تھا لیکن وہ بے خبر تھا۔ میں نے یہ بھی معلوم کیا ہے کہ ماسٹر اپنی نقل و حرکت کے بارے میں کسی کو تفصیل نہیں بتاتا"...... ٹائیگر نے جواب دیا۔
"تو اس کا مطلب ہے کہ اب ہم یہاں اس کی واپسی کا انتظار کرتے رہیں"...... عمران نے کہا۔
"بظاہر تو اس کے علاوہ اور کوئی راستہ نہیں ہے"...... ٹائیگر نے جواب دیا۔
"ماسٹر کیا خود کار ڈرائیو کرتا ہے"...... عمران نے کہا۔
"میں نے اس اینگل پر بھی کام کیا ہے باس۔ ماسٹر نے کوئی ڈرائیور یا باڈی گارڈ نہیں رکھا۔ حتیٰ کہ اس کی کوئی گرل فرینڈ بھی نہیں ہے"...... ٹائیگر نے جواب دیا تو عمران بے اختیار ہنس پڑا۔
"ایسا آدمی غنڈے کی بجائے کوئی فلاسفر ہی ہو سکتا ہے۔ بہرحال ٹھیک ہے۔ اب تم واپس پاکیشیا جا سکتے ہو"...... عمران نے کہا۔
"مگر باس، اگر آپ اجازت دیں تو میں یہاں آپ کے ساتھ کام کروں"...... ٹائیگر نے کہا۔
"جو کچھ تم کر سکتے تھے وہ تم نے کر لیا ہے۔ اب سوائے اس کے کہ تم ہمارے ساتھ ساتھ لٹکے رہو اور کیا کر سکتے ہو۔ اس لئے بہتر ہے کہ واپس چلے جاؤ"...... عمران نے قدرے خشک لہجے میں کہا۔
"یس باس"...... ٹائیگر نے کہا اور اٹھ کر سلام کر کے واپس

دروازے کی طرف بڑھا۔

"ایک منٹ"....... عمران نے کہا تو ٹائیگر واپس مڑا۔

"تم بہرحال مہمان ہو۔ اس لئے کچھ نہ کچھ خاطر خدمت تمہاری ہونی چاہئے"....... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"ایسی کوئی بات نہیں باس"....... ٹائیگر نے کہا۔

"بیٹھو"....... عمران نے کہا تو ٹائیگر دوبارہ کرسی پر بیٹھ گیا۔

"صفدر بیگ سے ایس ایس ٹی نکالو اور ٹائیگر کو چیک کرو"۔ عمران نے صفدر سے کہا تو صفدر تو صفدر ٹائیگر سمیت سب بے اختیار اچھل پڑے۔

"اوہ۔ اوہ اچھا"....... صفدر نے کہا اور تیزی سے دیوار میں موجود ایک الماری کی طرف بڑھ گیا جبکہ ٹائیگر نے بے اختیار ہونٹ بھینچ لئے تھے۔ صفدر نے الماری میں موجود بیگ میں سے ایک ریموٹ کنٹرول نما آلہ نکالا اور اسے آن کر دیا۔ پھر اس آلے کی مدد سے اس نے ٹائیگر کی مکمل چیکنگ کی لیکن اس نے کوئی کاشن نہ دیا تو صفدر نے آلہ بند کر دیا اور ٹائیگر کا ستا ہوا چہرہ یکلخت کھل اٹھا۔

"اب ٹھیک ہے۔ اب تم جا سکتے ہو"....... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا اور ٹائیگر مسکراتا ہوا اٹھا اور سلام کر کے واپس مڑا اور دروازے سے باہر چلا گیا۔ صفدر نے آلہ واپس بیگ میں ڈال دیا۔

"تمہیں کیا شک پڑا تھا"....... جولیا نے کہا۔

"شک نہیں پڑا تھا صرف امکانی طور پر چیکنگ کرائی ہے کیونکہ

بہرحال اسرائیل، ایکریمیا اور کارمن تین ملک اس مشن میں ملوث ہیں۔ اگر ٹائیگر کو چیک کر لیا گیا ہوتا تو میں سمجھ جاتا کہ وہ لوگ یہاں بھی ہمارے خلاف ایکشن میں ہیں"....... عمران نے کہا۔

"تو اب تمہارا کیا خیال ہے کہ وہ یہاں ہماری آمد سے بے خبر ہوں گے"....... جولیا نے کہا۔

"اگر باخبر ہوتے تو اب تک ٹائیگر نہ سہی یہاں اس کمرے میں کچھ نہ کچھ ضرور پہنچ گیا ہوتا۔ کیونکہ ہم اصل چہروں میں ہیں"....... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"جبکہ میرا خیال ہے عمران صاحب کہ انہیں یہاں ہماری آمد کی پوری طرح توقع ہو گی۔ اسی لئے تو انہوں نے یہاں پیشگی انتظامات کئے ہیں۔ یہاں سے واپسی پر وہ کلارک ہلاک ہو گیا۔ فلیچر ہلاک کر دیا گیا اور اب ماسٹر بھی غائب ہے۔ لگتا ہے اسے بھی ہلاک کر کے اس کی لاش غائب کر دی گئی ہے"....... صفدر نے کہا۔

"تمہاری بات درست ہے۔ اسی خدشے کی بنا پر تو میں نے ٹائیگر کی چیکنگ کرائی ہے"....... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"تم نے ٹائیگر کو واپس کیوں بھیج دیا جبکہ وہ یہاں ہمارے لئے مفید ثابت ہو سکتا تھا"....... جولیا نے کہا۔

"نہیں، اسے میں نے اپنے طور پر کام کرنے کا کہا تھا۔ جو کچھ کر سکتا تھا وہ کر چکا ہے"....... عمران نے جواب دیا۔

"اب آپ یقیناً اس سویران سے معلومات حاصل کرنے کی

کوشش کریں گے"...... صفدر نے کہا۔

"نہیں۔ سویران کو اگر معلوم ہوتا تو ٹائیگر اس سے معلوم کر چکا ہوتا۔ اب کوئی اور طریقہ سوچنا ہوگا"...... عمران نے کہا۔

"تم نے ٹائیگر سے ان چار لیبارٹریوں اور کاریکس لیبارٹری کے بارے میں کچھ نہیں پوچھا"...... اچانک جولیا نے چونک کر کہا۔

"اس نے مجھے فون پر ان کی تفصیل بتا دی تھی۔ یہ پرائیویٹ سیکٹر میں کام کرنے والی لیبارٹریاں ہیں اور اگر ان کے علاوہ کسی اور لیبارٹری کے بارے میں اسے معلوم ہوتا تو وہ لازماً اس کے بارے میں بتاتا۔ بہرحال تمہاری بات سے ایک اور تجویز سامنے آئی ہے کہ اس سویران کو بہرحال یہ ضرور معلوم ہوگا کہ ماسٹر کا تعلق کس لیبارٹری سے ہے۔ وہ کس لیبارٹری کو شراب سپلائی کرتا ہے"۔ عمران نے کہا۔

"ہو سکتا ہے کہ وہ سب لیبارٹریوں کو شراب سپلائی کرتا ہو"۔ جولیا نے کہا۔

"ہونے کو تو سب کچھ ہو سکتا ہے لیکن نہ ہونے کو تو کچھ بھی نہیں ہو سکتا۔ جیسے اب تک صفدر خطبہ نکاح یاد نہیں کر سکا"...... عمران نے کہا۔

"تم پر پھر غیر سنجیدگی کا دورہ پڑنے لگا ہے۔ چلو اٹھو اور سویران سے بات کرو"...... جولیا نے کہا اور اس کے ساتھ ہی وہ اٹھ کر کھڑی ہو گئی۔

"لیکن مس جولیا، کیا وہ سب کچھ آسانی سے بتا دے گا"۔ صفدر نے اٹھتے ہوئے کہا۔

"نہیں بتائے گا تو میں پوچھ لوں گا"...... تنویر نے بھی اٹھتے ہوئے کہا۔

"اب صرف کیپٹن شکیل رہ گیا ہے۔ اس کی بھی رائے لے لو"۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"عمران صاحب، فرض کیا آپ کو معلوم ہو جائے کہ فلاں لیبارٹری میں ایف ایف دھات موجود ہے اور وہاں اس سے کوئی کیمیائی ہتھیار تیار ہو رہا ہے تو پھر آپ کا رد عمل کیا ہوگا"...... کیپٹن شکیل نے کہا تو عمران سمیت سب اسے چونک کر دیکھنے لگے۔

"کیا مطلب، میں سمجھا نہیں تمہاری بات"...... عمران نے کہا۔

"عمران صاحب، کیا آپ وہ دھات لے کر واپس چلے جائیں گے یا اس لیبارٹری کو تباہ کریں گے یا پھر اس ہتھیار کا فارمولا حاصل کرنے کی کوشش کریں گے"...... کیپٹن شکیل نے کہا تو عمران نے بے اختیار ایک طویل سانس لیا۔

"تم نے واقعی بہت گہرا سوال کیا ہے۔ تمہارے چیف کے ذہن میں تو صرف اتنی سی بات تھی کہ اس دھات سے کوئی ایسا ہتھیار اسرائیل تیار نہ کر سکے۔ جسے وہ پاکیشیا کے خلاف استعمال کرے۔ دوسری بات یہ کہ پاکیشیا کیمیائی ہتھیار تیار کرنے کا خواہشمند بھی نہیں ہے اور نہ ہوگا۔ کیونکہ عالمی سطح پر وہ کیمیائی ہتھیاروں پر

پابندی کا حامی ہے۔ اس لئے ہمیں کسی کیمیائی ہتھیار کے فارمولے کی ضرورت نہیں ہے۔ اب رہ گئی وہ لیبارٹری تو اسے تباہ کر کے ہمیں کیا ملے گا۔ ایسی لیبارٹری دوبارہ آسانی سے تیار کی جا سکتی ہے"۔ عمران نے جواب دیا۔

"اس کا مطلب ہے کہ آپ کا مشن صرف اس دھات کی واپسی ہے"...... کیپٹن شکیل نے کہا۔

"بشرطیکہ وہ دھات اب تک استعمال نہ کر لی گئی ہو۔ اگر ایسا ہے تو پھر واقعی اس لیبارٹری یا ان سائنسدانوں کا خاتمہ ضروری ہو جائے گا"...... عمران نے کہا۔

"لیکن عمران صاحب، یہ دھات لامحالہ دنیا کے دوسرے علاقوں سے بھی مل سکتی ہے"...... صفدر نے کہا۔ وہ سب دوبارہ کرسیوں پر بیٹھ گئے تھے۔

"ہاں۔ ہو سکتا ہے اور ہم اس پراسیس کو تو نہیں روک سکتے۔ ہم تو صرف امکانی حد تک ہی کام کر سکتے ہیں۔ البتہ میری اس سلسلے میں چیف سے بات ہوئی تھی اور اس نے کہا تھا کہ اس سلسلے میں واضح بات سامنے آنے پر وہ اقوام متحدہ کے اس سیل کے نوٹس میں یہ بات لائے گا جو ان کیمیائی ہتھیاروں کے خلاف کام کرتا ہے۔ اس طرح آئندہ اس کی پروڈکشن خود بخود بند ہو جائے گی اور پاکیشیا اپنے طور پر تو پھر کچھ بھی کر سکتا ہے"...... عمران نے کہا اور سب نے اثبات میں سر ہلا دیئے۔

پال لمبے قد اور قدرے پھیلے ہوئے جسم کا مالک تھا۔ وہ آج صبح ایک خصوصی فلائٹ سے ایکریمیا سے یہاں پہنچا تھا۔ وہ کٹر یہودی تھا اور اس نے ایکریمیا میں مخبری کا ایک وسیع اور جدید انداز کا نیٹ ورک قائم کر رکھا تھا۔ اس کا نیٹ ورک اس قدر وسیع اور باوسائل تھا کہ پرائیویٹ پارٹیوں کے ساتھ ساتھ حکومتیں بھی اس سے کام لیتی رہتی ہیں اور خاص طور پر حکومت اسرائیل تو اس کی خصوصی کلائنٹ تھی اور اس نے اپنی ایجنسی کے ذریعے اسرائیل کے لئے ایسے ایسے کام کئے تھے کہ اسرائیلی حکومت اور خاص طور پر اسرائیل کے صدر اس سے بے حد متاثر تھے۔ یہی وجہ تھی کہ اسرائیل کے صدر نے پاکیشیا سیکرٹ سروس کی چیکنگ اور نگرانی کا کام براہ راست اس کی ایجنسی کے ذمے لگایا تھا۔ اس کی ایجنسی کا نام رائل سرچنگ تھا۔ اس نیٹ ورک صرف ایکریمیا میں ہی نہیں بلکہ یورپ، ایشیا اور افریقہ

کے بڑے بڑے ملکوں تک موجود تھا یا وہاں کے پرائیویٹ نیٹ ورکس سے اس کے رابطے تھے۔ اس لحاظ سے رائل سرچنگ بین الاقوامی طور پر کام کرتی رہتی تھی۔ وہ چونکہ اس کام میں انتہائی جدید ترین مشینری استعمال کرتے تھے اس لئے ہمیشہ کامیابی ان کے قدم چومتی تھی۔ بڑے بڑے ایجنٹ اور ایجنسیاں اس کے مقابل ناکام ہو جاتی تھیں۔ پال اپنی بھرپور جوانی کے دور میں ایکریمیا کی ایک ایجنسی میں طویل عرصہ تک کام کر چکا تھا۔ اس لئے اسے پاکیشیا سیکرٹ سروس اور خصوصاً عمران کے بارے میں کافی سے زیادہ معلومات حاصل تھیں۔ اس لئے جب اسرائیل کے صدر نے اسے عمران اور پاکیشیا سیکرٹ سروس کے خلاف کام دیا تو اس نے یہودی ہونے کے باوجود اسرائیلی حکومت سے بھی منہ مانگا معاوضہ حاصل کر لیا تھا۔ پھر پاکیشیا میں اس نے ایک پرائیویٹ نیٹ ورک سے رابطہ کر کے عمران کی سرگرمیوں کے بارے میں معلومات حاصل کیں اور جب عمران اپنے چار ساتھیوں سمیت چارٹرڈ طیارے سے کرانس روانہ ہوا تو اسے فوری طور پر اطلاع مل گئی تھی اور اس نے کرانس سے بھی معلومات حاصل کر لی تھیں کہ یہاں بھی ان کے لئے چارٹرڈ طیارہ موجود تھا اور وہ اس چارٹرڈ طیارے کے ذریعے رونالڈو پہنچ گئے تھے۔ یہاں پہنچ کر اسے معلوم ہوا کہ پاکیشیا سے ان لوگوں کے لئے ہوٹل فائیو سٹار میں کمرے بک کرائے گئے تھے۔ اس لئے اس کے آدمیوں نے اس ہوٹل میں دوسرے کمرے لے لئے تھے اور وہ جدید ترین

مشینری کے ذریعے ان کمروں کی آسانی سے چیکنگ کر سکتے تھے۔ پال یہاں اپنے نیٹ ورک کے آفس میں موجود تھا۔ اس نے اپنے آدمیوں کو صرف نگرانی کا حکم دے رکھا تھا کیونکہ اسرائیل کے صدر نے اسے سختی سے یہ حکم دیا تھا۔ ویسے بھی عام حالات میں وہ اور اس کا گروپ صرف نگرانی اور معلومات حاصل کرنے تک ہی اپنے آپ کو محدود رکھتا تھا۔ اسے معلوم تھا کہ عمران اور اس کے ساتھی ہوٹل فائیو سٹار میں پہنچ چکے ہیں۔ اس لئے اب وہ اپنے آدمیوں کی طرف سے رپورٹ کا منتظر تھا کہ فون کی گھنٹی بج اٹھی اور پال نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا لیا۔

"یس، پال بول رہا ہوں"۔۔۔۔ پال نے کہا۔

"باس، راجر بول رہا ہوں ہوٹل فائیو سٹار سے"۔۔۔۔ ایک مؤدبانہ آواز سنائی دی۔

"یس، کیا رپورٹ ہے"۔۔۔۔ پال نے پوچھا۔

"باس، وہ پانچوں کمرہ نمبر دو سو دو میں اکٹھے موجود ہیں۔ ایک پاکیشیائی آدمی جس کا نام ٹائیگر ہے وہ وہاں ان سے ملنے آیا اور پھر ان کے درمیان ہونے والی تمام گفتگو ٹیپ کر لی گئی اس کے بعد عمران نے ایس ایس ٹی کی مدد سے اس ٹائیگر کی چیکنگ کرائی۔ اس کے ایس ایس ٹی آن ہوتے ہی میں نے اپنی تمام مشینری آف کر دی تھی پھر جب وہ آدمی ٹائیگر واپس چلا گیا تو میں نے دوبارہ مشینری آن کر دی اور ان کے درمیان ہونے والی تمام گفتگو ٹیپ کر لی گئی۔ اب

آپ فرمائیں کہ یہ ٹیپ آپ کو بھجوادی جائے یا نہیں یا مختصر طور پر بتا
دیا جائے"...... راجر نے کہا۔

"تم یہ ٹیپس مجھے فون پر سنوادو"...... پال نے کہا۔

"یس باس"...... دوسری طرف سے کہا اور کچھ دیر بعد ایک اور
آواز رسیور پر گونج اٹھی۔

"آؤ بیٹھو"...... یہ ایک آدمی کی آواز تھی اور پھر ایک دوسرے
سے ہونے والی باتوں سے پال سمجھ گیا کہ جس آدمی نے پہلے بات کی
تھی وہی عمران ہے۔ وہ خاموش بیٹھا باتیں سنتا رہا۔ پھر ٹائیگر کمرے
میں داخل ہوا۔ اس عمران نے ٹائیگر سے رپورٹ لی اور اس پر تفصیل
سے جرح بھی کی۔ اس کے بعد ٹیپ بند ہو گئی تو پال سمجھ گیا کہ ایس
ایس ڈی آن ہونے کی وجہ سے ایسا کیا گیا ہوگا۔ کچھ دیر بعد ایک بار پھر
ان کے درمیان گفتگو شروع ہو گئی اور پال خاموش بیٹھا سنتا رہا۔ پھر
ٹیپ بند ہو گئی۔

"باس، آپ نے ٹیپس سن لی ہیں"...... راجر نے کہا۔

"ہاں، اب یہ لوگ کہاں ہیں"...... پال نے پوچھا۔

"وہ اپنے کمرے سے نکل کر ڈائننگ ہال میں چلے گئے اور پھر وہاں
سے وہ شارپ کلب جانے کا ارادہ رکھتے ہیں"...... راجر نے کہا۔

"ٹھیک ہے۔ تم نے نگرانی کرتے رہنا ہے لیکن کسی معاملے میں
مداخلت نہیں کرنی۔ شارپ کلب میں خاص طور پر اس سوئیران کو
پہلے سے کور کر لینا۔ کیونکہ اس سے ہونے والی بات چیت اہم

ہو گی"...... پال نے کہا۔

"یس باس"...... دوسری طرف سے کہا گیا تو پال نے اوکے کہہ
کر رسیور رکھ دیا۔ کچھ دیر تک وہ بیٹھا سوچتا رہا۔ پھر اس نے رسیور
اٹھایا اور تیزی سے نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔

"انتھونی بول رہا ہوں"...... رابطہ قائم ہوتے ہی ایک مردانہ
آواز سنائی دی۔

"پال بول رہا ہوں چیف آف رائل سرچنگ"...... پال نے
کہا۔

"اوہ، تم کہاں سے بول رہے ہو"...... دوسری طرف سے چونک
کر کہا۔

"میں یورٹو سے ہی بات کر رہا ہوں"...... پال نے مسکراتے
ہوئے کہا۔

"یورٹو سے۔ کب آئے ہو۔ کیا کوئی خاص مسئلہ ہے
یہاں"...... انتھونی نے انتہائی حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"ہاں، اسرائیل حکومت کی طرف سے یہاں کام کر رہا ہوں۔
پاکیشیا سیکرٹ سروس یہاں کسی مشن پر پہنچی ہوئی ہے اور میں ان کی
نگرانی کر رہا ہوں۔ تم جانتے تو ہو پاکیشیا سیکرٹ سروس کے بارے
میں"...... پال نے کہا۔

"ہاں، سنا ہوا تو ہے بہرحال ذاتی طور پر تو نہیں جانتا۔ لیکن ان کا
یہاں مشن کیا ہے"...... انتھونی نے انتہائی حیرت بھرے لہجے میں

کہا۔

"وہ کسی خاص لیبارٹری کی تلاش میں ہیں اور اس لیبارٹری کا علم شارپ کلب کے ماسٹر کو ہے لیکن ماسٹر کے بارے میں کہا جا رہا ہے کہ وہ ملک سے باہر ہے۔ میں نے تمہیں اس لئے کال کیا ہے کہ تمہیں معلوم ہو گا کہ ماسٹر کہاں ہے"...... پال نے کہا۔

"ہاں معلوم تو ہے"...... انتھونی نے جواب دیا۔

"تم معاوضہ لے لو اور اس کے بارے میں بتا دو تاکہ میں اس کی نگرانی کا پیشگی بندوبست کرا دوں۔ اس طرح مجھے کافی آسانی ہو جائے گی"...... پال نے کہا۔

"ماسٹر ایکریمیا گیا ہوا ہے۔ اس کی واپسی ایک ہفتے بعد ہو گی"...... انتھونی نے کہا۔

"کیا یہ حتمی بات ہے"...... پال نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"ہاں، حتمی ہے اور چونکہ میری ان معلومات سے تمہیں براہ راست کوئی فائدہ نہیں پہنچ سکتا اس لئے میں معاوضہ بھی نہیں لوں گا۔ بے فکر رہو"...... انتھونی نے کہا تو پال کا ستا ہوا چہرہ بے اختیار کھل اٹھا۔

"شکریہ، تم واقعی اصول پسند ہو۔ بہرحال کیا تم بتا سکتے ہو کہ ماسٹر کا تعلق کس لیبارٹری سے ہے"...... پال نے کہا۔

"اس کا تعلق تو یورٹو میں موجود تمام لیبارٹریوں سے ہے۔ وہ سب کو شراب سپلائی کرتا ہے اور دیگر مشروبات کی سپلائی بھی اس

کے ذمے ہے"...... انتھونی نے جواب دیا۔

"یہ لوگ اس لیبارٹری کی تلاش میں ہیں جہاں ماسٹر نے پاکیشیائی دھات پہنچائی ہے"...... پال نے کہا۔

"اس بارے میں مجھے علم نہیں ہے"...... انتھونی نے کہا۔

"او کے، شکریہ"...... پال نے کہا اور رسیور رکھ دیا۔ ظاہر ہے جب ماسٹر ملک سے ہی باہر تھا تو وہ اس بارے میں مزید کوئی اقدامات نہ کر سکتا تھا۔ اس نے سوچا کہ وہ اسرائیل کے صدر کو اب تک کی کارگزاری کی رپورٹ دے دے شاید وہ کوئی خاص ہدایات دیں۔ اس کے بعد اس نے رسیور اٹھایا اور ایک بار پھر تیزی سے نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔

"پریذیڈنٹ ہاؤس"...... رابطہ قائم ہوتے ہی ایک نسوانی آواز سنائی دی۔

"ملٹری سیکرٹری ٹو پریذیڈنٹ کرنل ماتھر سے بات کرائیں۔ میں پال بول رہا ہوں چیف آف رائل سرچنگ"...... پال نے کہا۔

"ہولڈ کریں"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"ہیلو، کرنل ماتھر بول رہا ہوں"...... چند لمحوں بعد ایک بھاری سی آواز سنائی دی۔

"پال بول رہا ہوں رونالڈو سے۔ بڑے صاحب کو خصوصی رپورٹ دینی ہے"...... پال نے کہا۔

"او کے، ہولڈ کریں۔ بڑے صاحب نے آپ کے بارے میں

خصوصی احکامات دے رکھے ہیں"....... ملٹری سیکرٹری نے کہا تو پال کے چہرے پر فخریہ تاثرات پھیلتے چلے گئے۔

"ہیلو"....... چند لمحوں بعد صدر مملکت کی مخصوص آواز سنائی دی۔

"پال عرض کر رہا ہوں جناب"....... پال نے انتہائی مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

"کیا رپورٹ ہے"....... دوسری طرف سے پوچھا گیا تو پال نے ٹیپس سے سنی گئی باتیں دوہرا دیں اور پھر یہ بھی بتا دیا کہ ماسٹر جسے تلاش کیا جا رہا ہے وہ ملک سے باہر ہے اور اس کی واپسی ایک ہفتے بعد ہو گی۔

"اس طرح یہ لوگ آسانی سے لیبارٹری تک پہنچ جائیں گے اور اگر یہ آسانی سے وہاں پہنچ گئے تو انہیں بہرحال شک پڑ جائے گا کہ معاملات وہ نہیں ہیں جو سامنے لائے جا رہے ہیں"....... صدر نے کہا تو پال چونک پڑا۔

"جناب، میں سمجھا نہیں جناب"....... پال نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"تم اپنا کام کئے جاؤ۔ لیکن کچھ بھی ہو جائے تم نے مداخلت نہیں کرنی اور میں ان کے مقابل کوئی اور گروپ لے آتا ہوں۔ تاکہ یہ جدوجہد کر کے وہاں تک پہنچ سکیں"....... صدر نے کہا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا تو پال نے اس انداز میں سر ہلایا جیسے اب

اس کی سمجھ میں بات آ گئی ہو۔ وہ سمجھ گیا تھا کہ صدر کو مکمل یقین ہے کہ عمران اور اس کے ساتھی اس لیبارٹری تک پہنچ جائیں گے اور یقیناً صدر نے خود اس بات کا اہتمام کیا ہوا ہے کہ یہ لوگ لیبارٹری تک پہنچ جائیں۔ یقیناً وہ کسی انداز میں انہیں دھوکہ دینا چاہتے ہیں۔ ہو سکتا ہے کہ انہوں نے کوئی ایسا متبادل راستہ رکھا ہوا ہو کہ یہ لوگ اس لیبارٹری سے مطمئن ہو کر واپس چلے جائیں اور اصل مشن بعد میں مکمل ہوتا رہے۔ ویسے بھی اس نے عمران اور اس کے ساتھیوں کے درمیان جو گفتگو سنی تھی اس سے وہ اصل معاملے کو سمجھ گیا تھا کہ عمران اور اس کے ساتھی اس دھات اور اس سے بننے والے ہتھیار کے بارے میں معلومات حاصل کرنے آئے ہیں اور اب اسرائیل کے صدر نے جو کچھ کہا ہے اس سے ظاہر ہوتا ہے کہ انہیں بھی اس بارے میں بخوبی علم ہے اور انہوں نے ایسا کوئی انتظام کر لیا ہے کہ یہ لوگ اس دھات اور لیبارٹری تک پہنچ کر مطمئن ہو کر چلے جائیں اور اصل مشن کسی اور جگہ مکمل کر لیا جائے اور اب صدر صاحب اس لئے چونک پڑے ہیں کہ اگر یہ لوگ آسانی سے اس لیبارٹری تک پہنچ گئے تو انہیں شک پڑ سکتا ہے اس لئے وہ کسی گروپ کو سامنے لے آنا چاہتے ہیں۔ پھر اچانک اس کے ذہن میں ایک خیال آیا تو وہ چونک پڑا۔ اس نے بجلی کی سی تیزی سے رسیور اٹھایا اور نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔ کچھ دیر بعد وہ دوبارہ اسرائیل کے صدر سے رابطہ کر چکا تھا۔

"کیا بات ہے۔ کیوں دوبارہ کال کی ہے"....... صدر کے لہجے میں

ہلکا ساغصہ نمایاں تھا۔

"جناب، آپ یقیناً کوئی خاص گروپ ان پاکیشیائیوں کے مقابل لانا چاہتے ہیں اور جناب ظاہر ہے اس گروپ کا تعلق لامحالہ اسرائیل سے ہوگا اور اس طرح وہ لوگ سمجھ جائیں گے کہ آپ براہ راست اس معاملے میں دلچسپی لے رہے ہیں اور اس سے وہ اور زیادہ مشکوک ہو جائیں گے"....... پال نے کہا۔

"اوہ، تمہاری بات درست ہے۔ میں واقعی ایسا کرنا چاہتا تھا اور ابھی میں سوچ ہی رہا تھا کہ کسے سامنے لایا جائے کہ تمہاری کال آ گئی"....... صدر نے کہا۔

"جناب، یہاں یورٹو میں موجود تمام لیبارٹریاں پرائیویٹ کمپنیوں کی ہیں اور ان پرائیویٹ کمپنیوں نے اپنی لیبارٹریوں کی حفاظت کے لئے مقامی لوگوں یا سینڈیکیٹ کو ہائر کیا ہوتا ہے جس لیبارٹری سے آپ کے مشن کا تعلق ہے اس کی سیکورٹی کے لئے بھی ایسا ہی انتظام موجود ہوگا آپ صرف انہیں الرٹ کر دیں اور عمران اور اس کے ساتھیوں کے بارے میں معلومات پہنچا دیں۔ اس طرح اس عمران کو آپ پر یا اسرائیل پر کوئی شک نہ پڑ سکے گا"....... پال نے بات کو گھما پھرا کر کرتے ہوئے کہا۔

"لیکن یہ مقامی لوگ تو عمران اور اس کے ساتھیوں کا مقابلہ نہیں کر سکتے"....... صدر نے کہا۔

"اسی لئے تو جناب میں عرض کر رہا ہوں کہ اس طرح ان لوگوں

کو کسی قسم کا شک نہیں پڑے گا البتہ اگر آپ حکم دیں تو اس گروپ کو میں عمران اور اس کے ساتھیوں کی پیش رفت کے بارے میں اطلاعات پہنچا دوں گا تاکہ وہ مقابلے کے لئے پوری طرح تیار ہو سکیں"....... پال نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"تمہاری بات واقعی غور طلب ہے۔ تم دس منٹ بعد دوبارہ فون کرنا"....... صدر نے کہا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا تو پال نے مسکراتے ہوئے رسیور رکھ دیا۔ اس نے بہرحال صدر اسرائیل کی نظروں میں اپنی جگہ بنا لی تھی اور اسے معلوم تھا کہ اس کا فائدہ اسے مستقبل میں پہنچے گا۔ پھر دس منٹ بعد اس نے دوبارہ پریذیڈنٹ ہاؤس رابطہ کیا تو صدر سے اس کی بات کرا دی گئی۔

"میں پال عرض کر رہا ہوں جناب"....... پال نے انتہائی مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

"جس لیبارٹری میں عمران اور اس کے ساتھی پہنچنا چاہتے ہیں اس لیبارٹری کا تعلق تھری ایس کمپنی سے ہے اور یہ لیبارٹری ناسوگا کے علاقے میں ہے اور جو کچھ بتایا گیا ہے اس ے مطابق اس کی سیکورٹی کے لئے شارپ سینڈیکیٹ کے تربیت یافتہ افراد کو رکھا گیا ہے۔ کیا تم اس سینڈیکیٹ کے بارے میں جانتے ہو"....... صدر نے کہا۔

"یس سر، یہ یورٹو تو کیا پورے رونالڈو کا سب سے خطرناک سینڈیکیٹ ہے اور عمران اور اس کے ساتھی بھی اس گروپ کے پیچھے ہیں۔ انہیں یہ اطلاع مل چکی ہے کہ اس گروپ کے چیف ماسٹر نے

ایف ایف دھات لیبارٹری میں پہنچائی ہے لیکن ماسٹر تو ملک سے باہر ہے"...... پال نے کہا۔

"اگر ماسٹر کو واپس کال کر لیا جائے تو کیا وہ ایجنٹوں کو کسی صورت روکنے اور مقابلہ کرنے کی ہمت رکھتا ہے"...... صدر نے کہا۔

"یس سر، ویسے تربیت یافتہ افراد کی بجائے یہ ماسٹر زیادہ بہتر رہے گا کیونکہ اس طرح یہ لوگ شک نہیں کر سکیں گے"...... پال نے جواب دیا۔

"اوکے، میں ماسٹر تک احکامات بھجوا دیتا ہوں کہ وہ فوری طور پر یورٹو پہنچے اور تم نے انہیں عمران اور اس کے ساتھیوں کے بارے میں پوری تفصیلات مہیا کرنی ہیں"...... صدر نے کہا۔

"جناب، ماسٹر کو تو پہنچنے میں پھر بھی وقت لگ جائے گا اور یہ لوگ اس وقت تک اس گروپ کا ہی خاتمہ کر چکے ہوں گے۔ اس کا نمبر ٹو سویران ہے۔ آپ اسے احکامات پہنچا دیں کہ وہ ان ایجنٹوں کے مقابل پوری قوت سے کام کرے۔ جب ماسٹر پہنچ جائے تو پھر وہ خود کنٹرول سنبھال لے گا"...... پال نے کہا۔

"ٹھیک ہے، میں احکامات بھجوا دیتا ہوں۔ تم اپنے طور پر سویران کو بریف کر دینا"...... دوسری طرف سے کہا گیا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا تو پال نے کریڈل دبایا اور پھر ٹون آنے پر اس نے تیزی سے نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔

"گارسن بول رہا ہوں"...... رابطہ قائم ہوتے ہی ایک مردانہ آواز سنائی دی۔

"پال بول رہا ہوں"...... پال نے تیز لہجے میں کہا۔

"یس باس"...... دوسری طرف سے انتہائی مؤدبانہ لہجے میں کہا گیا۔

"راجر کی طرف سے کوئی نئی اطلاع"...... پال نے کہا۔

"صرف اتنی اطلاع ہے کہ ان کے ٹارگٹس ڈائننگ ہال میں موجود ہیں"...... گارسن نے کہا۔

"راجر سے کہو مجھ سے فون پر بات کرے"...... پال نے کہا۔

"یس باس"...... دوسری طرف سے کہا گیا اور پال نے رسیور رکھ دیا۔ تھوڑی دیر بعد فون کی گھنٹی بج اٹھی تو اس نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا لیا۔

"یس پال بول رہا ہوں"...... پال نے کہا۔

"راجر بول رہا ہوں باس۔ گارسن نے کہا ہے کہ آپ کو کال کروں"...... دوسری طرف سے راجر کی آواز سنائی دی۔

"میں تمہیں یہاں سے وہاں براہ راست کال نہ کرنا چاہتا تھا اس لئے میں نے گارسن کو کہا تھا۔ عمران اور اس کے ساتھی کتنی دیر بعد شارپ کلب جانے کا ارادہ رکھتے ہیں"...... پال نے کہا۔

"ان کا خیال ہے کہ کھانا کھا کر وہ یہاں سے سیدھے شارپ کلب جائیں گے اور ابھی وہ کھانا کھانے میں مصروف ہیں"...... راجر نے

کہا۔

" تم نے وہاں شارپ کلب میں انتظام کرایا ہے"...... پال نے پوچھا۔

"یس باس"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

" اوکے۔ تم نے بہرحال صرف نگرانی کرنی ہے۔ کسی معاملے میں ہرگز مداخلت نہیں کرنی"...... پال نے کہا۔

" یس باس"...... دوسری طرف سے کہا گیا تو پال نے رسیور رکھ دیا اور سامنے دیوار پر لگے ہوئے کلاک میں اس نے وقت دیکھا اور پھر کچھ دیر خاموش بیٹھے رہنے کے بعد اس نے رسیور اٹھایا اور نمبر پریس کر دیئے۔

" انکوائری پلیز"...... رابطہ قائم ہوتے ہی ایک نسوانی آواز سنائی دی۔

" شارپ کلب کے مینجر سویران کا نمبر دیں"...... پال نے کہا تو دوسری طرف سے نمبر بتا دیا گیا اور پال نے کریڈل دبایا اور پھر ٹون آنے پر اس نے تیزی سے نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔

" سویران بول رہا ہوں"...... رابطہ قائم ہوتے ہی ایک سخت اور چیختی ہوئی آواز سنائی دی۔

" میں پال بول رہا ہوں چیف آف رائل سرچنگ۔ اسرائیلی حکومت کی طرف سے تمہیں کال کیا گیا ہوگا اور میرے بارے میں بھی بتا دیا گیا ہوگا"...... پال نے بھاری لہجے میں کہا۔

" اوہ، اوہ ہاں۔ آپ بتائیں کہ وہ پاکیشیائی کہاں ہیں اور کن حلیوں میں ہیں۔ میں ابھی ان کا خاتمہ کرا دیتا ہوں"...... دوسری طرف سے اسی طرح چیختے ہوئے اور سخت لہجے میں کہا گیا۔

" ان کی تعداد پانچ ہے۔ ان میں ایک سوئس نژاد عورت ہے اور چار ایشیائی مرد ہیں۔ ان کے لیڈر کا نام عمران ہے اور ویسے وہ اپنے آپ کو پرنس آف ڈھمپ بھی کہلواتا ہے۔ وہ خود شارپ کلب پہنچنے والے ہیں۔ انہیں ماسٹر کی تلاش ہے"...... پال نے کہا۔

" یہاں ہمارے کلب میں آ رہے ہیں۔ ویری گڈ۔ اب میں ان کا وہ حشر کروں گا کہ ان کی روحیں صدیوں تک بلبلاتی رہیں گی"۔ سویران نے مسرت بھرے لہجے میں کہا۔

" وہ دنیا کے انتہائی خطرناک ترین ایجنٹ ہیں اور انتہائی تربیت یافتہ بھی ہیں اس لئے ان پر کوئی اوچھا وار نہ کرنا ورنہ تم بھی ہلاک ہو جاؤ گے اور ساتھ ہی تمہارا کلب بھی میزائلوں سے اڑا دیا جائے گا"...... پال نے کہا۔

" آپ فکر مت کریں۔ ہم ایسے لوگوں سے نمٹنا زیادہ اچھی طرح جانتے ہیں"...... دوسری طرف سے کہا گیا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا تو پال نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے رسیور رکھ دیا۔

شارپ کلب کی عمارت دو منزلہ تھی اس پر شارپ کلب کا نیون سائن مسلسل جل بجھ رہا تھا۔ عمران اپنے ساتھیوں سمیت اس کے بڑے پھاٹک کے سامنے موجود تھا۔ وہ ہوٹل میں کھانا کھا کر پہلے کافی دیر تک فٹ پاتھ پر پیدل چلتے رہے تھے تاکہ کھانے کا بوجھ ان کے اعصاب پر حاوی نہ ہو سکے اور وہ کلب میں پوری طرح چاک وچوبند رہیں۔ پھر انہوں نے ٹیکسیاں لیں اور عمران ٹیکسی ڈرائیور کی مدد سے پہلے ایک خصوصی مارکیٹ گیا وہاں سے اس نے مشین پسٹلز کے ساتھ ساتھ بے ہوش کر دینے والی گیس کے پسٹلز اور کیپسول بھی خریدے اور پھر وہاں سے وہ یہاں شارپ کلب آئے تھے لیکن ٹیکسی ڈرائیوروں نے انہیں کلب کے مین گیٹ کے قریب اتار دیا تھا۔ وہ کسی صورت اندر جانے کے لئے تیار نہ تھے کیونکہ ان کے مطابق کلب میں موجود غنڈے اور بدمعاش کچھ بھی کر سکتے ہیں۔

"ہمیں میک اپ کر لینا چاہئے" .... صفدر نے کہا۔

"نہیں، اس کی ضرورت نہیں ہے۔ میں تو خود چاہتا ہوں کہ کوئی کلیو سامنے آئے" .... عمران نے کہا اور اس کے ساتھ ہی وہ بڑے پھاٹک میں داخل ہوا اور مین گیٹ کی طرف بڑھتا چلا گیا۔ اس کے پیچھے جولیا اور اس کے پیچھے دوسرے ساتھی تھے۔ کلب میں آنے جانے والے واقعی انتہائی گھٹیا درجے کے غنڈے اور بدمعاش نظر آ رہے تھے۔ ان سب کی نظریں جولیا پر اس طرح جمی ہوئی تھیں جیسے لوہا مقناطیس سے چمٹ جاتا ہے۔ اچانک ایک سائیڈ سے ایک آدمی تیزی سے ان کے قریب آیا۔

"کیا تم سیاح ہو" .... اچانک اس آدمی نے کہا۔

"ہاں، کیوں" .... عمران نے مڑ کر کہا۔ وہ آدمی غنڈہ دکھائی نہیں دے رہا تھا۔

"تو پھر واپس چلے جاؤ۔ ورنہ زندہ واپس نہ جا سکو گے اور تمہاری یہ عورت ہمیشہ کے لئے غائب ہو جائے گی" .... اس آدمی نے کہا۔

"آپ کون ہیں" .... عمران نے پوچھا۔

"میرا تعلق محکمہ سیاحت سے ہے۔ میری یہاں ڈیوٹی ہی یہی ہے کہ میں سیاحوں کو خطرے سے بچاؤں۔ میرا نام ہنری ہے اور میں محکمہ سیاحت میں انسپکٹر ہوں" .... اس آدمی نے جواب دیا۔

"لیکن ہم نے مینجر سویران سے ملنا ہے۔ کیا آپ کوئی ایسا راستہ بتا سکتے ہیں کہ ہم براہ راست سویران تک پہنچ سکیں" .... عمران نے

کہا۔

"اس سے مت ملو۔وہ تو ویسے ہی یورٹو کا سب سے خطرناک غنڈہ ہے۔واپس چلے جاؤ۔ورنہ ...." ہنری نے کہا اور پھر اس سے پہلے کہ مزید کوئی بات ہوتی اچانک مین گیٹ سے چار لحیم شحیم غنڈے ہاتھوں میں مشین گنیں پکڑے نکلے اور ان کی طرف بڑھے۔

"اوہ، اوہ سویران تک تمہاری اطلاع پہنچ گئی ہے۔یہ اس کے خاص غنڈے ہیں۔اب تم زندہ نہیں بچ سکتے" .... ہنری نے ان غنڈوں کو دیکھتے ہی خوفزدہ سے لہجے میں کہا اور اس کے ساتھ ہی وہ بجلی کی سی تیزی سے مڑا اور واپس چلا گیا۔

"تم ہمارے ساتھ آؤ۔تمہیں باس نے طلب کیا ہے"۔چاروں لحیم شحیم غنڈوں نے عمران اور اس کے ساتھیوں کے گرد باقاعدہ گھیرا ڈالتے ہوئے کہا۔ان کا لہجہ بے حد سخت تھا۔

"کون باس" .... عمران نے چونک کر پوچھا۔

"باس سویران" .... ایک آدمی نے کہا۔

"اوہ، اچھا چلو۔ہم بھی اس سے ہی ملنے آئے ہیں" .... عمران نے اطمینان بھرے لہجے میں کہا اور پھر وہ ان چاروں کے گھیرے میں مین گیٹ سے ہال میں داخل ہوئے اور پھر ہال میں سے ایک راہداری میں ہوتے ہوئے وہ ایک کمرے کے دروازے پر پہنچ گئے۔ہال میں موجود غنڈوں نے انہیں دیکھ کر سیٹیاں بجائیں اور دو چار نے جولیا پر گھٹیا ریمارکس بھی پاس کئے لیکن ان میں کسی نے حرکت نہیں کی تھی۔

شاید سویران کے محافظوں کی وجہ سے ایسا تھا۔عمران اور اس کے ساتھی بھی خاموشی سے راہداری میں آگے بڑھتے چلے گئے۔

"آؤ" .... سب سے آگے آنے والے نے دروازے کو دھکیل کر اندر داخل ہوتے ہوئے کہا اور عمران اس کے پیچھے اندر داخل ہوا۔اس کے پیچھے اس کے ساتھی اور سب سے آخر میں تین محافظ اندر داخل ہوئے۔یہ ایک خاصا بڑا کمرہ تھا جسے آفس کے انداز میں سجایا گیا تھا۔سامنے والی دیوار کے ساتھ ایک بڑی سی آفس ٹیبل موجود تھی جس کے پیچھے اونچی نشست کی ریوالونگ کرسی تھی اور اس کرسی پر ایک گینڈے نما آدمی بیٹھا ہوا تھا۔اس کا جسم ٹھوس اور پھیلا ہوا تھا لیکن اس کا سر اس کے جسم کی مناسبت سے چھوٹا تھا۔یوں لگ رہا تھا جیسے کسی بڑے تربوز پر کوئی خوبانی رکھ دی گئی ہو لیکن اس کے چہرے پر خباثت نمایاں تھی اور چھوٹی چھوٹی آنکھوں میں سانپ کی آنکھوں جیسی چمک تھی۔اس کے سر کے بال پیچھے کی طرف تھے۔اس کے دونوں کانوں میں پلاٹینیم کے بندے پڑے ہوئے تھے۔وہ اپنے چہرے اور انداز سے ہی کوئی غنڈہ اور بدمعاش دکھائی دیتا تھا۔اس کی تیز نظریں جولیا پر جمی ہوئی تھیں۔

"بیٹھو، میرا نام سویران ہے" .... اس گینڈے نما آدمی نے انتہائی کرخت لہجے میں کہا۔

"میرا نام پرنس ہے اور یہ میرے ساتھی ہیں اور ہم تو تم سے ہی ملنے آرہے تھے" .... عمران نے بڑے اطمینان بھرے لہجے میں کہا۔

"اچھا کیوں"....... سویران نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"ہم نے ماسٹر سے ملنا ہے اور یہ تم بتاؤ گے کہ ماسٹر کہاں ہے"۔ عمران نے کہا۔

"ماسٹر تم جیسے حقیر ایشیائیوں سے نہیں ملا کرتا۔ البتہ اس خوبصورت لڑکی سے وہ ضرور ملے گا اور تم اب تک زندہ بھی اس لڑکی کی وجہ سے ہو۔ ورنہ تمہیں باہر سڑک پر ہی گولیوں سے اڑا دیا جاتا۔ روجر"....... سویران نے بات کرتے کرتے یکلخت میز کے قریب کھڑے اپنے محافظ سے مخاطب ہو کر کہا۔

"یس باس"....... اس محافظ نے چونک کر کہا۔

"اس لڑکی کو سپیشل روم میں لے جاؤ۔ یہ ماسٹر کے لئے تحفہ ہے اور ان کو گولیوں سے اڑا دو"....... سویران نے بیٹھے بیٹھے احکامات دیتے ہوئے کہا۔

"کیا ان کا خاتمہ یہیں کرنا ہے باس یا باہر لے جا کر انہیں ہلاک کریں"....... روجر نے کہا۔

"باہر لے جا کر گولیوں سے اڑا دو"....... سویران نے کہا۔

"پھر اتنے تکلف کی کیا ضرورت تھی۔ یہ کام تو تم پہلے بھی کر سکتے تھے"....... عمران نے اٹھتے ہوئے کہا اور اس کے اٹھتے ہی جولیا سمیت باقی ساتھی بھی اٹھ کھڑے ہوئے۔

"یہ کمرہ ساؤنڈ پروف ہے"....... عمران نے مڑ کر اپنے ساتھیوں سے کہا تو دوسرے لمحے جیسے بجلی چمکتی ہے اسی طرح اس کے ساتھیوں

نے جیبوں سے مشین پسٹل نکالے اور پلک جھپکنے میں تڑتڑاہٹ کی آوازوں کے ساتھ ہی چاروں محافظ چیختے ہوئے نیچے گرے اور تڑپنے لگے جبکہ عمران نے یکلخت چھلانگ لگائی اور اس کے ساتھ ہی جھٹکے سے اٹھ کر کھڑا ہوتا ہوا سویران چیختا ہوا دوبارہ کرسی پر گرا اور کرسی کی پشت عقبی دیوار سے ایک جھٹکے سے ٹکرائی اور دوسرے لمحے سویران کا چہرہ پوری قوت سے سامنے میز کی سطح سے ٹکرایا اور سویران کے حلق سے نکلنے والی چیخ بھی اس کے محافظوں کے منہ سے نکلنے والی چیخوں میں شامل ہو گئی۔ اس کے ساتھ ہی عمران کا بازو گھوما اور مشین پسٹل کا دستہ پوری قوت سے سویران کے سر کی عقبی طرف پڑا اور سویران کا جسم جھٹکا کھا کر سیدھا ہوا ہی تھا کہ عمران کا بازو دوبارہ گھوما اور اس کی مڑی ہوئی انگلی کا ہک پوری قوت سے اس کی کنپٹی پر پڑا اور اس کے ساتھ ہی سویران کا جسم وہیں کرسی پر ہی ڈھیلا پڑ گیا۔ اس کی ناک سے خون کے قطرے نکل رہے تھے جبکہ محافظ مشین پسٹلوں کا شکار ہو کر اب تک ختم ہو چکے تھے۔

"مشین گنیں اٹھا لو"....... عمران نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے آگے بڑھ کر کرسی پر بے ہوش پڑے ہوئے اس گینڈے نما سویران کا بازو پکڑا اور ایک جھٹکے سے اسے کرسی سے نیچے فرش پر پٹختے ہوئے قالین پر ڈالا اور پھر اسی طرح گھسیٹتا ہوا وہ اسے صوفوں کے درمیان لے آیا۔

"اسے اٹھا کر صوفے پر ڈالو اور اس کا کوٹ اس کے عقب میں نیچے

کر دو"...... عمران نے کہا تو صفدر اور تنویر نے اس کی ہدایت پر عمل کر دیا۔

"تم اسے میرے حوالے کر دو"...... جولیا نے کہا۔

"نہیں، مجھے فوری طور پر پوچھ گچھ کرنا ہو گی"...... عمران نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے سویران کے چہرے پر تھپڑ مارنے شروع کر دیئے۔ تیسرے یا چوتھے تھپڑ پر سویران ہوش میں آ گیا اور ہوش میں آتے ہی اس نے بے اختیار اٹھنے کی کوشش کی لیکن اس کے عقب میں موجود تنویر نے اس کے کاندھوں پر ہاتھ رکھ کر اسے بیٹھے رہنے پر مجبور کر دیا۔

"یہ، یہ تم نے کیا کیا۔ یہ، یہ۔ تم۔ تم"...... سویران نے انتہائی بوکھلائے ہوئے لہجے میں کہا۔

"ماسٹر کہاں ہے"...... عمران نے کرخت لہجے میں کہا۔

"مجھے نہیں معلوم۔ ماسٹر بتا کر نہیں جاتا"...... سویران نے کہا تو عمران کی ٹانگ حرکت میں آئی اور سویران کے حلق سے یکلخت انتہائی کربناک چیخ نکلی۔ اس کا جسم اس طرح لرزنے لگا جیسے اسے لرزے کا بخار چڑھ آیا ہو۔ عمران نے اس کی پنڈلی پر ٹھوکر مار دی تھی۔

"بولو کہاں ہے ماسٹر۔ بولو"...... عمران نے غراتے ہوئے کہا۔

"مم۔ مم۔ مجھے نہیں معلوم۔ مجھے نہیں معلوم"...... سویران نے جواب دیا ہی تھا کہ عمران نے مشین پسٹل کی نال اس کی کنپٹی سے لگا

دی۔

"اب میں صرف پانچ تک گنوں گا پھر ٹریگر دبا دوں گا"۔ عمران کا لہجہ انتہائی کرخت ہو گیا۔

"مم، مجھے واقعی نہیں معلوم"...... سویران نے اس بار کانپتے ہوئے لہجے میں کہا اور عمران اس کے لہجے سے ہی سمجھ گیا کہ وہ سچ بول رہا ہے۔

"اچھا یہ بتاؤ کہ ماسٹر نے ایف ایف دھات جو اسے فلیچر نے لا کر دی تھی کس لیبارٹری میں پہنچائی ہے۔ ہمیں پہلے سے معلوم ہے لیکن میں تمہیں چیک کرنا چاہتا ہوں۔ اگر تم نے غلط بیانی کی تو ٹریگر دبا دوں گا۔ بولو"...... عمران نے سرد لہجے میں کہا۔

"کاریکس لیبارٹری میں۔ کاریکس لیبارٹری میں"...... سویران نے بوکھلائے ہوئے لہجے میں کہا۔

"کہاں ہے یہ کاریکس لیبارٹری۔ تفصیل بتاؤ"...... عمران نے کہا۔

"یورنو کے شمال مغرب میں ٹاسوگا علاقہ ہے۔ وہاں انڈسٹریل اسٹیٹ ہے۔ وہاں کاریکس نامی فیکٹری ہے۔ لکڑی کا سامان بنانے والی فیکٹری ہے اس فیکٹری کے نیچے لیبارٹری ہے"...... سویران نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"وہاں کا انچارج کون ہے"...... عمران نے پوچھا۔

"ڈاکٹر فیرگو"...... سویران نے جواب دیا۔

"وہاں کا فون نمبر بتاؤ"...... عمران نے اسی طرح سرد لہجے میں کہا۔

"وہاں فیکٹری میں فون ہے لیبارٹری میں نہیں ہے"۔ سویران نے جواب دیا اور اس کے ساتھ ہی اس نے فیکٹری کا فون نمبر بتا دیا۔

"او کے، اب بتاؤ کہ تمہارے ساتھ کیا سلوک کیا جائے"۔ عمران نے مشین پسٹل ہٹاتے ہوئے کہا۔

"مم، مجھے چھوڑ دو۔ اب میں تمہارے خلاف کوئی کام نہیں کروں گا"...... سویران نے کہا تو عمران نے پیچھے ہٹ کر مشین پسٹل جیب میں ڈال لیا۔

"اس کا کوٹ اوپر کر دو"...... عمران نے کہا اور دروازے کی طرف مڑ گیا لیکن دوسرے لمحے تڑتڑاہٹ کی تیز آوازوں کے ساتھ ہی کمرہ سویران کے حلق سے نکلنے والی چیخ سے گونج اٹھا۔ عمران تیزی سے مڑا۔ سویران جولیا کے مشین پسٹل سے گولیاں کھا کر پہلے پہلو کے بل صوفے پر گرا اور پھر اوندھے منہ قالین پر جا گرا تھا۔ فائرنگ جولیا نے کی تھی۔

"اس نے مجھ پر غلیظ ریمارکس پاس کئے تھے"...... جولیا نے غراتے ہوئے سے لہجے میں کہا تو عمران نے بے اختیار ایک طویل سانس لیا۔

"میں اس لئے اسے زندہ چھوڑ کر جا رہا تھا کہ اس طرح ہم پر حملہ نہ ہو گا لیکن اب ہم جیسے ہی باہر نکلیں گے ہم پر حملے شروع ہو جائیں

گے"...... عمران نے کہا۔

"وہ کیوں، باہر والوں کو کیا معلوم کہ اندر کیا ہوا ہے"۔ صفدر نے حیران ہو کر کہا۔

"یہاں موجود لوگ واقعی انتہائی حد تک گھٹیا ذہن اور فطرت کے لوگ ہیں۔ پہلے تو سویران کے محافظوں کی وجہ سے کوئی حرکت میں نہ آیا تھا لیکن اب جب ہم اکیلے باہر جائیں گے تو لامحالہ کوئی نہ کوئی حرکت کرے گا اور پھر معاملات کنٹرول سے باہر ہو جائیں گے"۔ عمران نے کہا۔

"تو پھر ہمیں یہاں سے کوئی خفیہ راستہ تلاش کرنا ہوگا"۔ صفدر نے کہا۔

"ہاں آؤ اور کمرے کو اندر سے لاک کر دو"..... عمران نے کہا تو صفدر نے آگے بڑھ کر کمرے کو لاک کیا اور پھر وہ سب عقبی طرف موجود دروازے کی طرف بڑھ گئے۔ تھوڑی سی کوشش کے بعد وہ واقعی ایک خفیہ راستہ تلاش کر لینے میں کامیاب ہو گئے۔ راستہ عقبی طرف گلی میں نکلتا تھا اور وہ پانچوں اس راستے سے باہر آ گئے۔ پھر عمران نے قریب ہی موجود ایک سپر سٹور سے ماسک میک اپ کا باکس خریدا اور اسے لے کر وہ ایک اور بند گلی میں پہنچ گئے جہاں کوڑے کے بڑے بڑے ڈرم موجود تھے۔ ان سب نے ماسک میک اپ کئے اور انہیں اچھی طرح ایڈجسٹ کر لینے کے بعد وہ دوبارہ سڑک پر آ گئے۔ اب وہ ایشیائی کی بجائے مقامی افراد تھے۔

"اب ہمیں کہاں جانا ہے"....... جولیا نے کہا۔

"میرا خیال ہے عمران صاحب کہ اس لیبارٹری پر ریڈ کرنے سے پہلے ہم کاروں اور اسلحے کے ساتھ ساتھ کسی مستقل ٹھکانے کا بندوبست کر لیں"....... کیپٹن شکیل نے کہا تو عمران نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

"ایسی معلومات ہمیں کسی ویٹر سے ہی مل سکتی ہیں کہ یہاں کونسے ایسے گروپ ہو سکتے ہیں۔ آؤ"....... عمران نے کہا اور پھر وہ پیدل ہی فٹ پاتھ پر چلتے ہوئے آگے بڑھتے چلے گئے۔ کچھ دور چلنے پر انہیں ایک ریستوران نظر آیا تو عمران اپنے ساتھیوں سمیت اندر داخل ہوا۔ ریستوران متوسط طبقے کے لوگوں کا تھا اور مختلف قومیتوں کے سیاح بھی خاصی تعداد میں یہاں موجود تھے۔ وہ سب ایک کونے میں خالی میز کے گرد بیٹھ گئے اور عمران نے ویٹر کو ہاٹ کافی لانے کا کہہ دیا۔ تھوڑی دیر بعد ہاٹ کافی سرو کر دی گئی۔

"سنو"....... عمران نے ویٹر سے مخاطب ہو کر کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے جیب میں ہاتھ ڈال کر ایک بڑی مالیت کا نوٹ نکال کر ویٹر کے ہاتھ میں دے دیا۔

"اسے جیب میں رکھ لو۔ پھر بات ہو گی"....... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا تو ویٹر نے بجلی کی سی تیزی سے نوٹ والا ہاتھ جیب میں ڈال لیا۔

"ہم ہوٹلوں میں رہنے کے عادی نہیں ہیں۔ ہمیں پرائیویٹ

رہائش گاہ چاہئے جس میں دو کاریں بھی موجود ہوں۔ ایسی پارٹی کے بارے میں بتا دو جو بااعتماد بھی ہو"....... عمران نے کہا۔

"سر یہاں یورنو میں بلیولائن اسٹیٹ ایجنسی انتہائی بااعتماد ایجنسی ہے۔ ان کا آفس یہاں سے کچھ فاصلے پر اسی رو میں ہی ہے"....... ویٹر نے جواب دیا۔

"ٹھیک ہے۔ شکریہ"....... عمران نے کہا تو ویٹر سر ہلاتا ہوا واپس چلا گیا۔ کافی پینے کے بعد عمران نے بل کی باقاعدہ پیمنٹ کی اور پھر وہ ریستوران سے باہر آ کر آگے کی طرف بڑھتے چلے گئے۔ تقریباً بیس منٹ کی واک کے بعد ایجنسی کا آفس نظر آ گیا۔

"تم یہیں رکو، میں جا کر بکنگ کرا آتا ہوں"....... عمران نے کہا اور اس کے ساتھ ہی وہ اندر داخل ہوا۔ تھوڑی دیر بعد یورنو کے پوش علاقے میں انہیں ایک رہائش گاہ مع دو کاروں کے مل چکی تھی۔ عمران باہر آیا اور پھر وہ دو ٹیکسیوں میں سوار ہو کر اس کالونی میں پہنچ گئے۔

"اب اسلحہ لینا پڑے گا"....... جولیا نے کہا۔

"میرا خیال ہے کہ پہلے ہمیں اس فیکٹری یا لیبارٹری کا جائزہ لے لینا چاہئے کیونکہ اس لیبارٹری کا تعلق بہرحال اسرائیل سے ہے۔ اس لئے لامحالہ وہاں انتہائی سخت حفاظتی انتظامات ہوں گے"....... صفدر نے کہا۔

"صفدر ٹھیک کہہ رہا ہے"....... جولیا نے کہا۔

"تو ٹھیک ہے پھر صفدر اور کیپٹن شکیل کو بھیج دیتے ہیں"۔ عمران نے کہا تو صفدر اور کیپٹن شکیل دونوں اٹھ کھڑے ہوئے۔

"تم کار لے جاؤ اور جائزہ لینے کے بعد واپسی پر ضروری اسلحہ بھی لیتے آنا"...... عمران نے کہا۔

"ٹھیک ہے"...... صفدر نے کہا۔

"رقم راستے میں کسی گیم کلب سے لے لینا"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"آپ فکر مت کریں"...... صفدر نے مسکراتے ہوئے اثبات میں سرہلا دیا۔

فون کی گھنٹی بجتے ہی پال نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھالیا۔

"یس پال بول رہا ہوں"...... پال نے کہا۔

"راجر بول رہا ہوں باس"...... دوسری طرف سے راجر کی آواز سنائی دی تو پال بے اختیار چونک پڑا۔

"یس، کیا رپورٹ ہے"...... پال نے چونک کر پوچھا۔

"باس، شارپ کلب کا سویران ہلاک کر دیا گیا ہے"...... دوسری طرف سے کہا گیا تو پال بے اختیار اچھل پڑا۔

"ہلاک کر دیا گیا ہے۔ کیسے، کس نے کیا ہے"...... پال نے حیرت بھرے لہجے میں پوچھا۔

"پاکیشیائی ایجنٹوں نے ایسا کیا ہے باس"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"اوہ، اوہ کیسے۔ تفصیل بتاؤ"...... پال نے چونک کر کہا۔

" باس، پاکیشیائی ایجنٹ ٹیکسیوں میں سوار ہو کر شارپ کلب پہنچے۔ وہاں سویران کو پہلے ہی اطلاع مل چکی تھی کہ پاکیشیائی ایجنٹ آ رہے ہیں اس لئے اس نے انہیں ہلاک کرنے کا خود ہی انتظام کر لیا۔ پھر یہ پاکیشیائی ایجنٹ کلب سے باہر ہی تھے کہ سویران نے اپنے چار خاص محافظ انہیں لانے کے لئے بھیج دیئے۔ ان محافظوں کی وجہ سے ہال میں موجود غنڈے اور بدمعاش ان کے خلاف حرکت میں نہ آسکے اور پھر محافظ انہیں ساتھ لے کر سویران کے آفس چلے گئے۔ ہم نے وہاں زیرو زیرو ایکس سے مانیٹرنگ شروع کر دی باس۔ وہاں ان پاکیشیائی ایجنٹوں نے انتہائی پھرتی اور مہارت سے کام لیتے ہوئے سویران کے چاروں مسلح محافظوں کو ہلاک کر دیا اور اس عمران نے سویران جیسے لڑاکا اور غنڈے کو چند لمحوں میں ہی بے بس کر کے رکھ دیا اور پھر انہوں نے سویران سے باقاعدہ لیبارٹری کے بارے میں معلومات حاصل کیں۔ سویران نے انہیں بتا دیا کہ ماسٹر وہ ایف ایف دھات کاریکس لیبارٹری میں پہنچا آیا تھا اور لیبارٹری ٹاسوگا علاقے میں واقعی انڈسٹریل اسٹیٹ میں کاریکس فیکٹری کے نیچے موجود ہے۔ یہ کاریکس فیکٹری لکڑی کا سامان بناتی ہے۔ اس کے بعد ان ایجنٹوں کی ساتھی سوئس نژاد عورت نے سویران کو گولیاں مار کر ہلاک کر دیا اور پھر یہ سب خفیہ راستے سے کلب سے باہر چلے گئے۔ پھر میں نے سکائی ایس کو آن کر کے ان کو ٹریس کیا تو انہوں نے ایک سپر سٹور سے ماسک میک اپ باکس خریدے اور ایک بند گلی میں جا

کر انہوں نے ماسک میک اپ انتہائی مہارت سے کئے اور پھر مقامی افراد بن گئے۔ پھر انہوں نے ایک اسٹیٹ ایجنسی کے ذریعے روانڈا کالونی کی کوٹھی نمبر بارہ حاصل کی اور پھر وہاں پہنچ گئے۔ وہاں دو کاریں بھی موجود تھیں۔ وہاں سے دو آدمی ایک کار لے کر پہلے مارشل گیم کلب گئے۔ وہاں انہوں نے بھاری رقومات جیتیں اور اب وہ دونوں ٹاسوگا کی طرف بڑھ رہے ہیں"...... راجر نے پوری تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

" اوہ، تو یہ وہاں لیبارٹری کا جائزہ لینے جا رہے ہیں۔ لیکن رقم حاصل کرنے کا کیا مطلب"...... پال نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

" ہو سکتا ہے باس یہ وہاں بھاری رشوت دے کر کام کرانا چاہتے ہوں"...... راجر نے کہا۔

" نہیں، ایسا ممکن نہیں ہے۔ بہرحال تم انہیں چیک کرتے رہو البتہ باقی تین افراد کہاں ہیں"...... پال نے کہا۔

" وہ اس کوٹھی میں موجود ہیں باس"...... راجر نے جواب دیا۔

" اوکے، نگرانی جاری رکھو لیکن کسی معاملے میں مداخلت نہ کرنا"...... پال نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے رسیور رکھ دیا۔

" بہت تیز ایجنٹ ہیں یہ۔ یہ تو ویسے بھی یہ دھات لے جاتے یہ تو اچھا ہے کہ اسرائیل کے صدر نے ان کے ئے میدان خالی چھوڑ دیا ہے"...... پال نے رسیور رکھ کر بڑبڑاتے ہوئے کہا اور پھر اچانک اس کے ذہن میں ایک خیال آیا اس نے رسیور اٹھایا اور فون پیس

کے نیچے لگا ہوا بٹن پریس کر کے اس نے اسے ڈائریکٹ کیا اور پھر تیزی سے نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔

"یس، کاریکس لیبارٹری"...... رابطہ قائم ہوتے ہی ایک نسوانی آواز سنائی دی۔

"ڈاکٹر فیر گو سے بات کرائیں۔ میں پال بول رہا ہوں"۔ پال نے کہا۔ وہ پہلے بھی ڈاکٹر فیر گو سے صدر کی ہدایت کے مطابق بات کر چکا تھا۔ اس لئے ڈاکٹر فیر گو اس کے بارے میں جانتا تھا۔

"یس، ڈاکٹر فیر گو بول رہا ہوں"...... چند لمحوں بعد ایک مردانہ آواز سنائی دی۔

"پال بول رہا ہوں چیف آف رائل سرچنگ"...... پال نے کہا۔

"اوہ یس، کیسے کال کی ہے"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"پاکیشیائی ایجنٹوں کو آپ کی لیبارٹری کے بارے میں اطلاعات مل گئی ہیں اور وہ یقیناً آج رات ہی وہاں ریڈ کریں گے۔ آپ کا کیا پلان ہے"...... پال نے کہا۔

"کیسا پلان"...... ڈاکٹر فیر گو نے کہا۔

"ان ایجنٹوں کے بارے میں"...... پال نے کہا۔

"مجھے تو یہ بتایا گیا ہے کہ ہم اس حد تک مزاحمت کریں جس سے ہماری جان کو خطرہ لاحق نہ ہو۔ پھر انہیں ایف ایف دھات واپس کر دیں اور انہیں بتا دیا جائے کہ اس پر کیمیائی ہتھیار تیار کرنے کے

تجربات کئے جا رہے ہیں لیکن ابھی تک کوئی کامیابی نہیں ہوئی اور اگر وہ دھات واپس لے جانا چاہیں تو انہیں لے جانے دیں"...... ڈاکٹر فیر گو نے کہا۔

"لیکن اس طرح تو وہ مشکوک ہو جائیں گے کہ انہیں ڈاج دیا جا رہا ہے"...... پال نے کہا۔

"وہ کیسے"...... ڈاکٹر فیر گو نے کہا۔

"ظاہر ہے آپ نے لیبارٹری کی حفاظت کے لئے کچھ نہ کچھ بندوبست کیا ہوا ہوگا۔ اگر نہیں کیا تو یہ بات غیر فطری ہے"۔ پال نے کہا۔

"جی ہاں، اوپر فیکٹری میں انتہائی حفاظتی انتظامات ہیں اور مسلح محافظ موجود ہیں اور سائنسی انتظامات ہیں لیکن لیبارٹری کے اندر تو کچھ نہیں ہے۔ اس لئے اگر وہ لیبارٹری تک نہ پہنچ سکے تو ویسے ہی معاملہ ختم اور اگر پہنچ گئے تو پھر ہم ہدایات پر عمل کریں گے"۔ ڈاکٹر فیر گو نے کہا۔

"جو آپ کو ہدایات دی گئی ہیں ان پر ضرور عمل کریں لیکن انہیں مشکوک نہ ہونے دیں۔ اصل بات یہی ہے"...... پال نے کہا۔

"ہم پوری کوشش کریں گے"...... دوسری طرف سے کہا گیا تو پال نے اوکے کہہ کر رسیور رکھ دیا۔

"یہ لوگ حد درجہ شاطر اور تیز ہیں۔ اگر انہیں معمولی سا شک پڑ گیا تو پھر معاملات واقعی بگڑ جائیں گے"...... پال نے بڑبڑاتے ہوئے

کہا اور پھر چند لمحے سوچنے کے بعد اس نے رسیور اٹھایا اور ایک بار پھر تیزی سے نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔

"نیلسن کلب"...... رابطہ قائم ہوتے ہی ایک مردانہ آواز سنائی دی۔ لہجہ بے حد بھاری تھا۔

"پال بول رہا ہوں چیف آف رائل سرچنگ۔ نیلسن سے بات کراؤ"...... پال نے کہا۔

"نیلسن بول رہا ہوں"...... چند لمحوں بعد ایک اور بھاری سی مردانہ آواز سنائی دی۔

"پال بول رہا ہوں نیلسن"...... پال نے کہا۔

"یس، کیا بات ہے"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"کاریکس لیبارٹری کی سیکورٹی تمہارے پاس ہے"...... پال نے کہا۔

"ہاں، کیوں"...... دوسری طرف سے چونک کر کہا گیا۔

"کیا تمہیں اطلاع مل گئی ہے کہ وہاں پاکیشیا سیکرٹ سروس ریڈ کرنے والی ہے"...... پال نے کہا۔

"پاکیشیا سیکرٹ سروس۔ یہ پاکیشیا کیا ہے۔ کیا مطلب"۔ نیلسن نے انتہائی حیرت بھرے لہجے میں کہا تو پال بے اختیار مسکرا دیا۔

"پاکیشیا براعظم ایشیا کا ایک ملک ہے۔ تمہاری لیبارٹری میں وہاں سے کوئی سائنسی دھات حاصل کر کے پہنچائی گئی ہے اور یہ لوگ وہ دھات واپس حاصل کرنے کے لئے کام کر رہے ہیں اور انہیں

عمران اپنے چند ساتھیوں سمیت انڈسٹریل اسٹیٹ کے آخری حصے میں موجود تھا۔ وہ کاروں پر سوار ہو کر یہاں آئے تھے اور چونکہ صفدر اور کیپٹن شکیل پہلے یہاں کاریکس فیکٹری اور اس کے نیچے موجود لیبارٹری کا جائزہ لے گئے تھے۔ اس لئے عمران نے اس جائزے کو مدنظر رکھتے ہوئے باقاعدہ پلاننگ کی تھی۔ کیونکہ اسے یہ معلوم تھا کہ اس لیبارٹری کا تعلق اسرائیل سے ہے۔ اس لئے لامحالہ یہاں انتہائی سخت ترین حفاظتی انتظامات کئے گئے ہوں گے۔ کاریکس فیکٹری کی عمارت ایک منزلہ تھی اور پلاٹ کے تقریباً درمیان میں بنی ہوئی تھی۔ اس کے چاروں طرف کھلے پلاٹ تھے۔ جبکہ چار دیواری خاصی اونچی تھی اور دیوار پر باقاعدہ خاردار تاریں لگی ہوئی تھیں جن میں ہر بیس فٹ کے بعد بلب جل رہا تھا۔ اس کا مطلب تھا کہ اس خاردار تار میں باقاعدہ الیکٹرک کرنٹ دوڑ رہا ہے۔ فیکٹری کا جہازی

سائز کا پھاٹک بند تھا اور اندر بھی خاصی تیز روشنی موجود تھی۔

"اس لیبارٹری کے لئے یقیناً کوئی علیحدہ راستہ ہوگا"...... عمران نے کہا۔

"ہونا تو چاہئے عمران صاحب۔ لیکن دیوار میں تو نظر نہیں آ رہا"...... صفدر نے جواب دیا۔

"کس راستے کے چکر میں پڑے ہوئے ہو۔ ہمارے پاس میزائل گنیں موجود ہیں۔ پھاٹک کو اڑا کر اندر گھس جاتے ہیں"...... تنویر نے کہا۔

"لیکن یہاں پولیس فوراً پہنچ جائے گی۔ یہاں پاکیشیائی پولیس نہیں ہوتی کہ واردات سے کئی کئی گھنٹے بعد دوڑی آتی ہے"۔ عمران نے مسکراتے ہوئے جواب دیا۔

"عمران صاحب، راستہ بہرحال کھلی جگہ پر تو نہیں ہوگا اور اس فیکٹری کے اردگرد تو کافی کھلا علاقہ ہے"...... کیپٹن شکیل نے کہا۔

"اگر اندر بے ہوش کر دینے والی گیس فائر کر دی جائے تو ہم آسانی سے اندر داخل ہو سکتے ہیں"...... جولیا نے کہا۔

"بے ہوش کر دینے والی گیس کو زیرو کرنے کا انتظام لازماً کیا گیا ہوگا۔ یہ بات نہ بھولو کہ اس لیبارٹری کا تعلق اسرائیل سے ہے"...... عمران نے کہا۔

"تو اب کیا یہاں کھڑے کھڑے راستہ تمہیں نظر آ جائے گا"۔ تنویر نے جھلائے ہوئے لہجے میں کہا۔

"عمران صاحب، آپ نے اس سویران سے فون نمبر معلوم کیا تھا۔ اس کا کیا مقصد تھا"...... اچانک کیپٹن شکیل نے کہا تو عمران بے اختیار چونک پڑا۔

"اوہ، یہ بات تو میرے ذہن سے ہی اتر گئی تھی۔ ورنہ میں فون کر کے کوئی چکر چلاتا"...... عمران نے کہا۔

"تو اب آپ جا کر فون کر لیں"...... صفدر نے کہا۔

"نہیں، اس کے لئے ایک بار پھر شہر جانا پڑے گا۔ مجھے اب خود ہی کوئی راستہ نکالنا ہوگا"...... عمران نے کہا۔

"تم جتنا مرضی آئے سوچ لو۔ راستہ ایسے ہی کھلے گا جیسے میں کہہ رہا ہوں"...... تنویر نے کہا۔

"نہیں، میں نے کہا ہے کہ یہاں فائرنگ ہوتے ہی پولیس تک اطلاع پہنچ جائے گی اور چند منٹوں میں پولیس نے اس پورے علاقے کو گھیر لینا ہے۔ ہم نے جو کچھ کرنا ہے انتہائی خاموشی سے کرنی ہے"...... عمران نے کہا اور پھر اس سے پہلے کہ مزید کوئی بات ہوتی اچانک کہیں دور سے دو کاریں آتی دکھائی دیں۔

"اوٹ میں ہو جاؤ"...... عمران نے کہا اور اس کے ساتھ ہی وہ سب انتہائی تیزی سے مختلف جھاڑیوں کی اوٹ میں ہو گئے۔ کاریں خاصی تیز رفتاری سے آ رہی تھیں کہ اچانک وہ مڑیں اور اس کے ساتھ ہی عمران اور اس کے ساتھی چونک پڑے کیونکہ ان دونوں کاروں کا رخ اس کاریکس فیکٹری کے جہازی سائز پھاٹک کی طرف ہو گیا تھا اور

پھر کاریں پھاٹک کے سامنے جا کر رک گئیں۔ ان کے دروازے کھلے اور ان میں سے چھ افراد باہر آئے۔ یہ سب مسلح تھے اور انہوں نے خاکی رنگ کی یونیفارم پہنی ہوئی تھی اور ان کے کاندھوں سے مشین گنیں لٹکی ہوئی تھیں۔ ان میں سے ایک نے جیب سے کوئی آلہ نکالا اور اسے آپریٹ کر کے وہ اسے اپنے منہ کے قریب لے گیا۔ چونکہ فاصلہ کافی تھا اس لئے وہ آوازیں نہ سن سکتے تھے لیکن چند لمحوں بعد اس آدمی نے وہ آلہ واپس جیب میں ڈالا اور پھر اس نے مخصوص انداز میں ہاتھ ہلایا تو وہ سب تیزی سے مڑے اور دوبارہ کاروں میں سوار ہو گئے وہ آدمی جس نے یہ ساری کارروائی کی تھی وہ بھی آگے والی کار میں بیٹھ گیا۔ تھوڑی دیر بعد پھاٹک کھلا اور دونوں کاریں ایک دوسری کے پیچھے اندر چلی گئیں اور پھاٹک ایک بار پھر بند ہو گیا۔

" یہ کاروں میں سوار افراد کاروں سے باہر کیوں آئے تھے۔ اس کی کیا وجہ تھی "...... صفدر نے کہا۔

" پھاٹک پر موجود تیز روشنی کے ذریعے انہیں سکرین پر چیک کیا گیا ہے۔ اس کا مطلب ہے کہ اگر ہم پھاٹک کے سامنے سے گزریں گے تو ہمیں بھی اندر سے چیک کیا جائے گا اور جیسے کہ چاروں طرف تیز لائٹس لگی ہوئی ہیں ہو سکتا ہے کہ اس فیکٹری کی چار دیواری سے سو گز کے ایریئے کی سکرین پر باقاعدہ چیکنگ ہو رہی ہو "...... عمران نے کہا۔

" عمران صاحب، مزید مسلح افراد کو بلانے کا مطلب ہے کہ انہیں

بھی اطلاع مل چکی ہے کہ ہم آج رات یہاں ریڈ کرنے والے ہیں "...... کیپٹن شکیل نے کہا تو عمران سمیت سب بے اختیار چونک پڑے۔

" ہاں۔ تمہاری بات درست ہے۔ اس کا مطلب ہے کہ ہماری سویران سے ہونے والی بات چیت کا علم انہیں ہو چکا ہے "۔ عمران نے انتہائی سنجیدہ لہجے میں کہا۔

" لیکن سویران تو زندہ نہیں بچا تھا۔ پھر کیسے علم ہو گیا انہیں "...... جولیا نے کہا۔

" ہو سکتا ہے کہ اس کے آفس میں کوئی سائنسی آلات موجود ہوں جس سے فلم بنائی جاتی ہو یا آواز ٹیپ کی جاتی ہو "...... عمران نے کہا اور اس بار صفدر اور جولیا دونوں نے اثبات میں سر ہلا دیئے۔

" اب کیا کرنا ہے۔ کیا یہاں کھڑے بس باتیں ہی کرتے رہیں گے "...... تنویر نے کہا۔

" صفدر تمہارے بیگ میں ایک چھوٹا سا آلہ موجود ہے نیلے رنگ کے پیکٹ میں۔ وہ نکال کر مجھے دو "...... عمران نے کہا تو صفدر نے اپنی پشت پر موجود سیاہ رنگ کے بیگ کو نیچے اتار کر کھولا اور اس میں سے ایک چھوٹا سا نیلے رنگ کے گتے کا پیکٹ نکال کر اس نے عمران کی طرف بڑھا دیا۔ عمران نے اسے کھولا اور اندر موجود ایک چوکور ڈبہ نکال کر اس نے اس پر موجود مختلف بٹن پریس کرنے شروع کر دیئے۔ اس چوکور ڈبے پر ایک چھوٹا سا ڈائل موجود تھا۔ بٹن پریس ہوتے ہی

ڈائل پر موجود سوئیاں تیزی سے ایک دوسرے کی طرف بڑھنے لگیں۔ پھر جیسے ہی دونوں سوئیاں ایک دوسرے کے اوپر نیچے آئیں دونوں ہی ساکت ہو گئیں تو عمران نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے اس ڈبے کو جیب میں ڈال لیا۔

"آؤ، اپنا اسلحہ تیار رکھنا"...... عمران نے کہا۔

" یہ تو زیرو لاکنگ ہے۔ کیا اس سے آپ اس فیکٹری اور لیبارٹری کا سائنسی نظام آف کرنا چاہتے ہیں"...... صفدر نے کہا۔

" ہاں۔ باقی جو نظام رہ جائیں گے انہیں ہم سائیلنسر لگے مشین پسٹلوں سے کور کریں گے تاکہ فائرنگ کی آواز نہ ہو"...... عمران نے کہا۔

"لیکن اندر کیسے پہنچیں گے ہم"...... صفدر نے کہا۔

" تم آؤ تو سہی۔ تنویر درست کہتا ہے کہ ہم لوگ باتیں زیادہ کرتے ہیں اور کام کم"...... عمران نے کہا تو سارے ساتھی بے اختیار مسکرا دیئے اور پھر وہ سب تیزی سے اس فیکٹری کی سائیڈ دیوار کی طرف بڑھتے چلے گئے۔ عمران نے جیب سے وہ آلہ نکال کر اسے ہاتھ میں اٹھایا۔ اس کا رخ اس دیوار کی طرف ہی تھا۔ سب سے آگے عمران تھا اور اس کی نظریں آلے پر موجود ڈائل پر جمی ہوئی تھیں لیکن ڈائل پر موجود سوئیاں ساکت تھیں لیکن جیسے ہی عمران دیوار سے تقریباً پچاس فٹ کے فاصلے پر پہنچا اچانک ڈبے پر موجود ایک چھوٹا سا بلب تیزی سے جلنے بجھنے لگا تو عمران نے قدم روک لئے۔ اس کے پیچھے

اس کے سب ساتھی بھی رک گئے تھے۔

"یہاں سے آگے سکرین چیکنگ ہو رہی ہے"...... عمران نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے آلے پر موجود سرخ رنگ کا ایک بڑا سا بٹن پریس کر دیا تو جلنے بجھنے والا بلب یکلخت بجھ گیا اور اس کے ساتھ ہی عمران آگے بڑھنے لگا۔ دیوار کے قریب پہنچ کر اس نے ہاتھ گھمایا اور دوسرے لمحے اس کے ہاتھ میں موجود ڈبہ اڑتا ہوا اندر ایک ہلکے سے دھماکے سے گر گیا۔ اس کے ساتھ ہی پوری فیکٹری یکلخت گھپ اندھیرے میں ڈوب گیا۔

"آؤ یہ الیکٹرک بریک ڈاؤن صرف دس منٹ کے لئے ہوا ہے۔ آؤ اس دوران ہم نے اندر پہنچنا ہے۔ عمران نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے کوٹ کی جیب سے رسی کا لپٹا ہوا گچھا نکالا جس کے ساتھ ایک فولادی ہک لگا ہوا تھا۔ رسی پر جگہ جگہ مخصوص انداز کی گانٹھیں لگی ہوئی تھیں۔ عمران نے بجلی کی سی تیزی سے اسے کھولا اور پھر اس نے رسی کا آخری سرا ہاتھ میں پکڑ کر فولادی ہک والے حصے کو تھوڑا سا نیچے سے پکڑ کر مخصوص انداز میں گھما کر دیوار کی اندرونی طرف پھینک دیا۔ ہلکی سی کھٹک کی آواز سنائی دی اور اس کے ساتھ ہی رسی تن گئی۔ عمران نے اسے کھینچ کر اس کی مضبوطی کو چیک کیا اور دوسرے لمحے وہ رسی کو پکڑ کر دیوار پر پیر رکھتا ہوا اوپر چڑھتا چلا گیا۔ دیوار کے اوپر پہنچ کر اس نے خاردار تار کو مخصوص انداز میں کراس کر کے اندر چھلانگ لگا دی جبکہ رسی وہ چھوڑ چکا تھا۔ اندر نیچے جھاڑیاں تھیں اس لئے اس کے

گرنے سے کوئی دھماکہ نہ ہوا اور عمران چند قدم چل کر تیزی سے پیچھے ہٹا اور پھر دیوار کے ساتھ لگ کر کھڑا ہو گیا۔ اس نے جیب سے مشین پسٹل نکال لیا تھا اور اس کی تیز نظریں عمارت کے فرنٹ کی طرف جمی ہوئی تھیں لیکن وہاں کوئی آدمی نہ تھا اور ہر طرف گھپ اندھیرا چھایا ہوا تھا۔ تھوڑی دیر بعد ہی جولیا اندر کی طرف کود کر عمران کے قریب آکر کھڑی ہو گئی۔ اس کے بعد تنویر، کیپٹن شکیل اور آخر میں صفدر بھی اندر آگیا۔ اس نے رسی کو بل دے کر ہاتھ میں پکڑا ہوا تھا۔ نیچے پہنچ کر اس نے مخصوص انداز میں جھٹکا دے کر اس فولادی ہک کو جو دیوار کے ساتھ اس انداز میں چپٹا ہوا تھا۔ جیسے لوہا مقناطیس سے چمٹتا ہے علیحدہ کر دیا۔

"عمران صاحب، یہ کیسی کمند ہے۔ اس کا فولادی ہک تو کسی رخنے میں نہیں پھنسا اور دیوار تو مکمل سپاٹ ہے پھر"...... صفدر نے رسی کو لپیٹتے ہوئے قدرے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"یہ چوری کا جدید انداز ہے یا دوسرے لفظوں میں سائنسی انداز ہے۔ اس فولادی ہک کے ساتھ ایک مخصوص مائع لگا ہوا ہے جو سیمنٹ یا دیوار کے ساتھ لگتے ہی اس طرح چمٹ جاتا ہے کہ بغیر مخصوص انداز میں جھٹکا دیئے علیحدہ نہیں ہوتا اور کم از کم جھٹکا دینے کا طریقہ تمہیں آتا ہے"...... عمران نے مسکراتے ہوئے جواب دیا۔

"میں نے ویسے ہی جھٹکا دیا ہے جیسے عام کمند کو اتارنے کے لئے دیا جاتا ہے"...... صفدر نے آہستہ سے کہا۔

"ہاں، اس میں بھی یہی تکنیک رکھی گئی ہے تاکہ آسانی سے یہ کام کر سکے"...... عمران نے کہا اور اس کے ساتھ ہی وہ آگے بڑھا اور پھر چند لمحوں بعد اس نے ایک جھاڑی میں چمکتا ہوا نقطہ دیکھ کر ہاتھ بڑھایا اور وہ آلہ اٹھا لیا جو اس نے اندر پھینکا تھا۔ اب اس آلے پر ایک چھوٹا سا نقطہ مسلسل جل بجھ رہا تھا۔

"آؤ، لائٹ آنے والی ہے اور تب تک ہمیں اس عمارت کے قریب پہنچ جانا چاہیئے اور سنو۔ لائٹ آتے ہی ہم نے آپریشن شروع کر دینا ہے۔ صرف ایک آدمی کو زندہ بچنا چاہیئے تاکہ اس سے آگے بڑھنے کا راستہ معلوم کیا جا سکے"...... عمران نے کہا۔

"عمران صاحب، ہمارے سامنے چھ افراد اندر آئے ہیں۔ اس سے پہلے اندر نجانے کتنے آدمی ہوں گے"...... صفدر نے کہا۔

"جتنے بھی ہوں بہرحال ہم نے آگے تو بڑھنا ہے"...... عمران نے کہا اور سب نے اثبات میں سر ہلا دیئے۔ پھر وہ عمارت کے قریب پہنچ کر دیوار کے ساتھ ساتھ آگے بڑھنے لگے۔ عمران نے آلے کو واپس جیب میں ڈال لیا تھا جبکہ صفدر نے کمند کو لپیٹ کر اپنی پشت پر موجود تھیلے میں ڈال دیا تھا۔ اب سب کے ہاتھوں میں جدید ساخت کے مشین پسٹل موجود تھے۔

"عمران، میرا خیال ہے کہ اندر پہلے گیس فائر کر دی جائے ورنہ یہاں جنگ شروع ہو جائے گی تو پھر معاملات خاصے بگڑ جائیں گے"...... اچانک جولیا نے کہا تو عمران بے اختیار اچھل پڑا۔

" اوہ۔ اوہ تم درست کہہ رہی ہو۔ ویری گڈ۔ اب جبکہ تمام سائنسی آلات آف ہو چکے ہیں اب گیس کے اثرات ہوں گے۔
عمران نے کہا تو اس اندھیرے میں بھی جولیا کے چہرے پر ابھر آنے والی چمک سب کو بخوبی نظر آگئی تھی۔ عمران نے مشین پسٹل جیب میں ڈالا اور پھر دوسری جیب سے ایک چپٹی نال والا گیس پسٹل نکال کر اس نے ہاتھ میں پکڑ لیا۔ اسی لمحے یکلخت ہر طرف تیز روشنی پھیل گئی۔ چند لمحوں تک عمران اور اس کے ساتھیوں کو یوں محسوس ہوا جیسے انہیں اچانک نظر آنا بند ہو گیا ہو لیکن یہ کیفیت صرف چند لمحوں تک رہی۔ پھر انہیں سب کچھ واضح نظر آنے لگ گیا تو عمران نے گیس پسٹل والا ہاتھ آگے بڑھایا اور مسلسل ٹریگر دباتا چلا گیا۔ پسٹل سے سیاہ رنگ کے چھوٹے چھوٹے کیپسول نکل کر فرنٹ کی طرف گرنے لگے اور چٹک چٹک کی آوازوں کے ساتھ ہی پھٹتے بھی جا رہے تھے۔ ظاہر ہے عمران نے بھی سانس روک لیا تھا اور اس کے ساتھیوں نے بھی۔ عمران نے ٹریگر سے انگلی ہٹائی اور گیس پسٹل جیب میں ڈال دیا اور ایک بار پھر اس نے مشین پسٹل جیب سے باہر نکال لیا۔ اس کے ساتھیوں کے چہرے آہستہ آہستہ سرخ پڑتے جا رہے تھے لیکن عمران ہونٹ بھینچے خاموش کھڑا تھا۔ اس کی نظریں فرنٹ کی طرف جمی ہوئی تھیں۔ پھر تقریباً دو منٹ بعد اس نے آہستہ سے سانس لیا اور پھر ایک طویل سانس لے کر اس نے اپنے ساتھیوں کو بھی سانس لینے کا اشارہ کیا تو اس کے سارے ساتھی بے اختیار ہو کر مسلسل لمبے لمبے سانس

اس طرح لینے لگے جیسے فضا میں موجود تمام ہوا اپنے پھیپھڑوں میں بھر لینا چاہتے ہوں۔
" زیادہ لمبے سانس مت لو کہ کہیں بھولی بھٹکی گیس ساتھ ہی اندر پہنچ جائے"...... عمران نے کہا اور تیزی سے آگے بڑھ گیا۔ اس کے ساتھی بھی اس کے پیچھے اندر پہنچ گئے اور پھر پوری فیکٹری کا راؤنڈ لگایا گیا۔ یہاں واقعی لکڑی کا کام ہو رہا تھا۔ بڑی بڑی مشینیں بھی موجود تھیں اور خام لکڑی کے سٹاک بھی اور تیار کردہ دروازے اور مخصوص انداز کی کھڑکیاں بھی۔ خاصی بڑی فیکٹری تھی۔ پھر عمران اس کے ایک آفس نما کمرے میں پہنچا۔ یہاں ریوالونگ چیئر پر ایک لمبے قد اور بھاری لیکن ورزشی جسم کا آدمی ڈھلکے ہوئے انداز میں موجود تھا۔
" اسے اٹھا کر باہر لے آؤ"...... عمران نے صفدر سے کہا تو صفدر نے آگے بڑھ کر اسے اٹھایا اور اس آفس سے باہر لا کر اس نے ایک دوسرے کمرے میں موجود کرسی پر بٹھا دیا۔
" اب رسی تلاش کر کے اسے باندھ دو"...... عمران نے کہا۔
" باقی افراد کا کیا کرنا ہے"...... تنویر نے بے چین ہو کر پوچھا۔
" پہلے اس سے پوچھ گچھ کر لیں۔ میرا خیال ہے کہ یہ فیکٹری کا شفٹ انچارج یا سکیورٹی انچارج ہے۔ لیکن ہو سکتا ہے کہ میرا خیال غلط ہو"...... عمران نے کہا تو تنویر نے اثبات میں سر ہلا دیا۔
" کیپٹن شکیل تم یہاں نصب سکیورٹی مشینری کو اس انداز میں تباہ کر دو کہ دھماکوں کی آوازیں سنائی نہ دیں"...... عمران نے

کیپٹن شکیل سے کہا۔

" ٹھیک ہے"........ کیپٹن شکیل نے کہا اور کمرے سے باہر چلا گیا۔ چند لمحوں بعد صفدر اندر داخل ہوا تو اس کے ہاتھ میں رسی کا ایک بنڈل موجود تھا۔ عمران نے اٹھ کر صفدر کی مدد کی۔ تھوڑی دیر بعد وہ آدمی رسی کی مدد سے کرسی پر اس طرح جکڑ دیا گیا کہ وہ معمولی سی بھی حرکت نہ کر سکتا تھا۔ عمران نے اسے اس لئے خصوصی انداز میں باندھا تھا کیونکہ اسے معلوم تھا کہ یہاں سیٹ اپ اسرائیلی ایجنٹوں کا ہی ہوگا اور وہ تربیت یافتہ افراد بھی ہو سکتے ہیں۔

" صفدر تم اس کے عقب میں رہو۔ ہو سکتا ہے کہ یہ رسیاں کھول لے"........ عمران نے کہا تو صفدر چکر کھا کر کرسی کے عقب میں جا کر کھڑا ہو گیا۔ عمران سائیڈ میں موجود باتھ روم کے دروازے کی طرف بڑھ گیا۔ اس نے باتھ روم میں موجود ایک جگ اٹھا کر پانی سے بھرا اور پھر واپس آکر اس نے ایک ہاتھ سے اس آدمی کے جبڑے بھینچے اور دوسرے ہاتھ میں موجود جگ میں سے پانی کی تھوڑی سی مقدار اس کے حلق میں انڈیل دی۔ پھر اس نے جگ ایک سائیڈ پر رکھا اور واپس آکر سامنے موجود کرسی پر بیٹھ گیا جبکہ جولیا اس کے ساتھ والی کرسی پر پہلے ہی بیٹھ چکی تھی۔ چند لمحوں بعد اس آدمی نے کسمساتے ہوئے آنکھیں کھول دیں۔ چند لمحوں تک تو اس کی آنکھوں میں دھند سی چھائی رہی پھر ان میں شعور کی چمک آ گئی۔

" تم، تم کون ہو۔ یہ، یہ کیا مطلب۔ یہ یہاں تم۔ یہ........ " اس

آدمی نے انتہائی بوکھلائے ہوئے لہجے میں کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے لاشعوری طور پر اٹھنے کی کوشش کی لیکن ظاہر ہے بندھا ہونے کی وجہ سے وہ صرف کسمسا ہی سکا تھا۔

" تمہارا نام کیا ہے"........ عمران نے انتہائی سرد لہجے میں کہا۔

" مم، میرا۔ میرا نام جاکرے ہے۔ میں فیکٹری کا نائٹ مینجر ہوں"........ اس آدمی نے خود ہی وضاحت سے جواب دیتے ہوئے کہا۔

" اس فیکٹری کے نیچے اسرائیل کی ایک خفیہ سائنسی لیبارٹری ہے۔ اس کا راستہ کہاں سے جاتا ہے اور کیسے کھلتا ہے"........ عمران نے کہا۔

" لیبارٹری، کیسی لیبارٹری۔ یہاں تو کوئی لیبارٹری نہیں ہے"........ جاکرے نے چونک کر کہا۔

" صفدر، اس کی ایک آنکھ نکال دو"........ عمران نے کہا تو صفدر بجلی کی سی تیزی سے کرسی کے پیچھے سے نکل کر سامنے آیا اور اس سے پہلے کہ جاکرے سنبھلتا صفدر کی نیزے کی طرح اکڑی ہوئی انگلی اس کی آنکھ میں گھستی چلی گئی اور کمرہ جاکرے کے حلق سے نکلنے والی انتہائی کربناک چیخ سے گونج اٹھا۔ صفدر اب بڑے اطمینان سے اپنی انگلی جاکرے کے لباس سے صاف کر رہا تھا جبکہ جاکرے اس طرح دائیں بائیں سر مار رہا تھا جیسے تکلیف لمحہ بہ لمحہ اس کی برداشت سے باہر ہوتی جا رہی ہو اور چند لمحوں بعد ایک جھٹکے سے اس کی گردن ڈھلک گئی۔

"اب اسے دوبارہ پانی پلاؤ"....... عمران نے کہا تو صفدر نے اس کی ہدایت پر عمل کر دیا جبکہ دوبارہ ہوش میں آتے ہی جاکرے نے ایک بار پھر چیخنا شروع کر دیا۔

"اب اگر تمہاری چیخ نکلی تو دوسری آنکھ بھی نکلوا دوں گا"۔ عمران نے یکلخت سرد لہجے میں کہا تو جاکرے نے ایک جھٹکے سے اس طرح ہونٹ بھینچ لئے جیسے اس نے فیصلہ کر لیا ہو کہ اب وہ باقی زندگی سرے سے بولے گا ہی نہیں البتہ اس کے چہرے پر شدید ترین تکلیف کے تاثرات موجود تھے اور دوسری درست آنکھ تکلیف کی شدت سے گہری سرخ ہو گئی تھی۔

"اب بتاؤ ورنہ......." عمران نے پہلے سے زیادہ سرد لہجے میں کہا۔

"مم، مجھے چھوڑ دو۔ پلیز مجھے چھوڑ دو"....... جاکرے نے یکلخت روتے ہوئے لہجے میں کہا۔

"ہمیں تم سے کوئی دشمنی نہیں ہے اس لئے اگر سچ بتا دو گے تو زندہ رہ جاؤ گے"....... عمران نے کہا۔

"میرے آفس سے راستہ نیچے لیبارٹری کو جاتا ہے لیکن اسے نیچے سے ڈاکٹر فیرگو ہی کھول سکتا ہے میں نہیں"....... جاکرے نے جواب دیا۔

"راستہ کس ٹائپ کا ہے"....... عمران نے پوچھا تو جاکرے نے تفصیل بتا دی۔

"تمہارا ڈاکٹر فیرگو سے کیا تعلق ہے"....... عمران نے پوچھا۔

"میرا کوئی تعلق نہیں ہے چیف نیلسن کا ہے۔ چیف نیلسن نے اس فیکٹری اور لیبارٹری کا ٹھیکہ لیا ہوا ہے۔ اس کی یورٹو میں بہت بڑی سیکورٹی کمپنی ہے اور اس نے مزید چھ افراد بھی بھجوائے تھے اور مجھے بھی ہر لحاظ سے الرٹ رہنے کے لئے کہا تھا لیکن پھر اچانک لائٹ چلی گئی لیکن چونکہ ہمارے پاس کوئی متبادل انتظام نہ تھا اس لئے ہم خاموش رہے۔ پھر اچانک لائٹ آ گئی اور اس کے بعد میری ناک سے نامانوس سی بو ٹکرائی اور میں بے ہوش ہو گیا"....... جاکرے نے ازخود پوری تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

"جولیا، اس کے آفس میں کارڈلیس فون موجود ہے اس کا فون پیس یہاں لے آؤ"....... عمران نے کہا تو جولیا اٹھی اور تیز تیز قدم اٹھاتی کمرے سے باہر چلی گئی۔

"نیلسن سے رابطہ کرنے کا کیا نمبر ہے"....... عمران نے کہا تو جاکرے نے نمبر بتا دیا۔ وہ ایک آنکھ نکلوا کر اب تیر کی طرح سیدھا ہو چکا تھا۔ اس دوران جولیا فون پیس لئے واپس آ گئی۔ عمران نے اس سے کارڈلیس فون پیس لیا اور اٹھ کر وہ خود جاکرے کے ساتھ کھڑا ہو گیا۔

"سنو تم نے نیلسن کو ہمارے بارے میں کوئی اشارہ نہیں کرنا ورنہ دوسرا سانس نہ لے سکو گے۔ تم نے اسے صرف اتنا کہنا ہے کہ یہاں سے دور چند افراد کو کار سے نکل کر حرکت کرتے دیکھا گیا ہے۔ پھر وہ لوگ کار میں سوار ہو کر واپس چلے گئے ہیں اور یہاں کا تمام

انتظام او کے ہے اور لائٹ چلی جانے کی بات بھی نہیں کرنی تم
نے "....... عمران نے سرد لہجے میں کہا۔

" ٹھیک ہے۔ جاکرے نے کہا تو عمران نے نمبر پریس کئے اور آخر
میں لاؤڈر کا بٹن پریس کر کے اس نے فون پیس جاکرے کے کان سے
لگا دیا۔ گھنٹی بجنے کی آواز سنائی دے رہی تھی۔ پھر رسیور اٹھائے جانے
کی آواز سنائی دی۔

" یس "....... ایک بھاری سی آواز سنائی دی۔

" جاکرے بول رہا ہوں چیف۔ نائٹ مینجر "....... جاکرے نے
مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

" اوہ تم، اس وقت۔ کیا ہوا ہے "....... دوسری طرف سے نیلسن
نے چونک کر اور قدرے تشویش بھرے لہجے میں کہا۔

" یہاں فیکٹری میں تو سب او کے ہے چیف۔ البتہ یہاں سے شمال
کی طرف تقریباً پانچ سو گز کے فاصلے پر چار افراد ایک کار میں آئے اور پھر
نیچے اتر کر وہ فیکٹری کی طرف بھی دیکھتے رہے۔ اس کے بعد وہ کار میں
بیٹھ کر واپس چلے گئے ہیں۔ میں نے سوچا کہ آپ کو رپورٹ دے
دوں "....... جاکرے نے اسی طرح مؤدبانہ لہجے میں جواب دیتے
ہوئے کہا۔

" اوہ، اوہ اس کا مطلب ہے کہ وہ ابھی جائزہ لینے آئے تھے۔ میرے
سپیشل آدمی پہنچ گئے ہیں "....... نیلسن نے کہا۔

" یس چیف۔ چھ ہیں اور باہر موجود ہیں "....... جاکرے نے

جواب دیتے ہوئے کہا۔

" او کے، بہرحال پوری طرح محتاط رہنا۔ ابھی رات گزرنے میں
بہت وقت باقی ہے۔ ہو سکتا ہے کہ وہ لوگ کسی بھی انداز میں ریڈ
کریں "....... دوسری طرف سے نیلسن نے کہا۔

" یس چیف۔ ہم ہر لحاظ سے محتاط ہیں "....... جاکرے نے جواب
دیا۔

" او کے، اگر کوئی بات ہو جائے تو مجھے اطلاع دینا "....... دوسری
طرف سے کہا گیا۔

" یس چیف "....... جاکرے نے کہا تو دوسری طرف سے رسیور
رکھے جانے کی آواز سنائی دی اور عمران نے فون آف کیا اور پھر واپس آ
کر وہ سامنے پڑی ہوئی کرسی پر بیٹھ گیا۔

" اس کے منہ پر ہاتھ رکھ دو "....... عمران نے کہا تو صفدر نے اس
کے منہ میں ہاتھ رکھ دیا۔ عمران نے فون آن کیا اور تیزی سے نمبر
پریس کرنے شروع کر دیئے۔

" یس۔ ڈاکٹر فیر گو بول رہا ہوں "....... رابطہ قائم ہوتے ہی ایک
بھاری سی آواز سنائی دی۔

" نیلسن بول رہا ہوں ڈاکٹر فیر گو "....... عمران نے اس بار نیلسن
کی آواز اور لہجے میں کہا تو سامنے بیٹھے ہوئے جاکرے کی اکلوتی آنکھ
حیرت سے پھیلتی چلی گئی جبکہ اس کے منہ پر صفدر نے ہاتھ رکھا ہوا
تھا۔

"اوہ آپ، کیسے کال کیا ہے"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"ڈاکٹر فیر گو آپ کو تو معلوم ہے کہ ان دنوں پاکیشیائی ایجنٹوں کا شدید خطرہ لاحق ہے۔ وہ کسی بھی لمحے لیبارٹری پر ریڈ کر سکتے ہیں"...... عمران نے کہا۔

"نائٹ مینجر جاکرے میری کال کا جواب نہیں دے رہا۔ آپ فیکٹری میں جا کر اسے چیک کریں کیونکہ مجھے خدشات لاحق ہو رہے ہیں"...... عمران نے کہا۔

"سوری مسٹر نیلسن۔ ایسا ممکن ہی نہیں ہے البتہ میں اسے کال کر کے کہہ دیتا ہوں کہ وہ آپ کو کال کرے"...... دوسری طرف سے کہا گیا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا تو عمران نے فون آف کر دیا۔ چند لمحوں بعد ہی فون کی گھنٹی بج اٹھی تو عمران نے فون آن کر دیا۔

"یس، جاکرے بول رہا ہوں"...... عمران نے جاکرے کی آواز اور لہجے میں کہا۔

"تمہارے چیف نیلسن نے مجھے کال کیا ہے کہ تم اس کی کال کا جواب ہی نہیں دے رہے۔ کیوں"...... دوسری طرف سے ڈاکٹر فیر گو نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"ان کی تو کال ہی نہیں آئی البتہ میں نے انہیں خود کال کیا تھا اور رپورٹ دی تھی"...... عمران نے کہا۔

"اوہ، پھر نیلسن نے مجھے کیوں کال کیا ہے۔ وہ تو کہہ رہا تھا کہ میں

سپیشل وے کھول کر تمہارے بارے میں معلوم کروں"۔ دوسری طرف سے کہا گیا۔

"وہ تو آپ کو ویسے بھی کھولنا ہو گا۔ میں بھی آپ کو یہی کہنا چاہتا تھا لیکن پھر رک گیا"...... عمران نے کہا۔

"کیوں، کیا مطلب۔ جبکہ تمہیں معلوم ہے کہ مجھے سختی سے یہ ہدایات دی گئی ہیں کہ میں راستہ نہ کھولوں"...... ڈاکٹر فیر گو نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"اس لئے کہ میرے آفس کی دیوار سے وہ راستہ آدھا کھلا ہوا ہے۔ شاید اس کے میکنزم میں کوئی گڑبڑ ہو چکی ہے۔ اس لئے اسے پوری طرح چیک کرنے کے لئے اسے بہرحال کھولنا تو آپ کو پڑے گا"۔ عمران نے کہا۔

"اوہ، لیکن یہ کیسے ہو گیا۔ میں چیک کرتا ہوں"...... دوسری طرف سے قدرے گھبرائے ہوئے لہجے میں کہا گیا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا تو عمران نے فون آف کیا اور اٹھ کر دوڑتا ہوا اس کمرے سے نکل کر آفس میں پہنچ گیا۔ اس نے مشین پسٹل جیب سے نکال کر ہاتھ میں پکڑ لیا۔ پانچ منٹ بعد کھٹاک کی آواز کے ساتھ ہی سامنے والی دیوار درمیان سے کھل کر سائیڈوں میں ہٹتی چلی گئی تو عمران بجلی کی سی تیزی سے اندر داخل ہو گیا۔ یہ ایک سرنگ سی تھی جو گہرائی میں چلی گئی تھی۔ عمران تیزی سے آگے بڑھا ہی تھا کہ اسے اپنے عقب میں ایک بار پھر کھٹاک کی آواز سنائی دی اور عمران سمجھ گیا

کہ عقب میں دیوار دوبارہ بند ہو گئی ہے۔ وہ دبے پاؤں آگے بڑھا تو سرنگ نما راستہ گھوم کر ایک چھوٹے سے کمرے میں جا کر ختم ہو گیا۔ اس کمرے کے اندرونی دروازے کے پٹ ابھی تک ہل رہے تھے۔ اس کمرے میں ایک دیوار کے ساتھ ایک قدآدم مشین موجود تھی۔ عمران اسے دیکھتے ہی سمجھ گیا کہ اس مشین سے راستہ کھولا اور بند کیا جاتا ہے اور دروازے کے پٹ ہلنے کا مطلب تھا کہ ڈاکٹر فیر گو یہاں آ کر چیک کر کے گیا ہے۔ عمران نے مشین کی سائیڈ میں موجود ہینڈل کو کھینچ کر نیچے کیا تو اسے دور سے ہلکی سی کھٹاک کی آواز سنائی دی تو عمران نے جیب سے گیس پسٹل نکالا اور اندرونی دروازے کی طرف بڑھ کر اس نے دروازے کو دبایا تو دروازہ کھلتا چلا گیا۔ دوسری طرف ایک کشادہ راہداری تھی۔ عمران نے گیس پسٹل کا رخ آگے کی طرف کر کے ٹریگر دبا دیا اور پسٹل میں سے سیاہ رنگ کے چھوٹے چھوٹے کیپسول نکل کر اندر راہداری میں گرے اور پھٹ گئے۔ چار پانچ کیپسول فائر کر کے عمران نے دروازہ بند کیا اور پھر تیزی سے مڑ کر وہ واپس راہداری میں سے ہوتا ہوا سرنگ میں پہنچ گیا۔ وہاں سے نکل کر وہ واپس اس کمرے میں پہنچا جہاں جاکرے بندھا ہوا موجود تھا۔ وہاں جولیا اور صفدر دونوں موجود تھے۔

"میں نے راستہ کھول لیا ہے۔ اس جاکرے اور اس کے سب ساتھیوں کو ہلاک کر دو اور جولیا تم میرے ساتھ آؤ"...... عمران نے کہا اور اس کے ساتھ ہی وہ مڑ گیا تو جولیا تیز تیز قدم اٹھاتی اس کے پیچھے

آفس میں آ گئی۔

"میں نے لیبارٹری میں بے ہوش کر دینے والی گیس فائر کر دی ہے۔ اس لئے کچھ دیر رک جاؤ"...... عمران نے کہا۔

"راستہ کیسے کھولا۔ وہ تمہارے آنے کے بعد بند کیوں نہیں ہوا"...... جولیا نے کہا تو عمران نے اسے ساری صورتحال بتا دی۔

"تمہاری ذہانت واقعی بے مثال ہے"...... جولیا نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے کہا۔

"اور یہی میری بدقسمتی ہے"...... عمران نے اس سے بھی زیادہ طویل سانس لیتے ہوئے کہا تو جولیا بے اختیار چونک پڑی۔

"کیا مطلب، کیا کہہ رہے ہو"...... جولیا نے چونک کر کہا۔

"بے مثال ذہانت کا رونا رو رہا ہوں"...... عمران نے کہا تو اس بار جولیا اس کی بات کا مطلب سمجھ کر بے اختیار ہنس پڑی۔

"تم نے اپنی ذہانت کو کبھی اس مسئلے کے حل کے لئے استعمال ہی نہیں کیا ورنہ جس طرح تم نے یہ راستہ کھلوایا ہے لازماً وہ کام بھی ہو جاتا"...... جولیا نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"تمام راستے صفدر کی کمزور یادداشت پر جا کر ختم ہو جاتے ہیں۔ اب بتاؤ میں کیا کروں"...... عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا اور اس کے ساتھ ہی وہ اس کھلے ہوئے راستے میں آگے بڑھ گیا۔ راہداری سے گزر کر وہ اس کمرے میں پہنچے جہاں راستہ کھولنے اور بند کرنے والی مشین موجود تھی۔ عمران نے اندرونی دروازہ کھولا اور دوسری طرف

راہداری میں داخل ہو گیا۔ تھوڑی دیر بعد وہ وہاں پوری لیبارٹری کا چکر لگا چکے تھے۔ لیبارٹری زیادہ بڑی نہیں تھی البتہ عمران نے چیک کر لیا تھا کہ وہاں واقعی کسی میزائل پر تجربات ہو رہے تھے۔ لیبارٹری میں پندرہ افراد موجود تھے جن میں دس لیبارٹری کی مشینری کے سامنے سٹولوں سمیت نیچے فرش پر گرے پڑے تھے۔ دو شیشے کے بنے ہوئے علیحدہ کمرے میں کرسیوں پر بے ہوشی کے عالم میں موجود تھے جبکہ دو آدمی علیحدہ بنے ہوئے ایک کچن میں فرش پر بے ہوش پڑے ہوئے تھے اور ایک ادھیڑ عمر آدمی ایک آفس نما کمرے میں کرسی پر بے ہوش پڑا ہوا تھا۔ اس کا ہاتھ فون کے رسیور پر اس طرح رکھا ہوا تھا جیسے وہ رسیور اٹھاتے ہوئے اچانک بے ہوش ہو گیا ہو۔

اس کے جسم پر نیلے رنگ کا سوٹ تھا اور اس کی آنکھوں پر موٹے شیشوں کی عینک تھی اور بال الجھے ہوئے تھے۔ عمران اسے دیکھتے ہی سمجھ گیا کہ یہ ڈاکٹر فیر گو ہے اور وہ راستہ کھول کر اور بند کر کے چیک کرنے کے بعد جا کر ے کو فون کرنے ہی والا تھا کہ گیس کی وجہ سے بے ہوش ہو گیا۔ ویسے کارڈلیس فون کا فون پیس عمران کے کوٹ کی جیب میں تھا اور اس نے اسی لئے اسے اپنے پاس رکھا ہوا تھا کہ اگر کال آئے تو وہ اسے فوری طور پر اٹنڈ کر سکے کیونکہ نیلسن کی طرف سے بھی کال آ سکتی تھی۔

" اوہ، یہ اپنے انداز سے ہی سائنسدان لگتا ہے"...... جولیا نے اثبات میں سر ہلاتے ہوئے کہا تو عمران نے اسے اس کرسی سے اٹھایا

اور ایک طرف علیحدہ رکھی ہوئی کرسی پر بٹھا کر اس نے ادھر ادھر دیکھا۔ شاید وہ رسی تلاش کر رہا تھا۔

" باقی لوگوں کا کیا کرنا ہے۔ کیا انہیں ہلاک کر دیا جائے"۔ جولیا نے کہا۔

" نہیں، انہیں چار گھنٹوں سے پہلے ہوش نہیں آ سکتا اور ہمارے لئے اتنا وقفہ کافی ہے۔ خواہ مخواہ بے گناہ افراد کو ہلاک کرنے کا کوئی فائدہ نہیں"...... عمران نے سنجیدہ لہجے میں کہا تو جولیا نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

" تم یہاں ٹھہرو میں سٹور سے کوئی رسی تلاش کر لاؤں"۔ عمران نے چند لمحے خاموش رہنے کے بعد کہا اور تیزی سے مڑ کر کمرے سے باہر چلا گیا۔ تھوڑی دیر بعد وہ واپس آیا تو اس کے ہاتھ میں رسی کا بنڈل موجود تھا۔ یہ رسی ایک مشین کے کور پر بندھی ہوئی تھی اور عمران نے اسے کھول لیا تھا۔ رسی کی مدد سے عمران نے اس آدمی کو کرسی کے ساتھ مضبوطی سے باندھ دیا۔

" اب اسے پانی پلانا ہو گا"...... عمران نے کہا۔

" تم اس سے پوچھ گچھ کرو میں جا کر ساتھیوں کو پوزیشن بتا آؤں۔ وہ پریشان ہوں گے"...... جولیا نے کہا تو عمران نے اثبات میں سر ہلا دیا اور خود وہ کونے میں موجود باتھ روم کے دروازے کی طرف بڑھ گیا۔ اس نے باتھ روم میں موجود ایک پلاسٹک کی بوتل میں پانی بھرا اور پھر اس نے واپس آ کر ایک ہاتھ سے اس آدمی کا جبڑا بھینچا اور

دوسرے ہاتھ سے اس نے اس کے حلق میں تھوڑا سا پانی انڈیل دیا۔ جب پانی اس آدمی کے حلق سے نیچے اتر گیا تو عمران نے بوتل ایک طرف رکھ دی اور جیب سے مشین پسٹل نکال کر اس نے ہاتھ میں پکڑ لیا۔ تھوڑی دیر بعد اس آدمی کے جسم میں حرکت کے تاثرات نمودار ہوئے اور پھر اس نے آنکھیں کھول دیں۔ چند لمحوں تک تو اس کی آنکھوں میں دھند سی چھائی رہی لیکن پھر شعور کی چمک ابھر آئی اور اس کے ساتھ ہی اس آدمی نے یکلخت اٹھنے کی کوشش کی لیکن ظاہر ہے بندھے ہونے کی وجہ سے وہ صرف کسمسا کر ہی رہ گیا تھا۔

"یہ۔ یہ کیا مطلب۔ یہ مجھے کس نے اور کیوں باندھا ہے۔ کیا مطلب۔ اوہ، اوہ تم کون ہو۔ کون ہو تم"...... اس آدمی نے یکلخت انتہائی بوکھلائے ہوئے لہجے میں بولنا شروع کر دیا اور عمران اس کی آواز سے ہی پہچان گیا کہ یہ ڈاکٹر فیر گو ہے۔

"تمہارا نام ڈاکٹر فیر گو ہے اور تم اس لیبارٹری کے انچارج ہو"...... عمران نے سرد لہجے میں کہا۔

"ہاں، ہاں میں ڈاکٹر فیر گو ہوں۔ مگر تم کون ہو اور یہاں کیسے پہنچ گئے۔ مجھے کیوں باندھ رکھا ہے۔ کیا مطلب ہوا اس کا"۔ ڈاکٹر فیر گو نے انتہائی بوکھلائے ہوئے لہجے میں کہا۔

"اوپر کاریکس ووڈ فیکٹری میں جاکرے سمیت سب افراد ہلاک کر دیئے گئے ہیں اور یہاں لیبارٹری میں تمہارے تمام ساتھی فی الحال بے ہوش ہیں اس لئے کہ وہ لوگ سیکورٹی سے متعلق تھے جبکہ تم او

تمہارے ساتھی سائنسدان ہیں اور میں سائنسدانوں کو بغیر مجبوری کے ہلاک کرنے کا قائل نہیں ہوں۔ ویسے میرا نام علی عمران ہے اور میرا تعلق پاکیشیا سے ہے جہاں سے چرائی گئی ایف ایف دھات سے تم یہاں اسرائیل کے لئے خوفناک زہریلا میزائل تیار کرنے میں مصروف ہو"...... عمران نے انتہائی سرد اور خشک لہجے میں بات کرتے ہوئے کہا۔

"اوہ، اوہ مگر کیوں۔ یہ سب کیوں کر رہے ہو۔ ہمارا کیا قصور ہے"...... ڈاکٹر فیر گو نے رو دینے والے لہجے میں کہا۔

"پاکیشیا سے ایک غیرارضی دھات کارمن کے ایجنٹوں نے چرائی۔ اس کا کوڈ نام انہوں نے ایف ایف رکھا۔ پھر یہ دھات ایکریمیا بھجوائی گئی اور ایکریمیا سے یہ دھات اسرائیل پہنچی اور اسرائیل سے یہاں اس کاریکس لیبارٹری میں بھجوائی گئی۔ تم بتاؤ کہ یہاں اس دھات سے کیا تیار کیا جا رہا ہے اور یہ بھی سن لو کہ غلط بیانی کرنے یا ڈاج دینے کی کوشش نہ کرنا کیونکہ میں نے بھی کچھ نہ کچھ سائنس پڑھ رکھی ہے"...... عمران نے ایک کرسی گھسیٹ کر اس پر بیٹھتے ہوئے سرد لہجے میں کہا۔

"تم، تم سائنسدان ہو۔ یہ کیسے ہو سکتا ہے۔ سائنسدان تو اس طرح کے کام نہیں کر سکتے"...... ڈاکٹر فیر گو نے انتہائی حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"میں نے آکسفورڈ یونیورسٹی سے ڈی ایس سی کر رکھی ہے اور اب

بھی میرا سائنس کے ساتھ لنک موجود ہے"...... عمران نے جواب دیا۔

"اوہ، اوہ ڈی ایس سی۔ اوہ، کیا واقعی"...... ڈاکٹر فیرگو کے لہجے میں بے پناہ حیرت تھی۔

"میرے پاس زیادہ وقت نہیں ہے ڈاکٹر فیرگو۔ میں یہ ساری باتیں اس لئے کر رہا ہوں کہ میں نہیں چاہتا کہ کسی سائنسدان پر تشدد کروں ورنہ اب تک تمہارے جسم کی ساری ہڈیاں ٹوٹ چکی ہوتیں اور تم سب کچھ بتا چکے ہوتے۔ اس لئے مزید وقت مت ضائع کرو"...... عمران کا لہجہ یکلخت بدل گیا تھا۔

"تمہاری بات درست ہے۔ یہ لیبارٹری بظاہر ایک پرائیویٹ کمپنی کی ہے لیکن دراصل یہ لیبارٹری اسرائیل کے تحت ہے اور اس جیسی بے شمار لیبارٹریاں پرائیویٹ سیکٹر میں موجود ہیں اور کام کر رہی ہیں۔ ایف ایف دھات کے دو باکسز ہمارے پاس بھیجے گئے اور ہمیں بتایا گیا کہ اس غیر ارضی دھات کے بارے میں اسرائیل کے سائنسدانوں نے لیبارٹری میں جو تجزیہ کرایا ہے اس کے تحت اس دھات میں ایک حیرت انگیز خاصیت موجود ہے کہ اس کا ہر ذرہ مسلسل خوفناک اور قاتل زہر تیار کرتا رہتا ہے اور یہ زہر ہوا میں شامل ہوتا رہتا ہے۔ دوسرے لفظوں میں ایف ایف کا ہر ذرہ انتہائی خوفناک کیمیکل بنانے کا نہ ختم ہونے والا کارخانہ ہے لیکن اس کی قوت بے حد کم ہے۔ ہمیں ٹاسک دیا گیا کہ ہم اس کی قوت بڑھانے

کے ساتھ ساتھ ایسا کیمیائی ہتھیار تیار کریں کہ جسے فائر کرنے کے بعد اس میں سے اس قدر طاقتور زہر فضا میں پھیل جائے کہ وسیع علاقہ زہر آلود ہو کر رہ جائے اور اس علاقے میں موجود پانی کے تمام ذخیرے زہر آلود ہو جائیں۔ زمینی فضا سب زہر آلود ہو جائے اور اس کی طاقت اس قدر ہو کہ چند لمحوں میں ہی اس پورے علاقے میں موجود تمام جاندار اور نباتات سمیت سب کچھ فنا ہو کر رہ جائے۔ اس کیمیائی ہتھیار کا نام بھی ایف ایف ہی تجویز کیا گیا۔ ہم نے اس پر کام شروع کر دیا لیکن مسلسل تجربات کے باوجود ہم ابھی تک اپنے ٹاسک میں کامیاب نہیں ہو سکے جبکہ دھات بھی تقریباً آدھی سے زیادہ خرچ ہو چکی ہے"...... ڈاکٹر فیرگو نے کہا۔

"کیا رکاوٹ ہے اس ٹاسک میں"...... عمران نے کہا۔

"ایف ایف کا سب سے بڑا عنصر پوٹیشیم سائنائیڈ ہے اور تجربہ گاہ میں اس کا جو تجزیہ کیا گیا ہے اس کے تحت یہ خالص پوٹیشیم سائنائیڈ نہیں ہے بلکہ اس کے اندر ایک اور غیر ارضی عنصر پایا گیا ہے جسے ہم نے اپنے طور پر پوسائٹش کا نام دیا ہے۔ یہی پوسائٹش ہی دراصل مسلسل زہر پیدا کرتی ہے لیکن جب اسے طاقتور کرنے کے لئے مختلف سائنسی عناصر اس کے ساتھ شامل کئے گئے تو یہ بات سامنے آئی کہ یہ خالص حالت میں، تو زہر پیدا کرتا ہے۔ مرکب حالت میں اس کی یہ خاصیت خود بخود ختم ہو جاتی ہے۔ اس لئے باوجود کوشش کے کام آگے نہ بڑھ سکا"...... ڈاکٹر فیرگو نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"مثلاً کون کون سے عناصر تم نے اس میں شامل کر کے مرکب کرنے کی کوشش کی ہے"...... عمران نے کہا۔

"ہم نے پوٹاشیم ڈائی کرومیٹ کا عنصر پوٹاشیم کرومیم شا... کر کے دیکھا۔ پوٹاشیم پرومائڈ، پوٹاشیم کلوریٹ حتیٰ کہ ہم نے پوٹاشیم کاربونیٹ کو بھی شامل کیا لیکن نتیجہ وہی نکلا جو میں نے پہلا بتایا ہے"...... ڈاکٹر فیر گو نے جواب دیا۔

"تم نے اس ریسرچ کے پیپرز تو تیار کئے ہوں گے"...... عمران نے کہا۔

"ہاں، فائل الماری میں موجود ہے اس پر ایف ایف کے اخت... درج ہیں۔ ہم روزانہ اس پر ہونے والے تجربات کی بریفنگ لکھتے رہتے ہیں"...... ڈاکٹر فیر گو نے کہا تو عمران اٹھا اور آفس میں موجود الماری کی طرف بڑھ گیا۔ اس نے الماری کھولی اس میں فائلیں بھری ہوئی تھیں۔ عمران نے کافی ساری فائلیں نکال کر میز پر رکھیں اور پھر ان فائلوں کو کھول کھول کر سرسری انداز میں دیکھنا شروع کر دیا۔ یہ سب واقعی سائنسی تجربات اور خصوصاً میزائل سازی کی فائلیں تھیں اور پھر ایف ایف فائل بھی اسے مل گئی۔ یہ خاصی ضخیم فائل تھی۔ اسی لمحے جولیا کمرے میں داخل ہوئی۔ عمران نے ایک نظر اسے دیکھا اور پھر فائل کھول کر اسے دیکھنا شروع کر دیا۔ فائل میں کمپیوٹر گرافک پر مبنی چوبیس صفحات موجود تھے۔ عمران نے وہیں کھڑے کھڑے ایک دو صفحات پڑھے اور پھر وہ اسے لے کر ایک طرف کرسی

پر بیٹھ گیا اور اس نے تفصیل سے انہیں پڑھنا شروع کر دیا۔ جولیا بھی خاموشی سے ایک کرسی پر بیٹھ گئی جبکہ ڈاکٹر فیر گو ہونٹ بھینچے خاموش بیٹھا ہوا تھا۔ عمران جیسے جیسے فائل پڑھتا جا رہا تھا ویسے ویسے اس کے چہرے پر اطمینان کے تاثرات ابھرتے چلے آ رہے تھے کیونکہ ڈاکٹر فیر گو نے جو کچھ مختصر طور پر بتایا تھا فائل میں اس کی سائنسی تفصیل موجود تھی۔ آخری صفحہ پڑھنے کے بعد عمران نے ایک طویل سانس لیا اور فائل بند کر دی۔ پھر کرسی سے اٹھ کھڑا ہوا۔

"تم نے درست بتایا ہے ڈاکٹر فیر گو۔ اب یہ بتا دو کہ باقی ماندہ ایف ایف کہاں ہے"...... عمران نے کہا۔

"وہ لیبارٹری کے اندر کنٹرولنگ روم کی شمالی دیوار میں موجود سپیشل سائنسی سٹور میں ہے"...... ڈاکٹر فیر گو نے کہا تو عمران نے فائل تہہ کر کے اسے کوٹ کی اندرونی جیب میں ڈال لیا۔

"جولیا تم اس کا خیال رکھنا۔ میں آ رہا ہوں"...... عمران نے کہا اور تیز تیز قدم اٹھاتا کمرے سے نکل کر وہ اس بڑے سے ہال نما کمرے میں پہنچ گیا جہاں انتہائی جدید ترین مشینری نصب تھی اور جہاں فرش پر سٹولوں سمیت دس افراد فرش پر گرے پڑے تھے۔ وہ انہیں ایک نظر دیکھتا ہوا اس شیشے والے کمرے میں داخل ہو گیا۔ جہاں کنٹرولنگ مشین بھی موجود تھی اور کرسیوں پر دو افراد بے ہوش پڑے ہوئے تھے۔ عمران کو چونکہ سپیشل سائنسی سٹور کی ساخت اور ہیئت کا علم تھا اس لئے اس نے جلد ہی اس سائنسی سٹور سے ایف

ایف کا ایک خاص ساخت کا باکس نکال لیا۔ دوسرا باکس بھی موجود تھا۔ اس میں بھی معمولی سی مقدار میں ایف ایف موجود تھی۔ عمران نے دونوں باکسز اٹھائے اور پھر اس نے ایک مشین کو خود آپریٹ کیا اور اس پر موجود ایک چھوٹی سی بند کیف کو کھول کر اس نے دوسرے باکس سے تھوڑی سی ایف ایف نکال کر اسے اس کیف میں ڈالا اور پھر اسے بند کر کے مشین کو آپریٹ کرنا شروع کر دیا۔ یہ دھاتوں کا سائنسی تجزیہ کرنے والی انتہائی جدید ترین مشین تھی اور عمران اس کو بہت اچھی طرح سمجھتا تھا۔ اس لئے وہ اطمینان سے اسے آپریٹ کر رہا تھا اور آخر میں جب اس مشین کے نچلے حصے سے ایک کمپیوٹر کاغذ باہر آگیا تو عمران نے اس کاغذ کو کھینچ کر اسے پڑھنا شروع کر دیا۔ پھر اس نے اس کاغذ کو تہہ کر کے جیب میں ڈالا اور کیف کو کھول کر اس میں موجود ایف ایف واپس باکس میں ڈالی اور پھر کیف کو صاف کر کے اس نے دوسرے باکس میں موجود ایف ایف دھات کو کیف میں ڈالا اور کیف کو بند کر کے اس نے ایک بار پھر مشین کو آپریٹ کرنا شروع کر دیا۔ پھر آخر میں اس نے کاغذ نکال کر اسے پڑھا تو اس کے چہرے پر اس بار بھی اطمینان کے تاثرات ابھر آئے کیونکہ اب اسے مکمل طور پر یقین ہو گیا تھا کہ دونوں باکسز میں بہرحال ایف ایف دھات ہی ہے۔ اس نے مشین بند کی اور پھر باکسز اٹھائے وہ واپس اس کمرے میں آگیا جہاں جولیا اور ڈاکٹر فیرگو موجود تھے۔

"تمہارے پاس مشین پسٹل ہے"...... عمران نے جولیا سے

مخاطب ہو کر پاکیشیائی زبان میں کہا۔

"ہاں، کیوں"...... جولیا نے اٹھتے ہوئے کہا۔

"کیا تم یہاں قتل عام کر سکو گی۔ ان سب کا خاتمہ اس لئے ضروری ہے کہ انہوں نے ایف ایف پر تجربات کئے ہیں اور میں نہیں چاہتا کہ یہ دنیا کے کسی اور حصے سے ملنے والی ایف ایف کے سلسلے میں مزید آگے بڑھ سکیں"...... عمران نے کہا۔

"تم جاؤ، میں ملک و قوم کے لئے اس جزیرے کو بھی تباہ کر سکتی ہوں"...... جولیا نے کہا تو عمران دونوں باکسز اٹھائے اس کمرے سے باہر آگیا۔ تھوڑی دیر بعد وہ اوپر پہنچ گیا اور پھر وہاں تنویر اور صفدر نے اس کے حکم پر جاکرے اور اس کے ساتھیوں کا خاتمہ کر دیا۔

اسرائیل کے صدر اپنے آفس میں ایک فائل کے مطالعہ میں مصروف تھے کہ فون کی مترنم گھنٹی بج اٹھی تو انہوں نے چونک کر پہلے فون کی طرف دیکھا اور پھر ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا لیا۔

"یس"...... صدر صاحب نے اپنے مخصوص لہجے میں کہا۔

"سر، قومی سلامتی کے مشیر جناب نکولس لائن پر موجود ہیں"...... دوسری طرف سے ان کے ملٹری سیکرٹری کی انتہائی مؤدبانہ آواز سنائی دی۔

"کراؤ بات"...... صدر نے چونک کر کہا۔

"سر، میں نکولس بول رہا ہوں"...... دوسری طرف سے نکولس کی انتہائی مؤدبانہ آواز سنائی دی۔

"کیا کوئی خاص رپورٹ ہے"...... صدر نے کہا۔

"یس سر، ایف ایف اور پاکیشیائی ایجنٹوں کے بارے میں

رپورٹ ہے۔ اگر آپ وقت دے دیں تو زیادہ بہتر ہے"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"اوہ اچھا، ٹھیک ہے آجاؤ"...... صدر نے کہا اور رسیور رکھ دیا۔ ان کے ہونٹ بھنچ گئے تھے۔ تھوڑی دیر بعد دروازہ کھلا اور قومی سلامتی کے مشیر نکولس اندر داخل ہوئے۔ ان کے ہاتھ میں ایک بریف کیس تھا۔

"بیٹھیں"...... صدر نے کہا تو وہ مؤدبانہ انداز میں ایک کرسی پر بیٹھ گیا۔

"کیا رپورٹ ہے"...... صدر نے آگے کی طرف جھکتے ہوئے کہا۔

"جناب، اگر آپ سپیشل روم میں تشریف لے چلیں تو زیادہ بہتر ہے"...... نکولس نے کہا۔

"اوہ اچھا، ٹھیک ہے"...... صدر نے کہا اور اٹھ کھڑے ہوئے۔ اس کے ساتھ ہی نکولس بھی اٹھ کھڑا ہوا اور پھر وہ دونوں ایک راہداری سے گزر کر ایک خاصے بڑے کمرے میں پہنچے تو نکولس نے دروازہ بند کر کے ساتھ ہی دیوار پر موجود سوئچ بورڈ پر موجود سرخ رنگ کا ایک بڑا سا بٹن پریس کر دیا۔ دوسرے لمحے سرر کی آواز کے ساتھ ہی دروازے پر سرخ رنگ کی کسی دھات کی چادر آ گئی اور کمرے کی چھت کے درمیان ایک سرخ رنگ کا بلب جل اٹھا۔ اب یہ کمرہ ہر قسم کی مداخلت اور چیکنگ سے محفوظ ہو چکا تھا۔ صدر اس دوران اپنی مخصوص کرسی پر بیٹھ چکے تھے۔

"سر، پاکیشیائی ایجنٹوں نے کاریکس لیبارٹری پر حملہ کر کے وہاں موجود تمام سائنسدانوں کو ہلاک کر دیا ہے جبکہ اوپر موجود کاریکس وڈ فیکٹری کے نائٹ مینجر سمیت تمام سیکورٹی کے افراد کو بھی ہلاک کر دیا ہے اور لیبارٹری سے وہ لوگ نہ صرف ایف ایف کے دو بڑے باکسز لے گئے ہیں بلکہ وہ اس پر ہونے والے تجربات کی فائل بھی لے گئے ہیں"....... نکولس نے ان کے سامنے ایک کرسی پر مؤدبانہ انداز میں بیٹھتے ہوئے کہا۔

"کیا تفصیل ہے"....... صدر نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

"جناب، آپ کے حکم پر وڈ فیکٹری اور لیبارٹری میں ایس ایچ آئی ٹیلی سسٹم نصب کر دیا گیا تھا اس لئے اس سارے واقعہ کی نہ صرف باقاعدہ فلم تیار ہو گئی ہے بلکہ وہاں ہونے والی تمام گفتگو بھی ٹیپ ہوتی رہی ہے۔ مجھے آج صبح یورنو سے اطلاع دی گئی تو میں چارٹرڈ طیارے سے وہاں پہنچ گیا اور پھر میں نے وہاں کا ذاتی طور پر دورہ کیا اور یہ فلم ساتھ لے آیا ہوں۔ اس کے علاوہ یہ اطلاع بھی مل چکی ہے کہ پاکیشیائی ایجنٹ رات کو ہی ایک خصوصی چارٹرڈ طیارے سے کرانس اور پھر کرانس سے ایک اور چارٹرڈ طیارے سے پاکیشیا روانہ ہو گئے ہیں"....... نکولس نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے بریف کیس کھولا اور اس میں سے ایک جدید ساخت کا مائیکرو پروجیکٹر نکال کر اس نے اسے سائیڈ پر موجود ایک میز پر رکھا اور پھر اسے آن کر دیا کیونکہ یہ مائیکرو پروجیکٹر بیٹری سے چلتا تھا۔ اس لئے نکولس نے اسے

جیسے ہی آن کیا۔ سامنے دیوار پر ایک خاصی بڑی سکرین روشن ہو گئی اور پھر اس پر ایک منظر ابھرا۔ یہ منظر ایک برآمدے کا تھا جس میں چار مسلح افراد بڑے چوکنے انداز میں کھڑے ہوئے تھے۔ پھر یکلخت وہ لہراتے ہوئے نیچے گر گئے۔

"یہ کیا ہوا ہے"....... صدر نے چونک کر کہا تو نکولس نے ہاتھ بڑھا کر پہلے مائیکرو پروجیکٹر کو آف کر دیا۔

"جناب، میں نے یہ فلم تو وہاں سے شروع کی ہے جہاں سے اصل کارروائی کا آغاز ہوتا ہے لیکن اس سے پہلے کا کچھ پس منظر میں عرض کر دیتا ہوں۔ نیلسن سیکورٹی کمپنی کے ذمے اس لیبارٹری کی حفاظت تھی۔ اسے اطلاع مل گئی کہ پاکیشیائی ایجنٹ آج رات اس لیبارٹری پر ریڈ کریں گے۔ اس نے مزید چھ مسلح افراد وہاں بھجوا دیئے۔ برآمدے میں جو مسلح افراد نظر آ رہے تھے یہ ان چھ میں سے چار تھے۔ پھر اچانک الیکٹرک بریک ڈاؤن ہو گیا یا کر دیا گیا۔ اس کے بعد جب لائٹ آئی تو وہاں بے ہوش کر دینے والی گیس پھیلا دی گئی۔ اس گیس کی وجہ سے فیکٹری میں موجود نائٹ سیکورٹی مینجر جاکرے اور سیکورٹی کے سب افراد بے ہوش ہو گئے۔ اس وقت چار ایکریمی مرد اور ایک ایکریمی عورت اندر داخل ہوئی۔ یہ پاکیشیائی ایجنٹ تھے"۔ نکولس نے زبانی تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

"کیا وہاں سائنسی حفاظتی انتظامات نہیں تھے"....... صدر نے چونک کر کہا۔

"انتہائی جدید ترین اور سخت حفاظتی انتظامات تھے کیونکہ آپ کا حکم تھا کہ پاکیشیائی ایجنٹوں کو کسی صورت بھی یہ شک نہ پڑے کہ ان کے ساتھ کوئی ڈرامہ کھیلا جا رہا ہے لیکن انہوں نے شاید کسی سائنسی مشین کے ذریعے یہ تمام سائنسی حفاظتی انتظامات زیرو کر دیئے"۔ نکولس نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"ٹھیک ہے وہ ایسے ہی لوگ ہیں۔ بہرحال فلم دکھاؤ"...... صدر نے کہا تو نکولس نے پروجیکٹر آن کر دیا۔ پھر کچھ دیر بعد برآمدے میں چار ایکریمی مرد اور ایک ایکریمی عورت اندر داخل ہوئے۔

"ہاں، سب سے آگے والا ہی وہ شیطان اور اسرائیل کا سب سے بڑا دشمن عمران ہے"...... صدر نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔ فلم چلتی رہی اور وہاں ہونے والی تمام بات چیت بھی پروجیکٹر سے نشر ہوتی رہی۔ صدر خاموش بیٹھے یہ سب کچھ دیکھ اور سن رہے تھے۔ پھر عمران نے نیلسن اور جاکرے کی آواز میں جس طرح فون کالز کیں اور پھر آخر میں اس نے ڈاکٹر فیرگو کو چکر دے کر جس طرح لیبارٹری کا راستہ کھلوایا۔ یہ سب کچھ صدر سکرین پر دیکھتے رہے۔ پھر عمران اور وہ عورت لیبارٹری میں داخل ہوئے اور انہوں نے وہاں جو جو کارروائی کی اور جو جو گفتگو کی وہ بھی سنائی دیتی رہی۔ پھر عمران باکسز اٹھائے واپس چلا گیا تو اس عورت نے انتہائی بے دردی سے ڈاکٹر فیرگو اور دیگر سائنسدانوں اور کچن ملازمین کو مشین پسٹل سے ہلاک کیا اور پھر وہ بھی واپس وڈ فیکٹری میں پہنچ گئی۔ وہاں عمران کے کہنے پر اس نے اور

دوسرے ساتھیوں نے قتل عام کر دیا۔ اس کے بعد بڑا پھاٹک کھول کر وہ باہر چلے گئے تو فلم ختم ہو گئی اور نکولس نے ہاتھ بڑھا کر پروجیکٹر آف کر دیا۔

"ویری بیڈ، ہمارے انتہائی قابل سائنسدان ہلاک کر دیئے گئے ہیں لیکن بہرحال ہمارا مقصد پورا ہو گیا ہے اور اب ہم اپنے سائنسدانوں کی ہلاکت کا انتقام پاکیشیا کو تباہ و برباد کر کے لیں گے"...... صدر نے کہا۔

"جناب، اسی لئے میں آپ کو یہاں لے آیا ہوں کہ کہیں سے بھی مخبری ہو سکتی تھی اور ہمارا سارا کیا کرایا ختم ہو سکتا تھا"...... نکولس نے کہا۔

"ہاں، تم نے واقعی انتہائی عقلمندی کا مظاہرہ کیا ہے۔ اب اس فلم کو بھی ضائع کر دو۔ یہ عمران اب مکمل طور پر مطمئن ہو کر گیا ہے۔ اس نے نہ صرف ایف ایف کا باقاعدہ تجزیہ کیا ہے بلکہ اس نے فائل میں موجود تجربات کی بریفنگ بھی پڑھی ہے۔ اس لئے اس کے چہرے پر ابھر آنے والے انتہائی گہرے اطمینان کے تاثرات میں نے دیکھ لئے ہیں اور یہی میں چاہتا تھا۔ اس لئے میں نے ڈاکٹر فیرگو کو حکم دیا تھا کہ وہ اس پر ہونے والے تجربات کو باقاعدہ تحریر میں لے آئیں کیونکہ مجھے معلوم تھا کہ یہ شیطان آسانی سے مطمئن نہیں ہو گا اور اگر اسے اصل پلان کا علم ہو گیا تو وہ یہاں اسرائیل میں پہنچ جائے گا۔ بہرحال اب معاملات ہماری مرضی کے عین مطابق اور انتہائی درست

انداز میں طے ہو گئے ہیں۔ اب یہاں سپیشل بی ٹی کاٹن سیڈ تیار ہو رہا ہے جو آئندہ سال پورے پاکیشیا میں پھیلا دیا جائے گا اور پھر پاکیشیا کی ہولناک اور مکمل تباہی کا ایسا چکر چلے گا کہ جسے دنیا کی کوئی طاقت روک نہ سکے گی اور نہ ہی کسی کو شک پڑ سکے گا کہ یہ سب کچھ ہم نے کیا ہے"...... صدر نے کہا اور اٹھ کھڑے ہوئے۔

"یس سر، یہ سب آپ کی ذہانت کا نتیجہ ہو گا سر"...... نکولس نے خوشامدانہ لہجے میں کہا۔

"نہیں، اس میں تمہاری کارکردگی کا بھی بڑا حصہ ہے۔ تم نے جس طرح میری ہدایات پر عملدرآمد کیا ہے اس وجہ سے ہی یہ شیطان مطمئن ہوا ہے۔ ورنہ یہ آسانی سے مطمئن ہونے والوں میں سے نہیں ہے"...... صدر نے کہا اور نکولس کے چہرے پر مسرت کے تاثرات ابھر آئے۔

عمران دانش منزل کے آپریشن روم میں داخل ہوا تو بلیک زیرو احتراماً اٹھ کر کھڑا ہو گیا۔

"بیٹھو"...... سلام دعا کے بعد عمران نے کہا اور اپنی مخصوص کرسی پر بیٹھ گیا۔

"آپ آخرکار ایف ایف دھات واپس لے ہی آئے"...... بلیک زیرو نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"ہاں، دھات بھی واپس آ گئی اور ساتھ ہی وہاں لیبارٹری میں اب تک اس پر ہونے والے کام کی تفصیل بھی مل گئی ہے۔ اب اس پر آگے کام ہو گا"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"لیکن جولیا نے جو رپورٹ دی ہے اس کے مطابق تو تقریباً آدھی سے زیادہ دھات ان تجربات میں ضائع ہو گئی ہے۔ باقی آدھی بھی اگر ایسے تجربات میں ختم ہو گئی تو پھر"...... بلیک زیرو نے کہا۔

"میری اس سلسلے میں سرداور سے تفصیلی بات ہوئی ہے۔ انہوں نے اپنے طور پر ایکریمیا اور کارمن کے سائنسدانوں سے بات کی ہے۔ اس دھات کا ایک چھوٹا سا ذخیرہ پہلے ایکریمین ریاست کی ایک پہاڑی سے ملا تھا۔ اس وقت اس کا نام ایف ایف رکھا گیا تھا۔ پھر باوجود کوشش کے اس کا مزید کوئی ذخیرہ نہ ملا البتہ اب پاکیشیا کی وادی گارنگ سے اس کا یہ ذخیرہ ملا ہے جو اسرائیل نے ایکریمیا سے باقاعدہ خریدا تھا کیونکہ پہلے اس پر تجربات کئے گئے تھے۔ اس سے یہ بات سامنے آئی تھی کہ اس میں حیرت انگیز طور پر انتہائی قاتل زہر مسلسل بنانے کی قدرتی خاصیت ہے۔ وہ ذخیرہ چونکہ بے حد کم تھا اس لئے وہ ابتدائی تجربات میں ہی ختم ہو گیا۔ اب پاکیشیا سے جو ذخیرہ ملا ہے اسے اسرائیل نے اس لئے خرید لیا ہے کہ وہ اس پر مزید تجربات کر کے زہر پھیلانے والا ہتھیار تیار کرنا چاہتا تھا اور چونکہ پہلے اس ذخیرے پر اس کاریکس لیبارٹری میں ہی تجربات کئے گئے تھے لیکن اس وقت اس لیبارٹری کا انچارج کوئی ڈاکٹر بینکوایٹ تھا جو بعد میں وفات پا گیا اور اب ڈاکٹر بینکوایٹ کا شاگرد ڈاکٹر فیرگو اس کا انچارج تھا۔ پہلے تجربات میں بھی ڈاکٹر فیرگو، ڈاکٹر بینکوایٹ کے ساتھ رہا تھا اس لئے اسرائیل نے اس پر مزید تجربات کے لئے اس لیبارٹری کا انتخاب کیا البتہ ایک بات اور بھی سامنے آئی ہے اور وہ یہ کہ اس کا تقریباً اس جتنا ذخیرہ اسرائیل میں بھی دریافت ہوا ہے لیکن اس کی مقدار تقریباً اتنی ہی ہے بہرحال اب سرداور انتظامات کر رہے ہیں کہ

اس پر پاکیشیا اور شوگران کے سائنسدان مل کر تجربات کریں تاکہ اس سے زیادہ سے زیادہ فائدہ اٹھایا جا سکے" ...... عمران نے تفصیل سے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"لیکن عمران صاحب، ایک بات میری سمجھ میں نہیں آئی کہ اسے پاکیشیا سے حاصل کرنے کے لئے تو انتہائی پیچیدہ کارروائی کی گئی ہے لیکن اس کی حفاظت اس انداز میں نہیں کی گئی۔ اس کی کیا وجہ ہے" ...... بلیک زیرو نے کہا تو عمران نے اس انداز میں سر ہلایا جیسے یہ بات اس کے اپنے ذہن میں بھی موجود ہو۔

"تمہاری بات درست ہے۔ میرے اپنے ذہن میں بھی یہ خلش موجود ہے۔ اسرائیل نے اس پرائیویٹ لیبارٹری کی حفاظت کے بھی ایسے انتظامات نہیں کئے جیسے ہونے چاہئیں تھے اور اس لیبارٹری تک پہنچنے تک بھی کوئی اسرائیلی ایجنسی سامنے نہیں آئی۔ صرف وہاں کے غنڈوں اور بدمعاشوں کو سامنے لایا گیا اور بس۔ یہ بات میرے حلق سے بھی نہیں اتر رہی لیکن باوجود غور کرنے کے اس کی کوئی غیر معمولی وجہ سامنے نہیں آ رہی" ...... عمران نے کہا۔

"ہاں، جولیا نے جو رپورٹ دی ہے اس میں اس نے بھی یہ بات اس طور پر لکھی ہے کہ یہ مشن انتہائی آسانی سے مکمل کر لیا گیا ہے" ...... بلیک زیرو نے کہا۔

"اس نے تو یہ بات جان بوجھ کر لکھی ہو گی تاکہ تم مجھے وہ چھوٹا چیک بھی نہ دو" ...... عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا اور بلیک

زیرو بے اختیار ہنس پڑا۔

"عمران صاحب، اسرائیل کو تو بہرحال یہ معلوم ہو گیا ہو گا کہ آپ وہاں سے ایف ایف بھی لے آئے ہیں اور آپ نے وہاں سائنسدانوں کا بھی خاتمہ کر دیا ہے۔ کیا اسرائیل اس کا کوئی ری ایکشن نہیں لے گا"...... بلیک زیرو نے کہا۔

"لے گا۔ ضرور لے گا لیکن وہ کیا کریں گے۔ کیا اپنے ایجنٹ یہاں بھیجیں گے اسے لے جانے کے لئے نہیں۔ نہیں وہ یقیناً ایسا نہیں کریں گے"...... عمران نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے رسیور اٹھایا اور تیزی سے نمبر ڈائل کرنے شروع کر دیئے۔

"انکوائری پلیز"...... رابطہ قائم ہوتے ہی ایک نسوانی آواز سنائی دی۔

"یہاں سے شام کا رابطہ نمبر اور پھر شام کے دارالحکومت دمشق کا رابطہ نمبر دے دیں"...... عمران نے کہا۔

"ہولڈ کریں پلیز"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"ہیلو سر، کیا آپ لائن پر ہیں"...... چند لمحوں بعد انکوائری آپریٹر کی آواز سنائی دی۔

"یس"...... عمران نے جواب دیا تو انکوائری آپریٹر نے دونوں نمبر بتا دیئے اور عمران نے شکریہ ادا کر کے کریڈل دبایا اور ٹون آنے پر اس نے نمبر ڈائل کرنے شروع کر دیئے۔

"انکوائری پلیز"...... ایک مختلف نسوانی آواز سنائی دی۔ لہجہ عربی

اس لئے بلیک زیرو سمجھ گیا کہ یہ دمشق کی انکوائری آپریٹر ہے۔

"رباط کلب کا نمبر دیں"...... عمران نے کہا تو دوسری طرف سے بتا دیا گیا تو عمران نے کریڈل دبایا اور ٹون آنے پر اس نے ایک پھر مسلسل نمبر ڈائل کرنے شروع کر دیئے۔

"رباط کلب"...... رابطہ قائم ہوتے ہی ایک اور نسوانی آواز ئی دی۔

"ابو حسنات سے بات کرائیں۔ میں پاکیشیا سے علی عمران بول رہا ں"...... عمران نے کہا۔

"پاکیشیا سے۔ اوہ اچھا، ہولڈ کریں"...... دوسری طرف سے ک کر کہا گیا۔

"ہیلو، ابو حسنات بول رہا ہوں"...... چند لمحوں کی خاموشی کے ایک بھاری سی مردانہ آواز سنائی دی۔

"علی عمران ایم ایس سی۔ ڈی ایس سی (آکسن) بول رہا ہوں شیا سے"...... عمران نے اپنے مخصوص چہکتے ہوئے لہجے میں کہا۔

"اوہ، اوہ آپ۔ اوہ عمران صاحب آپ۔ بڑے طویل عرصے بعد ی آواز سنائی دی ہے"...... دوسری طرف سے انتہائی مسرت لہجے میں کہا۔

"السلام علیکم ورحمتہ اللہ وبرکاتہ"...... عمران نے مسکراتے کہا تو دوسری طرف سے ہنستے ہوئے سلام کا مکمل جواب دیا گیا۔

"پ یہ بتائیں کہ اب بھی یاسر صاحب کا نیٹ ورک اسرائیل

کے صدارتی محل میں قائم ہے یا نہیں"...... عمران نے کہا۔

"ہاں ہے، کیوں"...... دوسری طرف سے چونک کر پوچھا گیا۔

"اسرائیل کے صدر کی مترنم آواز سنے کافی عرصہ گزر گیا ہے"...... عمران نے جواب دیا تو دوسری طرف سے ابوحسنات بے اختیار کھلکھلا کر ہنس پڑا۔

"میں آپ کو جناب یاسر کا خصوصی نمبر بتا دیتا ہوں۔ آپ خود بات کر لیں"...... دوسری طرف سے کہا گیا اور اس کے ساتھ ہی نمبر بتا دیا گیا۔

"بے حد شکریہ"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے کریڈل دبایا اور پھر ٹون آنے پر اس نے ایک بار پھر نمبر ڈائل کرنے شروع کر دیئے۔

"یاسر بول رہا ہوں"...... رابطہ قائم ہوتے ہی ایک بھاری قدرے کرخت سی آواز سنائی دی۔

"عربی میں رضی بھائی کو کہا جاتا ہے اس لئے یارضی کا مطلب ہوا اے میرے بھائی۔ لیکن یاسر کا کیا مطلب ہوا"...... عمران نے مسکراتے ہوئے لہجے میں کہا۔

"آپ کون ہیں"...... دوسری طرف سے چند لمحوں کی خاموشی کے بعد جواب دیا گیا۔ شاید یاسر عمران کی آواز اور لہجے پر غور کرتا رہا تھا ویسے وہ انتہائی ٹھنڈے دماغ کا آدمی لگتا تھا کیونکہ عمران کی بات پر اس نے نہ کسی حیرت کا اظہار کیا تھا اور نہ ہی کسی پریشانی کا۔

"میرا نام علی عمران ایم ایس سی۔ ڈی ایس سی (آکسن) ہے اور میں پاکیشیا سے بول رہا ہوں"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"تو کیا پاکیشیا میں عربی اور پاکیشیائی زبان کی لغت نہیں ملتی۔ اگر آپ کہیں تو میں بھجوا دیتا ہوں"...... دوسری طرف سے بھی اس بار مسکراتے ہوئے لہجے میں کہا گیا۔

"ملتی تو ہے لیکن اس میں یاسر کا لفظ ہی نہیں ہے البتہ یاس اور یاسیت کے الفاظ موجود ہیں۔ جس کا مطلب ہے ناامیدی، مایوسی اور یہ بات میں ذاتی طور پر جانتا ہوں کہ یاسر فروعی صاحب نہ کبھی مایوس ہوئے ہیں اور نہ ہی ناامید"...... عمران نے کہا تو اس بار دوسری طرف سے یاسر بے اختیار کھلکھلا کر ہنس پڑا۔

"ویسے سچ پوچھیں عمران صاحب، تو یاسر کا معنی آج تک مجھے بھی نہ معلوم ہو سکا۔ بہرحال یہ بتائیں کہ کیسے کال کی ہے"...... یاسر نے ہنستے ہوئے کہا۔

"اوہ، جسے اپنے نام کے معنی نہیں معلوم اسے کیسے معلوم ہو سکتا ہے کہ اسرائیل کے صدر کی کیا مصروفیات ہیں"...... عمران نے کہا۔

"اوہ، اوہ تو آپ اس بارے میں معلوم کرنا چاہتے ہیں۔ بظاہر تو روٹین کی مصروفیات ہیں لیکن آپ کیا معلوم کرنا چاہتے ہیں"...... یاسر نے یکلخت سنجیدہ ہوتے ہوئے کہا۔

"کیا فون محفوظ ہے"...... عمران نے کہا۔

"ہاں"....... دوسری طرف سے مختصر سا جواب دیا گیا۔ یاسر فر
واقعی بے حد سنجیدہ آدمی لگتا تھا۔

"پاکیشیا سے ایک غیر ارضی دھات جس کا کوڈ نام ایف ایف
کارمن ایجنٹوں نے چرائی اور پھر یہ دھات ایکریمیا بھجوا دی
ایکریمیا سے یہ اسرائیل پہنچ گئی اور اسرائیل کی وزارت سائنس کا
سیکرٹری اسے لے کر رونالڈو کے دارالحکومت یورٹو پہنچا۔ وہاں
نے ایک کمپنی کے جنرل مینجر کو یہ دھات دے دی اور واپسی پر
میں وہ ڈپٹی سیکرٹری بس حادثے میں ہلاک ہو گیا۔ پھر وہ جنرل
فلیچر بھی دوسرے روز اپنے آفس میں ہلاک کر دیا گیا۔ بہرحا
معلوم ہو گیا کہ یہ دھات یورٹو کی کسی لیبارٹری میں بھجوائی گئی
یورٹو میں غنڈوں اور بدمعاشوں کی ایک سینڈیکیٹ کا مینج
لیبارٹری کے بارے میں جانتا تھا لیکن وہ اپنے ملک سے باہر تھا۔
کے اسسٹنٹ سویران کو کور کیا گیا۔ اس سے لیبارٹری کا پتہ
گیا۔ یہ لیبارٹری یورٹو کے انڈسٹریل اسٹیٹ میں کاریکس وڈ فیکٹ
کے نیچے خفیہ طور پر بنائی گئی ہے اور بظاہر کسی پرائیویٹ کمپنی
ملکیت ہے۔ اس دھات سے اسرائیل انتہائی زہریلا کیمیائی ہتھیار
کرنا چاہتا تھا۔ ہم نے اس دھات کی واپسی اور اس زہریلے کیمیا
ہتھیار کو روکنے کے لئے کام کیا اور ہم یورٹو پہنچ گئے اور ہم آسانی
اس لیبارٹری میں داخل ہو گئے اور وہاں سے ہمیں دھات بھی
اور اس پر ہونے والے تجربات کی فائل بھی اور ہم واپس پاکیشیا

گئے۔ لیکن یہ مشن انتہائی آسان ثابت ہوا ہے۔ اسرائیل، ایکریمیا اور
کارمن کو لازماً اطلاع مل گئی ہو گی کہ عمران اس دھات کی واپسی کے
لئے کام کر رہا ہے لیکن نہ ہی کوئی اسرائیلی ایجنسی یا ایجنٹ، نہ کوئی
ایکریمین یا کارمن ایجنٹ مقابلے پر آیا اور نہ ہی اس لیبارٹری کی
حفاظت پر کوئی اسرائیلی ایجنسی تعینات کی گئی اور ہم انتہائی آسانی
سے مشن مکمل کر کے واپس آ گئے"....... عمران نے تفصیل بتاتے
ہوئے کہا۔

"تو پھر مسئلہ کیا ہے عمران صاحب"....... یاسر فروعی نے انتہائی
حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"مسئلہ پولیس ذہن کا ہے"....... عمران نے کہا۔

"پولیس ذہن کا مسئلہ۔ کیا مطلب، میں سمجھا نہیں"....... یاسر
روعی نے اور زیادہ حیران ہوتے ہوئے کہا۔

"پولیس والوں کا ذہن ایسا ہو جاتا ہے کہ انہیں ہر بات میں کوئی
کوئی مشکوک چیز نظر آنے لگ جاتی ہے اور ہمارے ذہن بھی اب
یسے ہی ہو گئے ہیں۔ گو ہم نے مشن مکمل کر لیا ہے لیکن اب ہمارے
ہن اس لئے قطعی مطمئن نہیں ہو رہے کہ اس قدر آسانی سے مشن
وں مکمل ہوا ہے۔ ضرور کہیں نہ کہیں کوئی نہ کوئی گڑبڑ ہے۔ اور
ں یہ گڑبڑ معلوم کرنا چاہتا ہوں"....... عمران نے جواب دیا تو
سری طرف سے یاسر بے اختیار ہنس پڑا۔

"آپ کی بات واقعی درست ہے اور مجھے بھی اب سمجھ میں آ گیا

ہے۔ لیکن کیا اس کے پیچھے اسرائیل کے صدر کی شخصیت ہو سکتی ہے۔
کیا واقعی معاملات اس قدر ہائی لیول پر ڈیل کئے گئے ہوں گے"۔ یا
نے کہا۔
"تمہیں معلوم تو ہے کہ جہاں پاکیشیا سیکرٹ سروس یا تمہارے
رضی علی عمران کا نام آجائے تو وہاں معاملات خود بخود اعلیٰ سطح پر پہنچ
جاتے ہیں"...... عمران نے کہا تو دوسری طرف سے یاسر ایک بار پ
ہنس پڑا۔
"آپ کی بات درست ہے۔ ٹھیک ہے میں معلوم کرتا ہوں"۔
دوسری طرف سے کہا گیا۔
"کس طرح اور کیا معلوم کریں گے"...... عمران نے کہا۔
"عمران صاحب، اسرائیل کے پریذیڈنٹ ہاؤس میں میرا مکم
نیٹ ورک موجود ہے۔ چونکہ میں خود شام میں ہوں اس لئے کسی ک
بھی مجھ پر شک نہیں پڑ سکتا۔ میں جلد ہی معلوم کر لوں گا کہ اس
لیبارٹری یا یورٹو کے سلسلے میں کہاں بات ہوئی ہے اور یقین رکھیں
کہ اگر اسرائیلی صدر اس معاملے میں ملوث ہوئے تو مجھے بہرحال نی
مل جائے گا"...... یاسر نے کہا۔
"کتنا وقت لو گے"...... عمران نے کہا۔
"آپ کو کوئی جلدی تو نہیں ہے۔ مشن تو آپ کا مکمل ہو چ
ہے"...... دوسری طرف سے ہنستے ہوئے کہا گیا۔
"واقعی کوئی جلدی نہیں ہے۔ تم دس بارہ سال تک معلو

حاصل کر سکتے ہو"...... عمران نے کہا تو یاسر فروعی ایک بار پھر بے
اختیار کھلکھلا کر ہنس پڑا۔
"صرف دو گھنٹے دے دیجئے۔ اس میں کم از کم بنیادی معلومات تو
مل ہی جائیں گی۔ تفصیلی معلومات بعد میں بھی حاصل کی جا سکتی
ہیں"...... یاسر نے کہا۔
"او کے، میں دو گھنٹے بعد دوبارہ فون کروں گا"...... عمران نے
کہا اور رسیور رکھ دیا۔
"عمران صاحب، ویسے تو ایکریمیا اور دیگر سپر پاورز بے شمار ٹائپ
کے کیمیائی ہتھیار بنا رہے ہیں اور اگر اس دھات سے بھی وہ کوئی
ہتھیار تیار کر لیں گے تو اس سے کیا فرق پڑے گا۔ موجودہ دور میں
کیمیائی ہتھیار کوئی ملک کھلے عام استعمال کر ہی نہیں سکتا"۔ بلیک
زیرو نے کہا۔
"اصل مسئلہ اور ہے۔ تمہاری بات واقعی درست ہے کہ بے شمار
قسموں کے کیمیائی ہتھیار یقینی طور پر تیار کئے جا رہے ہیں اور ایف
ایف سے کوئی کیمیائی ہتھیار تیار کرنے میں اسرائیلی سائنسدان
کامیاب بھی نہیں ہو سکے اور بقایا دھات بھی ہم واپس لے آئے ہیں
اور ان کی اب تک کی گئی ریسرچ بھی۔ لیکن پھر یہ دھات کیوں اس
انداز میں حاصل کی گئی۔ اس کے پیچھے کوئی نہ کوئی راز بہرحال موجود
ہے"...... عمران نے کہا اور پھر دو گھنٹوں تک وہ اس طرح کی باتوں
میں مصروف رہے۔ اس کے بعد عمران نے رسیور اٹھایا اور ایک بار

پھر یاسر فروعی سے رابطہ کیا۔

"کوئی رپورٹ ملی ہے"........ عمران نے کہا۔

"عمران صاحب۔ بنیادی رپورٹ مل گئی ہے۔ ایف ایف کے بارے میں پہلے یورٹو کے سائنسدانوں نے یہ رپورٹ دی تھی کہ اس دھات کا معمولی سا ذخیرہ کسی ملک سے ملا تھا۔ اس پر سائنسدانوں نے کام کیا تھا اور ان کا خیال تھا کہ وہ اس کی طاقت کو اس حد تک بڑھا سکتے ہیں کہ اس سے انتہائی خوفناک کیمیائی ہتھیار تیار ہو سکے۔ اس پر ایف ایف کی تلاش شروع کی گئی اور پھر یہ دھات ایکریمین معدنیات ٹریس کرنے والے خلائی سیارے نے پاکیشیا میں ٹریس کر لی۔ ایکریمیا خود سامنے نہ آیا اور اس نے کارمن کو آگے کر کے یہ دھات حاصل کر لی لیکن ایکریمیا کی وزارت سائنس کی سپریم کونسل اس کا لیبارٹری تجزیہ کرنے کے بعد اس نتیجے پر پہنچی کہ اس سے مطلوبہ ہتھیار تیار نہیں ہو سکتے۔ چونکہ اسرائیلی سائنسدانوں نے اس پر کام کیا تھا اس لئے اسرائیل کے صدر کو یقین تھا کہ اسرائیلی سائنسدان اس سے ہتھیار تیار کر لیں گے۔ اس لئے اسرائیلی صدر نے ایکریمین حکام سے بات کر کے یہ دھات ان سے بھاری قیمت دے کر خرید لی اور یہ دھات یورٹو میں اس لیبارٹری میں پہنچا دی گئی جہاں پہلے اس پر کام ہوتا رہا۔ لیکن پھر وہاں کے انچارج سائنسدان ڈاکٹر بینکوایٹ نے تجربات کر کے حتمی اطلاع دے دی کہ اس سے ہتھیار تیار نہیں ہو سکتا۔ جس پر اسرائیل کے صدر نے اس پر خصوصی ریسرچ کا ٹاسک

منسوخ کر دیا اور اسی وجہ سے آپ کے خلاف بھی کوئی اسرائیلی ایجنسی حرکت میں نہیں آئی۔ کیونکہ اب یہ دھات ان کے لئے بے کار ہو گئی تھی"........ یاسر فروعی نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

"اتنی تفصیل کا کیسے علم ہوا ہے"........ عمران نے کہا۔

"میں نے آپ کو بتایا ہے کہ پریذیڈنٹ ہاؤس میں میرا مکمل نیٹ ورک موجود ہے۔ میں نے وہاں کے انچارج سے بات کی اور آپ نے جو کچھ بتایا تھا اس کو مدنظر رکھ کر حوالے دیئے تو انہوں نے اس بارے میں ایک گھنٹے بعد مجھے جواب دے دیا۔ اس سلسلے میں میرے کہنے پر ان ٹیپس کی کاپیاں بھی حاصل کی جا رہی ہیں جو اسرائیلی صدر اور ایکریمین حکام کے درمیان ایف ایف خریدنے کے سلسلے میں بات چیت ہوئی ہے۔ اسرائیلی صدر اور ڈاکٹر بینکوایٹ کے درمیان ہونے والی گفتگو کا ٹیپ بھی بھیجا جا رہا ہے اور وہ ٹیپ بھی مجھے مل جائے گا جس میں اسرائیلی صدر اور اسرائیل کی قومی سلامتی کے مشیر نکولس کے درمیان ہونے والی گفتگو موجود ہے جس میں صدر نے کہا کہ اب چونکہ دھات ان کے لئے بے کار ہو چکی ہے اس لئے اب پاکیشیا سیکرٹ سروس کے مقابلے پر جانا حماقت ہو گا۔ آپ مجھے بتا دیں کہ اگر یہ ٹیپس آپ کو چاہئیں تو کس پتے پر بھجوا دوں"۔ یاسر نے کہا۔

"یہ ٹیپس کب تم تک پہنچ جائیں گی"........ عمران نے کہا۔

"دو روز بعد"........ یاسر نے جواب دیا۔

"اوکے میں دو روز بعد اسی وقت دوبارہ فون کر کے یہ ٹیپس فون پر ہی سن لوں گا"...... عمران نے کہا۔

"ٹھیک ہے"...... یاسر نے کہا تو عمران نے اس کا شکریہ ادا کر کے رسیور رکھ دیا۔

"میرا خیال ہے کہ واقعی ہم اب پولیس والے انداز میں سوچ رہے ہیں"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"اگر کوئی مسئلہ ہوگا تو سرداور کے سائنسدان بہرحال اس بارے میں رپورٹ دے دیں گے"...... بلیک زیرو نے کہا اور عمران نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

ایف ایف دھات والے مشن کو چھ ماہ گزر چکے تھے۔ شوگرانی سائنسدان کی طرف سے بھی رپورٹ مل چکی تھی کہ اس دھات سے کوئی خوفناک تو کیا عام کیمیائی ہتھیار بھی تیار نہیں ہو سکتا تو عمران نے اس مشن کو ہی اپنے طور پر داخل دفتر کر دیا تھا اور چونکہ ان دنوں وہ فارغ تھا اس لئے ان دنوں اس کا موڈ مختلف ہوٹلوں کے فنکشن اٹنڈ کرنے کا تھا اور وہ صبح ہی صبح اخبارات میں باقاعدہ ایسے فنکشنوں کے بارے میں اطلاع حاصل کرتا اور پھر شام کو تیار ہو کر وہاں پہنچ جاتا تھا۔ آج بھی وہ ناشتے کے بعد اخبارات اس نظریے سے پڑھ رہا تھا کہ اچانک پاس پڑے ہوئے فون کی گھنٹی بج اٹھی تو اس نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا لیا۔

"علی عمران ایم ایس سی۔ ڈی ایس سی (آکسن) بول رہا ہوں"...... عمران نے رسیور اٹھا کر کان سے لگاتے ہوئے کہا۔ لیکن

اس کی نظریں اخبار پر ہی جمی ہوئی تھیں۔

" صدیقی بول رہا ہوں عمران صاحب"....... دوسری طرف سے صدیقی کی آواز سنائی دی۔

" سچ کو تو نہ صرف بولنا چاہئے بلکہ سر چڑھ کر بولنا چاہئے"۔ عمران نے کہا تو دوسری طرف سے صدیقی بے اختیار ہنس پڑا۔

" عمران صاحب، کل نصیر آباد میں ایک سرکاری فنکشن تھا۔ بی ٹی کاٹن سیڈز کے سلسلے میں اور میں اپنے ایک دوست کے اصرار پر وہاں گیا تھا۔ میں اس سلسلے میں آپ سے کچھ بات کرنا چاہتا ہوں۔ اگر آپ اجازت دیں تو میں آپ کے فلیٹ پر آ جاؤں"....... صدیقی نے کہا۔

" ارے ارے، درویشوں کے ڈیروں پر آنے کے لئے کسی اجازت کی ضرورت نہیں ہوتی اور پھر سچ کو آنے سے ظاہر ہے کون روک سکتا ہے۔ لیکن کہیں تم نے سیکرٹ سروس چھوڑ کر کاٹن فارم بنانے کا پروگرام تو نہیں بنا لیا"....... عمران نے کہا۔

" فی الحال تو ایسا ارادہ نہیں ہے لیکن لگتا ہے کہ آخر کار ہمیں ایسا ہی کرنا پڑے گا"....... صدیقی نے کہا تو عمران اس کے اس خوبصورت جواب پر بے اختیار ہنس پڑا۔

" ارے ارے، کیا فور سٹارز کا سلسلہ ختم کر دیا ہے تم لوگوں نے"....... عمران نے کہا۔

" معمولی مشنوں پر کام ہوتا رہتا ہے۔ لیکن اب واقعی فارغ رہ رہ کر مرجانے کی حد تک بور ہو گئے ہیں"....... صدیقی نے کہا۔

" مطلب ہے کہ ابھی حد کے اندر رہو۔ ٹھیک ہے پھر آ جاؤ۔ ورنہ اگر حد کراس ہو چکی ہوتی تو تم سے ملاقات کسی قبرستان میں ہی ہو سکتی تھی"....... عمران نے کہا تو دوسری طرف سے صدیقی نے ہنستے ہوئے رسیور رکھ دیا تو عمران نے بھی رسیور رکھ دیا اور اس کے ساتھ ہی اس نے ایک اخبار اٹھایا اور اس میں موجود کاٹن سیڈ کے سلسلے میں خصوصی خبر کو پڑھنا شروع کر دیا کیونکہ وہ پہلے سرسری نظروں سے اس خبر کو پڑھ چکا تھا لیکن چونکہ ایسی تقریبات اکثر سرکاری سطح پر ہوتی رہتی ہیں اس لئے عمران نے اس میں خصوصی دلچسپی نہ لی تھی لیکن اب صدیقی نے جس طرح مشکوک انداز میں اس تقریب کے سلسلے میں بات کی تھی اس نے اسے چونکا دیا تھا۔ خبر دارالحکومت کے مضافات میں ایک علاقہ نصیر آباد کے اندر سرکاری زرعی فارم کے بارے میں تھی۔ وہاں ایکریمیا کی ایک انٹرنیشنل کمپنی گرین ایگری کے تحت بی ٹی کاٹن سیڈ بوایا گیا تھا اور اب اس کی فصل تیار ہوئی تھی اور اس سلسلے میں وہاں تقریب منعقد کی گئی تھی اور اس تقریب کی صدارت پاکیشیا کے صدر نے کی تھی جبکہ تقریب کے روح رواں سیکرٹری زراعت ڈاکٹر احسان احمد تھے۔ غیر ملکی زرعی ماہرین نے بھی اس تقریب میں شرکت کی تھی اور اس بی ٹی کاٹن سیڈ کے بارے میں تفصیلی تقاریر کی گئی تھیں اور اس کے خواص و فوائد کے بارے میں صدر صاحب کو خصوصی طور پر بریف بھی کیا گیا تھا اور یہ بھی خبر میں درج تھا کہ سیکرٹری زراعت صاحب نے کچھ عرصہ قبل گرین ایگری

کمپنی سے پاکیشیا کی طرف سے معاہدہ کیا تھا کہ اگر بی ٹی کاٹن سیڈ کی فصل پاکیشیا میں کامیاب رہی تو آئندہ پورے پاکیشیا کے کاٹن ایریئے میں قانوناً بی ٹی کاٹن سیڈ کو ہی استعمال کیا جائے گا اور اس کے علاوہ باقی کاٹن سیڈ کی کاشت غیر قانونی قرار دی جائے گی۔ اس کے علاوہ حکومت کے سرکاری زرعی ماہرین نے نہ صرف اس بی ٹی کاٹن سیڈ کو اپنی لیبارٹریوں میں چیک کیا تھا بلکہ انہوں نے باقاعدہ اس کی فصل کی بھی نگرانی اور چیکنگ کی تھی اور ان سب کی متفقہ رپورٹ تھی کہ بی ٹی کاٹن سیڈ پاکیشیا کے زرعی مستقبل کے لئے انتہائی شاندار رہے گا اور پاکیشیا کی نقد آور فصل کاٹن کی پیداوار اس قدر بڑھ جائے گی کہ پاکیشیا دنیا میں سب سے زیادہ اور سب سے اعلیٰ کپاس پیدا کرنے والا ملک بن جائے گا اور اس کی برآمدات میں اس قدر اضافہ ہو جائے گا کہ ملک معاشی طور پر خوشحال ہو جائے گا کیونکہ بی ٹی کاٹن سیڈز میں قوت نمو عام سیڈ سے کہیں زیادہ ہے اس لئے اس بیج سے فصل اگنے کا تناسب عام سیڈز سے کہیں زیادہ ہے اور پھر اس سیڈز سے پیدا ہونے والی فصل پر بھی کوئی کیڑا یا سنڈی وغیرہ حملہ نہیں کر سکتی۔ کیونکہ اس بیج کو خصوصی کیمیکلز کے ذریعے زہریلا کر دیا گیا ہے۔ اس لئے اس سے اگنے والی فصل کا تنا اور پتے بھی زہریلے ہوتے ہیں۔ کوئی کیڑا اس کے نزدیک ہی نہیں آتا۔ پھر اس کا ریشہ لمبا اور بین الاقوامی معیار کے مطابق ہوتا ہے اور اس سیڈ سے پیدا ہونے والی فصل کا وزن بھی قدرتی طور پر زیادہ ہوتا ہے اور خاص بات یہ کہ اس کاٹن

سے نکلنے والا بنولہ زہر کے اثر سے پاک ہوتا ہے البتہ صرف ایک خصوصیت ایسی ہے کہ جو مقامی زمینداروں اور کاشت کاروں کو پریشان کر سکتی ہے کہ اس بنولے سے مزید بیج تیار نہیں کیا جا سکتا۔ اس لئے ہر بار نیا بیج گرین ایگری کمپنی سے ہی خریدنا پڑے گا لیکن حکومت نے اس سلسلے میں خصوصی طور پر معاہدے میں یہ شرط رکھوائی تھی کہ اس بیج کو مقامی سطح پر تیار کئے جانے والے بیج سے زیادہ مہنگا نہیں ہونے دیا جائے گا اور اگر بین الاقوامی مسابقت کی وجہ سے ایسا ہوا بھی ہی تو حکومت کاشت کاروں اور زمینداروں کو اس میں سبسڈی دے کر قیمتیں کم سطح پر لے آئے گی۔ ابھی عمران اس بارے میں پڑھ ہی رہا تھا کہ کال بیل کی آواز سنائی دی تو عمران نے اخبار ایک طرف رکھا اور خود اٹھ کر بیرونی دروازے کی طرف بڑھ گیا کیونکہ سلیمان شاپنگ کے لئے مارکیٹ گیا ہوا تھا۔

"کون ہے"...... عمران نے عادت کے مطابق دروازہ کھولنے سے پہلے اونچی آواز میں کہا۔

"صدیقی ہوں عمران صاحب"...... باہر سے صدیقی کی ہلکی سی آواز سنائی دی تو عمران نے دروازہ کھول دیا اور خود ایک طرف ہٹ گیا۔

"سلیمان مارکیٹ گیا ہوگا"...... سلام دعا کے بعد صدیقی نے کہا۔

"ہاں، شاپنگ اس کی دل پسند ہابی ہے۔ اس لئے جیسے ہی اسے

موقع ملتا ہے وہ شاپنگ کے لئے نکل جاتا ہے"...... عمران نے مسکراتے ہوئے جواب دیا۔ وہ دونوں اس دوران ڈرائینگ روم میں پہنچ گئے تھے۔

" لیکن شاپنگ کے لئے تو بھاری رقومات کی ضرورت پڑتی ہے جبکہ سلیمان بقول آپ کے ہروقت پیسوں کی کمی کا رونا روتا رہتا ہے"۔ صدیقی نے صوفے پر بیٹھتے ہوئے مسکرا کر کہا۔

" ونڈر شاپنگ میں کوئی رقم خرچ نہیں ہوتی اور شوق بھی پورا ہو جاتا ہے"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا تو صدیقی بے اختیار ہنس پڑا۔

" مطلب ہے کہ سلیمان صرف شو کیسز میں موجود اشیاء کو دیکھ کر ہی شوق پورا کر لیتا ہے"...... صدیقی نے ہنستے ہوئے کہا۔

" اشیا نہیں بلکہ ان مجسموں کو دیکھ کر جن پر فروخت کئے جانے والی اشیاء کو ڈسپلے کیا جاتا ہے"...... عمران نے کہا تو صدیقی ایک بار پھر ہنس پڑا۔

"لیکن یہ مجسمے تو مردانہ ہی ہوں گے"...... صدیقی نے کہا۔

" مردانہ مجسموں کو تو اب خواتین بھی نہیں دیکھتیں۔ اب تو رواج آگیا ہے کہ شیو کرنے کا سامان فروخت کرنا ہو تو اشیاء کے ساتھ خاتون کھڑی نظر آتی ہے"...... عمران نے کہا تو صدیقی ایک بار پھر کھلکھلا کر ہنس پڑا۔

" میں تمہارے لئے چائے لے آتا ہوں"...... عمران نے اٹھتے

ہوئے کہا۔

" ارے ارے، آپ بیٹھیں۔ سلیمان آجائے گا تو پھر چائے بھی پی لیں گے۔ اب آپ کیسے چائے بنائیں گے"...... صدیقی نے چونک کر کہا۔

" سلیمان جیسا باورچی قسمت والوں کو ہی نصیب ہوتا ہے۔ وہ بن بلائے مہمانوں کے لئے فلاسک میں چائے بنا کر رکھ جاتا ہے"۔ عمران نے دروازے کی طرف بڑھتے ہوئے کہا تو صدیقی بن بلائے کے الفاظ پر بے اختیار ہنس پڑا۔ تھوڑی دیر بعد عمران ٹرالی دھکیلتا ہوا لے آیا۔ اس پر واقعی ایک فلاسک، دو پیالیاں، نمکو اور بسکٹ کی چند پلیٹیں موجود تھیں۔

" اگر بن بلائے مہمان کو اتنا کچھ مل جاتا ہے تو باقاعدہ بلائے ہوئے مہمان کو کیا ملتا ہو گا"...... صدیقی نے مسکراتے ہوئے کہا۔

" جتنا وہ خرچہ کرنے کی استطاعت رکھتا ہو"...... عمران نے جواب دیا تو صدیقی اس بار کافی دیر تک ہنستا رہا۔

" اب اگر تمہاری ہنسی کا کوٹہ قدرے کم ہو گیا ہو تو بتا دو کہ تم اس کاٹن سیڈ کے بارے میں کیا کہنا چاہتے ہو"...... عمران نے چائے کی پیالی بنا کر صدیقی کے سامنے رکھتے ہوئے کہا۔

" آپ نے اخبارات میں اس کے بارے میں تفصیل پڑھ لی ہو گی"...... صدیقی نے سنجیدہ ہوتے ہوئے کہا۔

"ہاں، پہلے تو خبر سرسری نظروں سے دیکھی تھی لیکن تمہارا فون

آنے پر تفصیل سے پڑھی ہے لیکن اس میں کوئی ایسی بات نہیں کہ جس پر فور سٹارز کا چیف اس طرح مشکوک ہو جائے" ...... عمران نے چائے کی چسکیاں لیتے ہوئے کہا۔

" عمران صاحب، میں اپنے ایک دوست کے اصرار پر وہاں گیا تھا۔ ویسے تو یہ ایک عام سی سرکاری تقریب تھی لیکن اصل بات جس پر میں چونکا ہوں وہ یہ کہ گرین ایگری کمپنی کا جو وفد اس تقریب میں شرکت کے لئے آیا ہوا تھا اس میں ایک صاحب کا تعلق اسرائیل سے تھا" ...... صدیقی نے کہا تو عمران بے اختیار اچھل پڑا۔ اس کے چہرے پر انتہائی حیرت کے تاثرات ابھر آئے تھے۔

" اسرائیل کا آدمی اس وفد میں۔ کیا مطلب۔ تم کہنا کیا چاہتے ہو" ...... عمران نے انتہائی سنجیدہ لہجے میں کہا۔

" عمران صاحب، اس وفد میں شامل ایک آدمی کو دیکھتے ہی میرے ذہن میں اچانک یہ خیال آیا کہ اس آدمی کو میں نے پہلے بھی کہیں دیکھا ہوا ہے لیکن باوجود کوشش کے مجھے یاد نہ آیا تو میں نے اپنے دوست سے جو وزارت زراعت میں سیکشن آفیسر ہے وفد سے ملاقات کی خواہش ظاہر کی تو اس نے بتایا کہ وفد دارالحکومت کے ہوٹل گرانڈ میں ٹھہرا ہوا ہے۔ وہاں ملاقات ہو سکتی ہے یہاں نہیں ہو سکتی۔ کیونکہ تقریب میں ملک کے صدر بھی شریک تھے۔ میں خاموش ہو گیا لیکن پھر تقریب کے اختتام تک میں اسی ادھیڑ بن میں رہا کہ اس آدمی کو میں نے کہاں اور کب دیکھا ہوا ہے کہ اچانک میرے ذہن میں

فلیش ہوا کہ اس آدمی کو میں اسرائیل میں ایک مشن کے دوران دیکھ چکا ہوں۔ اس کا تعلق ریڈ آرمی سے تھا اور یہ خاصا فعال آدمی تھا۔ اس پر میں نے اپنے دوست کو ساتھ لیا اور ہم تقریب کے اختتام سے پہلے ہی ہوٹل گرانڈ پہنچ گئے۔ وہاں ہم نے وفد کے افراد اور کمروں کے بارے میں معلومات حاصل کیں۔ وفد کے کاغذات قانون کے مطابق ہوٹل میں موجود تھے۔ اس آدمی کی تصویر چیک کر لی گئی۔ کاغذات میں اس کا نام جیری تھا اور اس کا تعلق گرین ایگری کمپنی ناراک سے تھا اور یہ اس کمپنی کا بزنس ایگزیکٹو تھا۔ بہرحال اس آدمی کے بارے میں معلوم ہو گیا۔ میں نے اس کے کمرے کی تلاشی لی لیکن وہاں سے کوئی چیز نہ مل سکی جو مشکوک ہوتی۔ اس لئے ہم واپس آ گئے۔ میرا خیال تھا کہ دوسرے روز جب یہ لوگ آرام کر رہے ہوں گے ہم اس جیری کو اغوا کر کے اس سے تفصیلی پوچھ گچھ کریں گے لیکن آج صبح جب میں نے ہوٹل گرانڈ فون کیا تو میرے پوچھنے پر بتایا گیا کہ وفد رات گئے سرکاری تقریبات میں مصروف رہا اور پھر رات گئے پہلی فلائٹ سے ہی واپس ناراک چلا گیا ہے۔ اس لئے میں نے آپ کو فون کیا تھا کیونکہ خلش بہرحال پیدا ہو چکی تھی" ...... صدیقی نے کہا۔

" ریڈ آرمی کا آدمی۔ کیا حلیہ تھا اس کا" ...... عمران نے کہا تو صدیقی نے تفصیل سے حلیہ بھی بتا دیا اور اس کے قد و قامت کی تفصیل بھی بتا دی تو عمران نے آنکھیں بند کر لیں۔ پھر چند لمحوں بعد اس نے چونک کر آنکھیں کھول دیں۔

"ہاں، مجھے یاد آگیا ہے اس آدمی کا نام نکولس تھا اور یہ ریڈ آرمی میں تھا"...... عمران نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے رسیور اٹھایا اور تیزی سے نمبر ڈائل کرنے شروع کر دیئے۔ آخر میں اس نے لاؤڈر کا بٹن بھی پریس کر دیا۔

"انکوائری پلیز"...... رابطہ قائم ہوتے ہی دوسری طرف سے ایک نسوانی آواز سنائی دی۔

"یہاں سے ایکریمیا کا رابطہ نمبر اور پھر ناراک کا رابطہ نمبر دیں"...... عمران نے کہا تو دوسری طرف سے دونوں نمبر بتا دیئے گئے تو عمران نے کریڈل دبایا اور پھر ٹون آنے پر اس نے تیزی سے نمبر ڈائل کرنے شروع کر دیئے۔ چونکہ لاؤڈر کا بٹن پہلے سے ہی پریسڈ تھا اس لئے اس بار اسے لاؤڈر کا بٹن پریس کرنے کی ضرورت نہ پڑی تھی۔

"انکوائری پلیز"...... ایک نسوانی آواز سنائی دی لیکن زبان اور لہجہ سن کر ہی صدیقی سمجھ گیا کہ عمران نے ناراک کی انکوائری کو کال کیا ہے۔

"گرین ایگری کمپنی کے آفس کا نمبر دے دیں"...... عمران نے کہا تو دوسری طرف سے نمبر بتا دیا گیا۔ عمران نے کریڈل دبایا اور ٹون آنے پر اس نے ایک بار پھر نمبر ڈائل کرنے شروع کر دیئے۔

"گرین ایگری کمپنی"...... رابطہ قائم ہوتے ہی ایک نسوانی آواز سنائی دی۔

"بزنس ایگزیکٹو جیری سے بات کرائیں۔ میں ولنگٹن سے بول رہا ہوں۔ بزنس کے سلسلے میں ان سے بات کرنی ہے"...... عمران نے ایکریمین زبان اور لہجے میں کہا۔

"مسٹر جیری تو موجود نہیں ہیں۔ آپ مسٹر پرائم سے بات کر لیں۔ میں ان سے لنک کرا دیتی ہوں"...... دوسری طرف سے کہا گیا اور اس کے ساتھ ہی خاموشی طاری ہو گئی۔

"ہیلو، پرائم بول رہا ہوں چیف بزنس ایگزیکٹو"...... چند لمحوں بعد ایک بھاری سی مردانہ آواز سنائی دی۔

"انتھونی بول رہا ہوں ولنگٹن سے۔ میں نے مسٹر جیری بزنس ایگزیکٹو سے بات کرنی تھی"...... عمران نے کہا۔

"کس سلسلے میں"...... دوسری طرف سے چونک کر کہا گیا۔

"میرا تعلق بھی ایک ایگریکلچر کمپنی سے ہے۔ مجھے بتایا گیا ہے کہ مسٹر جیری عنقریب ایشیائی ملکوں کے بزنس ٹور پر جانے والے ہیں۔ وہ میرے دوست بھی رہے ہیں ہم اکٹھے ہی تل ابیب میں بھی رہے ہیں۔ اس لئے میرا خیال تھا کہ ان سے بات کر کے میں بھی ان کے ساتھ ہی اپنی کمپنی کا ٹور کر لوں"...... عمران نے کہا۔

"آپ کی کمپنی کون سی ہے جناب"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"امپریل ایگری کمپنی"...... عمران نے کہا۔

"یہ کونسی کمپنی ہے۔ میں نے تو یہ نام پہلے نہیں سنا"۔ دوسری

طرف سے حیرت بھرے لہجے میں کہا گیا۔ ظاہر ہے عمران نے ویسے ہی ایک نام لے دیا تھا۔

" یہ کمپنی ابھی حال ہی میں قائم کی گئی ہے"...... عمران نے جواب دیا۔

" سوری مسٹر انتھونی۔ جیری تو کمپنی سے مستعفی ہو گئے ہیں۔ اس لئے اب ان سے تو آپ کی ملاقات نہیں ہو سکتی"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

" مستعفی ہو گئے ہیں۔ کیا مطلب، انہوں نے تو ایشیائی ٹور پر جانا تھا"...... عمران نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

" جس وفد کے ساتھ انہوں نے جانا تھا وہ وفد تو ابھی تھوڑی دیر پہلے ایشیا کا ٹور کر کے بھی واپس آگیا ہے۔ جیری بھی اس ٹور میں ساتھ تھے لیکن وہیں ان کے چیف ایگزیکٹو کے ساتھ نظریاتی اختلاف ہوا تو انہوں نے یہاں پہنچتے ہی استعفی دے دیا اور چلے گئے۔ آئی ایم سوری"...... دوسری طرف سے کہا گیا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا۔

" اس کا مطلب ہے کہ تمہارا خدشہ درست ہے لیکن اسرائیلی سیکرٹ ایجنٹ کا اس وفد میں شامل ہونے کا مقصد کیا تھا۔ یہ تو خالصتاً کاروباری سلسلہ تھا"...... عمران نے رسیور رکھ کر سامنے بیٹھے ہوئے صدیقی سے مخاطب ہو کر کہا۔

" جو جواب دیا گیا ہے عمران صاحب اس سے یہ بات ثابت ہو

جاتی ہے کہ معاملات صرف خدشات تک ہی محدود نہیں ہیں"۔ صدیقی نے کہا۔

" میں چیف کو کہہ دیتا ہوں۔ وہ اس معاملے میں مزید معلومات حاصل کر سکتا ہے"...... عمران نے کہا اور پھر رسیور اٹھا کر اس نے ایک بار پھر نمبر ڈائل کرنے شروع کر دیئے۔ آخر میں اس نے لاؤڈر کا بٹن بھی پریس کر دیا۔

" ایکسٹو"...... رابطہ قائم ہوتے ہی چیف کی مخصوص آواز سنائی دی۔

" حقیر فقیر، پر تقصیر، ہیچ مدان، بندہ نادان علی عمران ایم ایس سی۔ ڈی ایس سی (آکسن) بدہان خود و بزبان خود بول رہا ہوں"۔ عمران نے اپنے مخصوص انداز میں بات کرتے ہوئے کہا۔

" بولو"...... دوسری طرف سے خشک لہجے میں کہا گیا تو صدیقی بے اختیار مسکرا دیا۔

" کیا بولوں اور کیا نہ بولوں۔ اس کی بھی وضاحت کر دیں تو بہتوں کا بھلا ہو گا"...... عمران نے کہا۔

" میرے پاس تمہاری فضول باتیں سننے کا وقت نہیں ہے اور آئندہ تم نے مجھے ڈسٹرب نہیں کرنا ہے"...... دوسری طرف سے کہا گیا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا تو عمران نے منہ بناتے ہوئے رسیور رکھ دیا۔

" اس کے پاس وقت نہیں ہے تو میرے پاس کوئی وقت کے گٹھڑ

بھرے پڑے ہیں"۔۔۔۔۔۔ عمران نے ایسے لہجے میں کہا جیسے چیف کے اس رویے سے اسے غصہ آگیا ہو۔

"میں بات کرتا ہوں"۔۔۔۔۔۔ صدیقی نے مسکراتے ہوئے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے آگے بڑھ کر رسیور اٹھایا اور نمبر ڈائل کرنے شروع کر دیئے۔ آخر میں اس نے لاؤڈر کا بٹن بھی پریس کر دیا۔

"ایکسٹو"۔۔۔۔۔۔ رابطہ قائم ہوتے ہی چیف کی مخصوص آواز سنائی دی۔

"صدیقی بول رہا ہوں جناب۔ عمران صاحب کے فلیٹ سے"۔۔۔۔۔۔ صدیقی نے مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

"یس"۔۔۔۔۔۔ دوسری طرف سے اسی طرح مختصر لفظ بولا گیا تو صدیقی نے اس تقریب میں شرکت اور وہاں جیری کے بارے میں ساری تفصیل بتانے کے ساتھ ساتھ یہاں عمران کے فلیٹ پر آنے اور پھر عمران کے کال کرنے کے بارے میں بھی پوری تفصیل بتا دی۔

"ہو سکتا ہے کہ اس ایجنٹ نے ایجنسی سے سروس ختم کر کے واقعی زرعی کمپنی جوائن کر لی ہو۔ اس لئے مزید پریشان ہونے کی ضرورت نہیں"۔۔۔۔۔۔ دوسری طرف سے کہا گیا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا تو صدیقی نے رسیور رکھ کر ایک طویل سانس لیا۔

"چیف نے تو سرے سے لفٹ ہی نہیں کرائی"۔۔۔۔۔۔ صدیقی نے کہا تو عمران بے اختیار ہنس پڑا۔

"شکر کرو کہ چیف نے تم سے وضاحت طلب نہیں کی کہ تم

سرکاری تقریبات میں کیوں بغیر اجازت شریک ہوتے رہتے ہو"۔ عمران نے کہا تو صدیقی بے اختیار ہنس پڑا۔

"چیف پوچھتا تو میں اسے یہی کہتا کہ اب کام تو کوئی ہے نہیں۔ اب کیا کیا جائے"۔۔۔۔۔۔ صدیقی نے کہا اور عمران نے سر ہلا دیا۔

"اب مجھے اجازت دیں عمران صاحب۔ چیف تک بات پہنچ گئی ہے۔ اب چیف ہی اگر اس میں دلچسپی نہیں لے رہا تو ہمیں کیا ضرورت ہے مزید خدشات پالنے کی۔ او کے"۔۔۔۔۔۔ صدیقی نے کہا اور اٹھ کھڑا ہوا۔ عمران بھی اٹھا اور پھر اس نے صدیقی کو دروازے پر چھوڑا اور پھر اس کے باہر جانے کے بعد اس نے دروازہ بند کیا اور واپس آ کر وہ ڈرائینگ روم میں جانے کی بجائے سپیشل روم کی طرف بڑھ گیا۔ اس نے سپیشل روم میں پہنچ کر سپیشل فون کا رسیور اٹھایا اور نمبر ڈائل کرنے شروع کر دیئے۔

"ایکسٹو"۔۔۔۔۔۔ رابطہ قائم ہوتے ہی مخصوص آواز سنائی دی۔

"علی عمران بول رہا ہوں بلیک زیرو"۔۔۔۔۔۔ عمران نے کہا۔

"عمران صاحب، یہ صدیقی نے کیا بتایا ہے۔ یہ ایسی تقریبات میں کسی سیکرٹ ایجنٹ کی شمولیت کا کیا تعلق ہے"۔۔۔۔۔۔ بلیک زیرو نے اس بار اپنے اصل لہجے میں کہا۔

"ویسے بظاہر تو کوئی تعلق نہیں بنتا لیکن ایک بات میرے ذہن میں کھٹک رہی ہے اور وہ ہے لفظ بی ٹی۔ پہلے اسرائیل کی طرف سے بی ٹی ہتھیار بنانے کی بات سامنے آئی۔ اب اس کاٹن سیڈ کا نام بی ٹی ہے

اور اس سلسلے میں اسرائیلی ایجنٹ شامل ہے۔ اس لئے کہیں نہ کہیں کوئی نہ کوئی گھپلا بہرحال موجود ہے"...... عمران نے کہا۔

"کیا گھپلا ہو سکتا ہے عمران صاحب۔ اب کاٹن سیڈ کے ساتھ کیا ہو سکتا ہے"...... بلیک زیرو نے کہا۔

"تم ایکریمیا میں فارن ایجنٹ گراہم کو کہو کہ وہ گرین ایگری کمپنی کے معاملات چیک کرے۔ اسے کاٹن سیڈ کے بارے میں بتا دینا۔ ہو سکتا ہے کہ کوئی ایسی بات سامنے آجائے جس سے معاملات اوپن ہو سکیں"...... عمران نے کہا۔

"ٹھیک ہے میں کہہ دیتا ہوں"...... بلیک زیرو نے کہا تو عمران نے رسیور رکھا اور پھر واپس سٹنگ روم میں آکر اس نے رسیور اٹھایا اور نمبر ڈائل کرنے شروع کر دیئے۔

"پی اے ٹو سیکرٹری خارجہ"...... رابطہ قائم ہوتے ہی سر سلطان کے پی اے کی آواز سنائی دی۔

"علی عمران بول رہا ہوں"...... عمران نے سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"اوہ، عمران صاحب آپ۔ میں بات کراتا ہوں"...... دوسری طرف سے چونک کر کہا گیا۔

"یس، سلطان بول رہا ہوں"...... چند لمحوں بعد سر سلطان کی آواز سنائی دی۔

"مجھے نو سلطان سے بات کرنی ہے"...... عمران نے کہا۔

"نو سلطان، کیا مطلب۔ یہ کیا مذاق ہے"...... سر سلطان نے

قدرے غصیلے لہجے میں کہا۔

"آپ نے اپنا تعارف کراتے ہوئے یس سلطان کہا ہے تو ظاہر ہے نو سلطان صاحب بھی لازماً ہوں گے"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"سوری، میرے پاس وقت نہیں ہے"...... دوسری طرف سے خشک لہجے میں کہا گیا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا تو عمران بے اختیار مسکرا دیا اور اس نے رسیور رکھ دیا۔ اسے معلوم تھا کہ ابھی سر سلطان خود ہی فون کریں گے اور پھر واقعی دس منٹ بعد ہی فون کی گھنٹی بج اٹھی۔

"علی عمران ایم ایس سی۔ ڈی ایس سی (آکسن) بول رہا ہوں"...... عمران نے رسیور اٹھاتے ہی اپنے مخصوص لہجے میں کہا۔

"کیا بات ہے۔ کیا تم نے فیصلہ کر لیا ہے کہ نہ خود کام کرنا ہے اور نہ کسی اور کو کرنے دینا ہے"...... سر سلطان نے انتہائی غصیلے لہجے میں کہا۔

"ارے ارے، فون بھی آپ خود کر رہے ہیں اور غصہ بھی کر رہے ہیں۔ میں نے آپ کی منت تو نہیں کی کہ مجھے فون کر کے مجھے بھی ڈسٹرب کریں اور خود بھی ڈسٹرب ہوں"...... عمران نے کہا۔

"جب تمہیں معلوم ہے کہ مجھے سر کھجانے کی فرصت بھی نہیں ملتی تو پھر تم کیوں جان بوجھ کر ایسی حرکتیں کرتے ہو"...... سر سلطان نے اور زیادہ غصیلے لہجے میں کہا۔

"آپ سر کھجانے پر ایک آدمی ملازم رکھ لیں۔ آپ خود کام کرتے رہیں اور وہ آپ کا سر کھجاتا رہے گا۔ ویسے تمام بیوروکریسی اگر میری اس تجویز پر عمل شروع کر دے تو ہزاروں لوگوں کو سر کھجانے کا روزگار مل سکتا ہے"...... عمران بھلا کہاں پیچھے ہٹنے والوں میں سے تھا۔ اس لئے اس کی زبان مزید رواں ہو گئی۔

"یہی مشورہ اگر میں تمہیں دوں کہ تم اپنی جگہ کوئی دوسرا بولنے والا رکھ لو تو کیا یہ بہتر نہیں رہے گا"...... سر سلطان نے کہا۔

"ارے ارے، پہلے ایک باورچی کو بھگت رہا ہوں۔ اب آپ نوحہ گر کا مزید بوجھ بھی ڈالنا چاہتے ہیں"...... عمران نے کہا۔

"نوحہ گر۔ کیا مطلب"...... سر سلطان نے چونک کر اور قدرے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"ہمارے ایک بڑے شاعر نے اس بات کا گلہ کیا ہے کہ اس پر غم اس قدر ٹوٹے کہ وہ اکیلا چیخ و پکار بھی نہیں سکتا لیکن اس کے پاس اتنی رقم بھی نہیں ہے کہ نوحہ گر کو ساتھ رکھ سکے"...... عمران نے کہا تو سر سلطان بے اختیار ہنس پڑے۔

"رقم اس شاعر کے پاس ہوتی تو اسے نوحہ گر کی ضرورت ہی نہیں رہتی۔ بہرحال تم بتاؤ کہ کیوں کال کی تھی"...... سر سلطان نے کہا۔

"گذشتہ روز صدر مملکت صاحب نے ایک سرکاری تقریب میں شرکت کی ہے۔ کاٹن سیڈ کے سلسلے میں۔ کیا آپ بھی اس تقریب میں شامل تھے"...... عمران نے کہا۔

"نہیں، کس سلسلے میں تقریب تھی یہ"...... سر سلطان نے چونک کر پوچھا۔

"کاٹن سیڈ کے سلسلے میں نصیر آباد میں تقریب تھی۔ آج اخبارات میں اس کی پوری تفصیل موجود ہے"...... عمران نے کہا۔

"میرا اس تقریب سے کیا تعلق۔ یہ تو وزارت زراعت کا سلسلہ تھا لیکن تم کیوں پوچھ رہے ہو"...... سر سلطان نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"میں بھی ان دنوں فارمنگ کے بارے میں سوچ رہا ہوں تاکہ اس سیکرٹ ایجنسی سے تو جان چھوٹ سکے۔ ڈیڈی بھی خوش اور میں بھی خوش"...... عمران نے کہا۔

"تم اصل بات کرو۔ میں تمہاری رگ رگ سے واقف ہوں"۔ سر سلطان نے کہا۔

"بزرگ کہتے تو یہی ہیں کہ وہ اپنے بچوں کی رگ رگ سے واقف ہیں لیکن بچے بھی بزرگوں سے کم نہیں ہوتے۔ خاص رگیں وہ چھپا لیتے ہیں"...... عمران نے کہا تو سر سلطان بے اختیار ہنس پڑے۔

"بہرحال تم بتاؤ کہ کیا مسئلہ ہے۔ تم کیوں پوچھ رہے ہو۔ کیا کوئی اہم مسئلہ ہے"...... سر سلطان نے اس بار انتہائی سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"وہاں ایک اسرائیلی سیکرٹ ایجنٹ کو دیکھا گیا ہے جو ایکریمین وفد میں شامل تھا اور آپ جانتے تو ہیں چیف کی عادت۔ اس نے جیسے

ہی اسرائیل کا نام سنا اس کی اکٹھی دس بارہ ہزار رگیں پھڑکنے لگیں اور قابو آجاتا ہے بے چارہ علی عمران کہ جلدی ان رگوں کو پرسکون کرو"...... عمران نے کہا تو سرسلطان بے اختیار ہنس پڑے۔

" تمہارے چیف کی رگیں غلط نہیں پھڑکتیں۔ اتنا تو مجھے معلوم ہے۔ بہرحال تم مجھ سے کیا معلوم کرنا چاہتے ہو"...... سرسلطان نے ہنستے ہوئے کہا۔

" آپ مجھے کسی ایسے آدمی کے بارے میں معلوم کر کے بتائیں جو کاٹن سیڈ کے سلسلے میں بین الاقوامی مہارت رکھتا ہو"...... عمران نے کہا۔

" کاٹن سیڈ کے سلسلے میں ماہر۔ ٹھیک ہے میں معلوم کرتا ہوں"...... دوسری طرف سے کہا گیا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا تو عمران نے بھی رسیور رکھ دیا۔ اسی لمحے اسے دروازہ کھلنے کی آواز سنائی دی تو وہ سمجھ گیا کہ سلیمان واپس آیا ہے اور پھر چند لمحوں بعد سلیمان ہاتھوں میں شاپرز اٹھائے دروازے کے سامنے سے گزرا۔

" سلیمان"...... عمران نے کہا۔

" آ رہا ہوں"...... سلیمان نے جواب دیا اور پھر تھوڑی دیر بعد وہ واپس آ گیا۔

" جی صاحب"...... سلیمان نے کمرے میں داخل ہو کر انتہائی سنجیدہ لہجے میں کہا۔

" کوئی ملازم رکھ لو جو تمہاری جگہ شاپنگ کر لیا کرے۔ تم تو

خاصے تھک جاتے ہو گے"...... عمران نے بڑے ہمدردانہ لہجے میں کہا۔

" جی بہتر صاحب"...... سلیمان نے جواب دیا اور واپس مڑ گیا۔

" ارے ارے، میں نے تمہاری اتنی ہمدردی کی ہے اور تم نے روکھے منہ سے شکریہ بھی ادا نہیں کیا"...... عمران نے کہا۔

" میں معلوم کروں گا کہ بغیر تنخواہ کے کوئی ملازم مل سکے۔ اگر مل گیا تو ضرور رکھ لوں گا"...... سلیمان نے منہ بناتے ہوئے جواب دیا اور اس کے ساتھ ہی دروازے کی طرف بڑھ گیا۔ اسی لمحے فون کی گھنٹی بج اٹھی تو عمران سمجھ گیا کہ سرسلطان کی کال ہو گی۔

" علی عمران ایم ایس سی۔ ڈی ایس سی (آکسن) بول رہا ہوں"...... عمران نے رسیور اٹھا کر اپنے مخصوص لہجے میں کہا۔

" سلطان بول رہا ہوں عمران۔ میں نے معلوم کر لیا ہے یہاں دارالحکومت میں ان دنوں کاٹن سیڈ کے بین الاقوامی ماہر ساؤان کے ڈاکٹر سلیمان آئے ہوئے ہیں۔ وہ اس تقریب کے سلسلے میں صدر مملکت کی خصوصی دعوت پر تشریف لائے تھے اور ابھی دو روز تک یہیں ہیں۔ وہ سٹیٹ گیسٹ ہاؤس میں ٹھہرے ہوئے ہیں۔ میں نے سیکرٹری زراعت ڈاکٹر احسان سے بات کی ہے۔ تم انہیں فون کر لو۔ وہ تمہارا رابطہ ڈاکٹر سلیمان سے کرا دیں گے"...... سرسلطان نے کہا۔

" ڈاکٹر احسان کو آپ نے میرے بارے میں کیا بتایا ہے"۔

عمران نے کہا۔

" میں نے انہیں بتایا ہے کہ تم چیف آف سیکرٹ سروس کے نمائندہ خصوصی ہو اور خود ذاتی طور پر کاٹن فارمنگ کرنا چاہتے ہو"...... سر سلطان نے کہا۔

" یہ آپ نے اچھا کیا کہ ان سے یہ بات کر دی ورنہ وہ بے چارے یہ سن کر ہی پریشان ہو جاتے کہ سیکرٹ سروس کیوں زراعت میں مداخلت کر رہی ہے"...... عمران نے کہا۔

" اور میں کہہ بھی کیا سکتا تھا کیونکہ سیکرٹ سروس کا زراعت سے کوئی تعلق بھی تو نہیں بنتا"...... سر سلطان نے کہا۔

" اوکے، شکریہ"...... عمران نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے رسیور رکھ دیا۔ اسی لمحے سلیمان اندر داخل ہوا۔ اس نے چائے کی پیالی اٹھائی ہوئی تھی۔

" ارے واہ، یہ تو واقعی نیکی کا کام ہے"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

" آخر آپ نے مجھ سے ہمدردی کی ہے تو کیا اس ہمدردی کے جواب میں آپ کو ایک پیالی چائے بھی نہیں مل سکتی"...... سلیمان نے مسکراتے ہوئے کہا۔

" ویسے کہا تو یہی جاتا ہے کہ اچھے باورچی خالی چائے کی پیالی کسی کے سامنے رکھنا اپنی توہین سمجھتے ہیں۔ باورچیوں کے بین الاقوامی پروٹوکول کے مطابق چائے کے ساتھ دیگر لوازمات بھی پیش کئے

جاتے ہیں"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

" جی ہاں، ضرور پیش کئے جاتے ہیں لیکن چہرہ دیکھ کر"۔ سلیمان نے جواب دیتے ہوئے کہا اور اس کے ساتھ ہی وہ واپس مڑ گیا تو عمران اس کے خوبصورت اور گہرے جواب پر بے اختیار ہنس پڑا۔

" تمہیں میرا چہرہ اس قابل ہی نظر نہیں آیا کہ اسے چائے کے ساتھ کچھ لوازمات بھی رکھ دو"...... عمران نے غصیلے لہجے میں کہا۔

" چائے کی پیالی کو ہی غنیمت سمجھیں۔ بے شک آئینہ دیکھ کر فیصلہ کر لیں"...... سلیمان نے دروازے میں ایک لمحے کے لئے رکتے ہوئے کہا اور تیزی سے آگے بڑھ گیا تو عمران نے مسکراتے ہوئے چائے کی پیالی اٹھائی اور چائے کی چسکی لے کر اس نے پیالی کو واپس میز پر رکھا اور رسیور اٹھا کر اس نے تیزی سے نمبر ڈائل کرنے شروع کر دیئے۔

" پی اے ٹو سیکرٹری وزارت زراعت"...... رابطہ قائم ہوتے ہی ایک نسوانی آواز سنائی دی۔

" پاکیشیا سیکرٹ سروس کے چیف کا نمائندہ خصوصی علی عمران ایم ایس سی۔ ڈی ایس سی (آکسن) بول رہا ہوں۔ سیکرٹری زراعت صاحب سے بات کرا دیں تاکہ میں ان سے لفظ زراعت کے معنی پوچھ سکوں"...... عمران نے کہا۔

" سوری جناب، سیکرٹری صاحب میٹنگ میں مصروف ہیں۔ آپ کل فون کریجئے"...... دوسری طرف سے کہا گیا اور اس کے ساتھ ہی

رابطہ ختم ہو گیا۔

"اب تو واقعی مجھے آئینہ دیکھنا پڑے گا"........ عمران نے برا سا منہ بناتے ہوئے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے کریڈل دبایا اور پھر ٹون آنے پر اس نے دوبارہ نمبر ڈائل کرنے شروع کر دیئے۔

"یس پی اے ٹو سیکرٹری وزارت زراعت"........ وہی نسوانی آواز سنائی دی۔

"محترمہ آپ نے پاکیشیا سیکرٹ سروس کا نام سن کر بھی وقت ضائع ہونے کی بات کر دی ہے۔ کہیں آپ سیکرٹری زراعت سمیت پورے سیکرٹریٹ کو معطل تو نہیں کرانا چاہتیں"........ عمران نے اس بار قدرے خشک لہجے میں کہا۔

"سوری جناب، میں نے کوئی غلط بات نہیں کی۔ سیکرٹری صاحب واقعی اہم میٹنگ میں مصروف ہیں"........ دوسری طرف سے جواب دیا گیا۔

"انہیں بتا دو کہ کس کا فون ہے"........ عمران کا لہجہ یکلخت سرد ہو گیا۔

"سوری سر، میں میٹنگ کے دوران انہیں ڈسٹرب نہیں کر سکتی"........ دوسری طرف سے کہا گیا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا۔

"چلو کوئی تو بہادر خاتون ایسی بھی ہے جس پر پاکیشیا سیکرٹ سروس کے چیف کا رعب نہیں چلتا"........ عمران نے بے اختیار ایک

طویل سانس لیتے ہوئے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے کریڈل دبایا اور ٹون آنے پر دوبارہ نمبر ڈائل کرنے شروع کر دیئے۔

"پی اے ٹو سیکرٹری خارجہ"........ دوسری طرف سے سر سلطان کے پی اے کی آواز سنائی دی۔

"علی عمران بول رہا ہوں"........ عمران نے کہا۔

"اوہ، عمران صاحب۔ سر سلطان سے بات کراؤں"........ دوسری طرف سے چونک کر کہا گیا۔

"یہ بتاؤ کہ سیکرٹری وزارت زراعت کی پی اے کوئی محترمہ ہیں۔ کیا تم اسے جانتے ہو"........ عمران نے کہا۔

"جی ہاں، کیوں۔ کیا کوئی خاص بات ہو گئی ہے"........ پی اے نے چونک کر پوچھا۔

"اس نے میرے دوبار فون کرنے اور سیکرٹ سروس کے چیف کا حوالہ دینے کے باوجود سیکرٹری صاحب سے رابطہ کرانے سے انکار کر دیا ہے۔ میں نے سوچا کہ چیف کے نوٹس میں لانے سے پہلے تم سے پوچھ لوں۔ ورنہ ظاہر ہے چیف نے ایک لمحے میں سیکرٹری سمیت پورے سیکرٹریٹ کو معطل کر دینا ہے"........ عمران نے کہا۔

"اوہ، اوہ عمران صاحب۔ وہ میری چھوٹی بہن ہے۔ میں نے اسے ایک ماہ پہلے وہاں ایڈجسٹ کرایا ہے۔ آپ کہاں سے بول رہے ہیں۔ میں اسے سمجھا کر آپ کو خود فون کرتا ہوں"........ پی اے نے انتہائی بوکھلائے ہوئے لہجے میں کہا۔

"تم نے اسے سمجھایا نہیں کہ اس سیٹ پر بیٹھنے کے کیا تقاضے ہوتے ہیں"...... عمران نے کہا۔

"مم، مم۔ میں معافی چاہتا ہوں عمران صاحب۔ آئندہ ایسا نہ ہوگا"...... پی اے نے اور زیادہ بوکھلائے ہوئے لہجے میں کہا۔

"میں فلیٹ پر موجود ہوں"...... عمران نے کہا اور رسیور رکھ دیا اور پھر تقریباً دس منٹ بعد فون کی گھنٹی بج اٹھی تو عمران نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھالیا۔

"علی عمران ایم ایس سی۔ ڈی ایس سی (آکسن) بول رہا ہوں"...... عمران نے رسیور اٹھا کر کہا۔

"عمران صاحب۔ میں نے اپنی بہن کو اچھی طرح سمجھا دیا ہے وہ انتہائی معذرت کر رہی تھی۔ اس نے مجھے کہا کہ میں اسے آپ کا نمبر دے دوں لیکن میں نے دانستہ نہیں دیا۔ آپ پلیز اسے فون کر لیں۔ پلیز"...... پی اے نے انتہائی منت بھرے لہجے میں کہا۔

"ٹھیک ہے۔ میں کرتا ہوں فون"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا اور کریڈل دبا دیا اور پھر ٹون آنے پر اس نے نمبر ڈائل کرنے شروع کر دیئے۔

"پی اے ٹو سیکرٹری وزارت زراعت"...... اسی لڑکی کی آواز سنائی دی۔

"علی عمران بول رہا ہوں"...... عمران نے کہا۔

"اوہ، اوہ جناب میں انتہائی شرمندہ ہوں۔ مجھے معلوم نہیں تھا

جناب۔ میں بات کراتی ہوں جناب"...... دوسری طرف سے انتہائی معذرت بھرے لہجے میں کہا گیا۔

"بی بی یہ انتہائی اہم سیٹ ہے جس پر تم موجود ہو۔ اگر تمہارا بھائی درمیان میں نہ آجاتا تو اب تک تم سمیت پورا سیکرٹریٹ واپس گھر پہنچ چکا ہوتا۔ آئندہ محتاط رہنا"...... عمران نے کہا۔

"یس سر۔ آئی ایم سوری سر"...... لڑکی نے رو دینے والے لہجے میں کہا۔

"سیکرٹری صاحب سے بات کراؤ"...... عمران نے کہا۔

"یس سر"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"ہیلو، میں ڈاکٹر احسان احمد بول رہا ہوں"...... چند لمحوں بعد ایک بھاری سی مردانہ آواز سنائی دی۔

"علی عمران بول رہا ہوں۔ سر سلطان صاحب نے آپ سے بات کی ہوگی"...... عمران نے کہا۔

"ہاں۔ لیکن آپ ڈاکٹر سلیمان صاحب سے کیا بات کرنا چاہتے ہیں۔ وہ تو کاٹن سیڈ کے ماہر ہیں۔ آپ تو فارمنگ کرنا چاہتے ہیں تو س سلسلے میں فارمنگ کے ماہرین سے آپ بات کر لیں"۔ دوسری طرف سے کہا گیا۔

"آپ ان کا نمبر بتا دیں"...... عمران کا لہجہ بے حد خشک ہو گیا۔

"نمبر تو میں بتا دیتا ہوں لیکن وہ شاید اٹنڈ ہی نہ کریں آپ کو۔ وہ بے حد رکھ رکھاؤ کے مالک ہیں"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"آپ نے ان سے میرے بارے میں کوئی بات نہیں کی"۔ عمران نے چونک کر کہا۔

"میں کیا بات کرتا۔ آپ بتائیں"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"ٹھیک ہے۔ آپ ابھی اور اسی وقت سٹیٹ ہاؤس پہنچ جائیں۔ میں وہیں آرہا ہوں"...... عمران کا لہجہ یکلخت انتہائی خشک ہو گیا۔

"میں وہاں پہنچوں۔ لیکن کیوں"...... ڈاکٹر احسان نے ایسے لہجے میں کہا جیسے عمران نے کوئی ناممکن بات کر دی ہو اور عمران نے کریڈل دبایا اور پھر ٹون آنے پر اس نے سر سلطان کے نمبر ڈائل کر دیئے۔

"پی اے ٹو سیکرٹری خارجہ"...... دوسری طرف سے پی اے کی آواز سنائی دی۔

"سر سلطان سے بات کراؤ۔ میں علی عمران بول رہا ہوں"۔ عمران نے انتہائی خشک لہجے میں کہا۔

"یس سر"...... دوسری طرف سے قدرے سہمے ہوئے لہجے میں کہا گیا۔

"سلطان بول رہا ہوں"...... چند لمحوں بعد سر سلطان کی آواز سنائی دی۔

"سر سلطان، آپ نے ڈاکٹر احسان کو بتایا تھا کہ میں ایکسٹو کا نمائندہ خصوصی ہوں"...... عمران نے انتہائی خشک لہجے میں کہا۔

"ہاں، کیوں کیا ہوا ہے"...... سر سلطان نے چونک کر پوچھا تو عمران نے انہیں بتا دیا کہ ڈاکٹر احسان نے کیا جواب دیا۔

"اوہ اوہ، سوری عمران بیٹے۔ وہ دراصل تم سے یا چیف سے واقف ہی نہیں ہے۔ میں انہیں فون کر دیتا ہوں"...... سر سلطان نے بوکھلائے ہوئے لہجے میں کہا۔

"انہیں فون پر بتا دیں کہ ان کے اس رویے کا کیا نتیجہ نکل سکتا ہے۔ باقی میں اب خود ہی ڈاکٹر سلیمان سے مل لوں گا"...... عمران نے انتہائی خشک لہجے میں کہا اور رسیور رکھ کر وہ اٹھا اور ڈریسنگ روم کی طرف بڑھ گیا۔ تھوڑی دیر بعد اس کی کار تیزی سے سٹیٹ گیسٹ ہاؤس کی طرف بڑھی چلی جا رہی تھی۔ سٹیٹ گیسٹ ہاؤس کی پارکنگ میں اس نے کار روکی اور نیچے اتر کر وہ استقبالیہ کی طرف بڑھ گیا۔ اس نے جیب میں ہاتھ ڈالا اور ایک کارڈ نکال کر اس نے استقبالیہ پر بیٹھے ہوئے آدمی کی طرف بڑھا دیا۔

"اسسٹنٹ ڈائریکٹر انٹیلی جنس۔ اوہ جناب، فرمایئے"...... اس آدمی نے کارڈ دیکھ کر بری طرح چونک کر کہا۔

"ڈاکٹر سلیمان سے کہیں کہ وہ ہم سے چند منٹ بات کر لیں"...... عمران نے انتہائی خشک لہجے میں کہا۔

"یس سر"...... استقبالیہ کلرک نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے رسیور اٹھا کر یکے بعد دیگرے دو نمبر پریس کر دیئے۔

"استقبالیہ سے بول رہا ہوں جناب۔ اسسٹنٹ ڈائریکٹر انٹیلی

جنس آپ سے چند منٹ ملاقات چاہتے ہیں جناب"...... استقبالیہ کلرک نے کہا۔

" سر وہ ذمہ دار عہدیدار ہیں۔ کوئی بات ہو گی جناب"۔ کلرک نے دوسری طرف سے بات سن کر کہا۔

"یس سر"...... دوسری طرف سے بات سن کر اس نے رسیور رکھ دیا۔

" جناب ڈاکٹر سلیمان صاحب آپ کے منتظر ہیں۔ کمرہ نمبر بارہ جناب۔ ادھر راہداری کے آخر میں جناب"...... کلرک نے کہا۔

" او کے"...... عمران نے کہا اور تیزی سے مڑ کر راہداری میں داخل ہوا اور آگے بڑھتا چلا گیا۔ کمرہ نمبر بارہ راہداری کا آخری کمرہ تھا۔ اس کے باہر ڈاکٹر سلیمان کا کارڈ موجود تھا۔ عمران نے دروازے پر دستک دی۔

" یس، کم ان"...... اندر سے بھاری سی آواز سنائی دی تو عمران نے دروازے کو دبایا تو دروازہ کھلتا چلا گیا اور عمران اندر داخل ہو گیا۔ سامنے کرسی پر ایک ادھیڑ عمر بارعب آدمی بیٹھا ہوا تھا۔

" میرا نام علی عمران ایم ایس سی۔ ڈی ایس سی (آکسن) ہے"...... عمران نے آگے بڑھتے ہوئے کہا تو ڈاکٹر سلیمان بے اختیار اٹھ کر کھڑے ہو گئے۔

" ڈی ایس سی (آکسن)۔ مگر مجھے تو بتایا گیا ہے کہ انٹیلی جنس کے اسسٹنٹ ڈائریکٹر ملنا چاہتے ہیں"...... ڈاکٹر سلیمان کے لہجے میں بے

پناہ حیرت تھی۔

" میرا تعلق انٹیلی جنس سے ہی ہے"...... عمران نے جواب دیا۔

" اوہ، حیرت ہے۔ بہرحال تشریف رکھیں"...... ڈاکٹر سلیمان نے کہا تو عمران ان کے سامنے صوفے پر بیٹھ گیا۔

" ڈاکٹر صاحب، میں آپ کا زیادہ وقت نہیں لینا چاہتا۔ یہ بتائیں کہ کیا بی ٹی کاٹن سیڈ واقعی پاکیشیا کی زرعی معیشت کے لئے فائدہ مند ثابت ہو گا یا نہیں"...... عمران نے کہا۔

" کیا مطلب، میں سمجھا نہیں۔ انٹیلی جنس کو اس معاملے میں کیا دلچسپی ہو سکتی ہے۔ یہ تو خالصتاً زرعی مسئلہ ہے"...... ڈاکٹر سلیمان نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

" ڈاکٹر صاحب، جس تقریب میں صدر صاحب نے شرکت کی تھی وہاں ہم نے خصوصی چیکنگ کی تھی اور اس چیکنگ کے دوران یہ اطلاع ملی ہے کہ گرین ایگری کمپنی کے وفد میں شامل ایک صاحب کا تعلق اسرائیل سے تھا۔ وہ کمپنی کے بزنس ایگزیکٹو تھے اور پھر وہ یہاں سے واپس جاتے ہی ایکریمیا سے براہ راست اسرائیل چلے گئے ہیں اور آپ جانتے ہیں کہ پاکیشیا اور اسرائیل کے درمیان جس ٹائپ کے تعلقات ہیں۔ ان کے بارے میں کچھ کہنے کی ضرورت نہیں ہے"۔ عمران نے کہا۔

" اوہ، مگر اس سے زراعت یا کاٹن سیڈ کا کیا تعلق۔ آپ میرے پاس کیوں آئے ہیں"...... ڈاکٹر سلیمان نے اور زیادہ حیرت بھرے

لہجے میں کہا۔

"آپ سے صرف ماہرانہ رائے حاصل کرنی ہے"...... عمران نے کہا۔

"کس بارے میں"...... ڈاکٹر سلیمان نے چونک کر کہا۔

"بی ٹی کاٹن سیڈ درحقیقت ہے کیا۔ آپ مجھے تفصیل بتائیں گے"...... عمران نے کہا۔

"آپ سیڈ کے بارے میں کیا جانتے ہیں"...... ڈاکٹر سلیمان نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

"مجھے واقعی کچھ نہیں معلوم۔ لیکن مجھے اتنا معلوم ہے کہ ایک قدرتی عنصر زمین میں ہوتا ہے جس کو بیلس ٹرنجسیس کہا جاتا ہے۔ یہ چونکہ قدرتی طور پر مسلسل زہر پیدا کرتا رہتا ہے۔ اس عنصر کو کاٹن سیڈ میں شامل کر دیا جاتا ہے تو اس بیج کو بیلس ٹرنجسیس کاٹن سیڈ کہا جاتا ہے یا دوسرے لفظوں میں بی ٹی کاٹن سیڈ کہا جاتا ہے اور اس کاٹن سیڈ کو اب پاکیشیا میں رواج دیا جا رہا ہے اور نصیر آباد میں ہونے والی تقریب اسی سلسلے میں تھی"...... عمران نے کہا تو ڈاکٹر سلیمان نے بے اختیار ایک طویل سانس لیا۔

"بنیادی بات تو آپ کو معلوم ہے۔ مزید تفصیل آپ سمجھ نہ سکیں گے لیکن میں محسوس کر رہا ہوں کہ آپ کے ذہن میں اصل بات کوئی اور ہے جو آپ معلوم کرنا چاہتے ہیں"...... ڈاکٹر سلیمان نے کہا۔

"ڈاکٹر صاحب، پاکیشیا کی ایک وادی گارگن سے ایک غیر ارضی دھات ایکریمیا کے اس خلائی سیارے نے دریافت کی جو معدنیات ٹریس کرتا ہے۔ اس دھات کو یہاں سے چوری کر کے ایکریمیا اور وہاں سے اسرائیل پہنچایا گیا۔ اس دھات کا کوڈ نام ایف ایف رکھا گیا ہے۔ اس ایف ایف میں ایک عجیب خصوصیت ہے کہ اس کا ہر ذرہ مخصوص ماحول میں مسلسل انتہائی قاتل زہر جسے پوٹیشیم سائنائیڈ کہا جاتا ہے پیدا کرتا رہتا ہے۔ اس زہر کو بھی بی ٹی کا نام دیا گیا ہے۔ اس لئے اس دھات سے بی ٹی کیمیائی ہتھیار تیار کرنے کی کوشش کی گئی تھی اور اسرائیل نے یہ دھات ایکریمیا سے خرید کر اپنی ایک لیبارٹری میں کیمیائی ہتھیار کی تیاری کے لئے بھیج دی۔ وہاں سائنسدانوں نے پوری کوشش کی کہ کسی طرح اس سے کیمیائی ہتھیار تیار کر سکیں لیکن ہتھیار تیار نہ ہو سکا اور پاکیشیا سیکرٹ سروس نے اس لیبارٹری پر ریڈ کر کے تجربات کی فائل بھی حاصل کر لی اور باقی ماندہ ایف ایف دھات بھی۔ لیکن اب یہاں بھی بی ٹی کاٹن سیڈ سامنے آ رہا ہے اور اس میں بھی اسرائیلی ایجنٹ شامل ہے۔ اس لئے ہمارے ذہنوں میں خدشات ابھرے ہیں اور چونکہ آپ کاٹن سیڈ کے سلسلے میں بین الاقوامی مہارت کے مالک ہیں اس لئے ہم آپ سے اس بارے میں معلومات حاصل کرنا چاہتے ہیں"...... عمران نے تفصیل سے بات کرتے ہوئے کہا۔

"تو آپ کا خیال ہے کہ یہ بی ٹی کاٹن سیڈ ہی کیمیائی ہتھیار ہے اور

یہ سیڈ یہاں لگا کر اسرائیل پاکیشیا کو تباہ و برباد کرنا چاہتا ہے"۔ ڈاکٹر سلیمان نے ہنستے ہوئے کہا تو عمران بے اختیار چونک پڑا۔ اس کے ذہن میں بے اختیار الارم سے بجنے لگے۔ ڈاکٹر سلیمان نے جو بات طنزیہ انداز میں کہی تھی اس بات نے عمران کے ذہن میں خطرے کے الارم بجا دیئے تھے۔ یہ وہ بات تھی جو اس کے لاشعور میں موجود تھی لیکن شعور میں نہ آ رہی تھی۔ اس لئے عمران اسے الفاظ کا جامہ دینے میں کامیاب نہ ہو رہا تھا۔ اب ڈاکٹر سلیمان نے اسے شعوری سطح پر لا کر دیا تھا۔

"کیا ایسا ممکن ہے"...... عمران نے ڈاکٹر سلیمان کی طنز کو ایک طرف رکھتے ہوئے انتہائی سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"اوہ نہیں مسٹر۔ ایسا کسی صورت ممکن نہیں ہے۔ بی ٹی کاٹن سیڈ جدید ترین ریسرچ ہے اور جن ممالک میں اسے رواج دیا گیا ہے وہاں کی زرعی معیشت کو بہت فائدہ پہنچا ہے پاکیشیا کو بھی اس بی ٹی کاٹن سیڈ سے بے حد فائدہ پہنچے گا"...... ڈاکٹر سلیمان نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"لیکن کہا جاتا ہے کہ اس بیج سے مزید بیج تیار نہیں ہو سکتا۔ اس طرح ہماری کاٹن کی مکمل فصل غیر ملکی کمپنیوں کی گرفت میں آ جائے گی۔ وہ جب چاہیں گے بیج روک دیں گے یا اسے مزید مہنگا کر دیں گے"...... عمران نے کہا۔

"آپ کے یہ خدشات درست ہیں لیکن بے شمار ملٹی نیشنل

کمپنیاں اس فیلڈ میں موجود ہیں۔ اگر ایک کمپنی معاہدے کی خلاف ورزی کرتی ہے تو دوسری کمپنی سے فوری طور پر معاہدہ کیا جا سکتا ہے"...... ڈاکٹر سلیمان نے کہا۔

"گرین ایگری کمپنی کے ساتھ معاہدے میں کیا یہ شق شامل ہے"...... عمران نے کہا۔

"مجھے نہیں معلوم۔ معاہدہ آپ کے سیکرٹری زراعت نے کیا ہے۔ میرا اس معاہدے سے کوئی تعلق نہیں ہے۔ میں تو صرف اس کاٹن سیڈ کے سلسلے میں حکومت پاکیشیا کو ماہرانہ مشورہ دینے کے لئے یہاں بلوایا گیا ہوں کیونکہ قدیم دور سے استعمال ہونے والے عام کاٹن سیڈ کی جگہ بی ٹی کاٹن سیڈ کے استعمال سے بہت سی پیچیدگیاں اور مشکلات بھی سامنے آئیں گی جنہیں ماہر ہی حل کر سکتا ہے"۔ ڈاکٹر سلیمان نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"مثلاً کس قسم کی پیچیدگیاں"...... عمران نے کہا۔

"مثلاً زمین کے نامیاتی مادوں کا بی ٹی کاٹن سیڈ کے خلاف قدرتی عمل۔ اس سے بی ٹی کاٹن سیڈ کا اگاؤ کم پڑ سکتا ہے یا کاٹن کے پھل اور ریشے میں فرق پڑ سکتا ہے۔ آپ کے ملک کی زمینوں کی ساخت ایک جیسی نہیں ہے۔ مختلف علاقوں کی زمینوں کی ساخت سائنسی طور پر مختلف ہے۔ کہیں زمین انتہائی سخت ہے کہیں نرم ہے۔ کہیں اس میں ریت ہوتی ہے کہیں پانی کی سطح زیر زمین اونچی ہے کہیں پانی کی سطح بہت نیچی ہے۔ اسی طرح نامیاتی مادوں کی مقدار اور ان کا حجم بھی ہر

جگہ مختلف ہے۔ یہ سب عوامل بہرحال کاٹن کی پیداوار پر اثر انداز ہوتے ہی اور ان مشکلات اور پیچیدگیوں کو اگر حل کر لیا جائے تو کاٹن کی فصل زیادہ شاندار ہو سکتی ہے اور اس کے اثرات ملک کی مجموعی معیشت پر انتہائی خوشگوار مرتب ہوں گے"...... ڈاکٹر سلیمان نے کہا۔

" ڈاکٹر صاحب، کیا ایسا ممکن ہے کہ کاٹن سیڈ کو زہر آلود ارضی عنصر بی ٹی کی بجائے ایف ایف دھات کے عنصر بی ٹی سے بنایا جا سکے"...... عمران نے چند لمحے خاموش رہنے کے بعد کہا۔

" اوہ نہیں، ایسا ممکن ہی نہیں ہے۔ کیونکہ بیلس ٹرنجسیس مصنوعی عنصر نہیں ہے۔ زمین کے اندر قدرتی طور پر موجود عنصر ہے اس لئے وہ تو سیڈ کے اندر اثر کر سکتا ہے اور کی قوت نمو بھی قائم رہ سکتی ہے لیکن غیر قدرتی عنصر کو اگر سیڈ میں شامل کیا جائے تو پھر اس کی قوت نمو ہی ختم ہو جائے گی اور اس بیج سے سرے سے پیداوار ہی نہیں ہو سکے گی"...... ڈاکٹر سلیمان نے کہا۔

" اوکے ڈاکٹر صاحب۔ بے حد شکریہ۔ آپ کا بہت سا وقت لیا ہے۔ بہرحال ہمارے خدشات دور ہو گئے ہیں"...... عمران نے اٹھتے ہوئے کہا تو ڈاکٹر سلیمان بھی اٹھ کھڑے ہوئے اور پھر عمران ان سے اجازت لے کر کمرے سے باہر آ گیا۔ اس کے چہرے پر اب قدرے اطمینان کے تاثرات نمایاں تھے۔

اسرائیل کے پریذیڈنٹ ہاؤس کے سپیشل میٹنگ روم میں قومی سلامتی کا مشیر نکولس موجود تھا کہ دروازہ کھلا اور اسرائیل کے صدر اندر داخل ہوئے تو نکولس اٹھ کر کھڑا ہو گیا اور اس نے مؤدبانہ انداز میں سلام کیا۔

" حفاظتی نظام آن کر دیں"...... صدر نے اپنی مخصوص کرسی پر بیٹھتے ہوئے کہا تو نکولس نے آگے بڑھ کر دروازہ لاک کیا اور پھر دیوار پر موجود سوئچ بورڈ پر ایک بڑا سا سرخ رنگ کا بٹن پریس کر دیا۔ دوسرے لمحے دروازے پر سرخ رنگ کی دھات کی ایک چادر آ گئی اور اس کے ساتھ ہی کمرے کے درمیان ایک سرخ رنگ کا بلب جلنے لگا۔ اس بلب کے جلنے کا مطلب تھا کہ اب یہ کمرہ ہر قسم کی چیکنگ سے مکمل طور پر محفوظ ہو چکا ہے۔

" مجھے رپورٹ ملی ہے کہ آپ پاکیشیا گئے تھے"...... صدر نے قدرے ناخوشگوار لہجے میں کہا۔

"یس سر، وہاں بی ٹی کاٹن سیڈ کے سلسلے میں آخری تقریب تھی اور اس تقریب کے بعد معاہدہ فائنل ہونا تھا اس لئے میں خود گیا تھا تاکہ صورتحال کو حتمی طور پر مانیٹر کیا جا سکے ورنہ ہمیں صرف رپورٹس پر انحصار کرنا پڑتا اور اس اہم مشن میں معمولی سی فروگذاشت بھی ہمیں ناکام کر سکتی تھی"...... نکولس نے مؤدبانہ لہجے میں تفصیل سے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"پھر کیا ہوا وہاں"...... صدر نے اس بار قدرے اطمینان بھرے لہجے میں کہا۔

"تقریب بے حد کامیاب رہی ہے۔ پاکیشیا کے تمام سرکاری اور غیر سرکاری ماہرین زراعت نے بی ٹی کاٹن سیڈ کی فیور میں تقاریر کیں اور چارٹس کی مدد سے صدر پاکیشیا اور دیگر حکام کو بریفنگ دی گئی۔ سب کے بعد صدر پاکیشیا نے شام کو پریذیڈنٹ ہاؤس میں معاہدے پر دستخط کر دیئے۔ اس طرح اب پورے پاکیشیا میں گرین ایگری کمپنی کا مہیا کردہ بی ٹی کاٹن سیڈ ہی استعمال کیا جائے گا۔ اس کے علاوہ باقی کسی بھی کمپنی یا کسی بھی اور سیڈ کا استعمال غیر قانونی ہوگا"۔ نکولس نے جواب دیا۔

"کسی کو کسی قسم کا شبہ تو نہیں پڑا"...... صدر نے پوچھا۔

"نہیں جناب، کسی کے تصور میں بھی نہیں آ سکتا تھا کہ اس معاملے کی پشت پر کوئی مسئلہ بھی ہو سکتا ہے۔ ویسے بھی بی ٹی کاٹن سیڈ بہت سے ممالک میں کامیابی سے استعمال ہو رہا ہے۔ ساڈان کے

ماہر ڈاکٹر سلیمان کو بھی حکومت پاکیشیا نے خصوصی طور پر بلوایا ہوا تھا۔ انہوں نے بھی بی ٹی کاٹن سیڈ کی فیور میں ہی تقریر کی"۔ نکولس نے مسکراتے ہوئے کہا تو صدر بے اختیار چونک پڑے۔

"ڈاکٹر سلیمان، مگر پہلے تو آپ نے رپورٹ دی تھی کہ وہ ساڈان میں بی ٹی کاٹن سیڈ کے استعمال کی مخالفت کرتے رہے ہیں"۔ صدر نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"جی ہاں، لیکن گرین ایگری کمپنی نے پہلے ہی ان سے رابطہ کر لیا تھا اور انہیں ان کا منہ مانگا معاوضہ دے دیا گیا تھا"...... نکولس نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"آپ اصل شکل میں وہاں گئے تھے یا میک اپ میں"...... صدر نے کہا تو نکولس بے اختیار چونک پڑا۔

"اصل چہرے میں جناب۔ کیونکہ میک اپ کو چیک کیا جا سکتا تھا اور ویسے بھی وہاں میں پہلی بار گیا ہوں۔ وہاں مجھے کون پہچانتا ہے"...... نکولس نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"لیکن آپ پہلے ریڈ آرمی میں رہے ہیں اس لئے پاکیشیا سیکرٹ سروس کے ارکان آپ سے واقف تو ہو سکتے ہیں"...... صدر نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

"جناب، کاٹن سیڈ کی اس تقریب میں سیکرٹ ایجنٹوں کا کیا کام۔ ویسے بھی میں طویل عرصہ پہلے ریڈ آرمی میں کام کرتا تھا۔ میرے کاغذات درست تھے۔ میں کمپنی کے وفد میں شامل تھا۔ میرا نام جیری

تھا اور جیری واقعی بزنس ایگزیکٹو ہے"۔۔۔۔۔۔۔۔ نکولس نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"او کے، اب آپ آئندہ کیا کرنا چاہتے ہیں۔ مجھے تفصیل بتائیں"۔۔۔۔۔۔۔۔ صدر نے کہا۔

"جناب، اب ہماری ایگری لیبارٹری ہی سپیشل بی ٹی گریڈ کاٹن سیڈ گرین ایگری کمپنی کو مہیا کرے گی اور گرین ایگری کمپنی یہ سیڈ پاکیشیا پہنچا دے گی جہاں اسے کاشت کیا جائے گا اور پھر وہ رزلٹ مرتب ہونا شروع ہو جائے گا جو ہمارا مقصد ہے اور زیادہ سے زیادہ دو فصلوں کے بعد پورے پاکیشیا کی فضا اس قدر زہر آلود ہو جائے گی کہ وہاں ناقابل علاج بیماریاں پھیل جائیں گی اور آخر کار ملک تباہ و برباد ہو کر رہ جائے گا اور یہ سب کچھ قدرتی انداز میں ہوگا۔ اس لئے وہ اسے روک بھی نہ سکیں گے"۔۔۔۔۔۔۔۔ نکولس نے جواب دیا۔

"ایگری لیبارٹری جو سیڈ تیار کر رہی ہے کہیں وہاں کے ماہرین اس کا پہلے ہی معائنہ نہ کریں"۔۔۔۔۔۔۔۔ صدر نے کہا تو نکولس بے اختیار مسکرا دیا۔

"جناب، سائنسدانوں کے ذہن میں بھی یہ بات موجود ہے اس لئے اس سیڈ کو خصوصی طور پر اس انداز میں تیار کیا جا رہا ہے کہ اسے جس طرح بھی چیک کر لیا جائے یہ عام بی ٹی کاٹن سیڈ ہی ثابت ہوگا۔ لیکن جب یہ زمین میں ڈالا جائے گا تو پھر اس کی اصل خصوصیت سامنے آنا شروع ہو گی۔ یہی تو اس میں بنیادی بات ہے"۔۔۔۔۔۔۔۔ نکولس

نے جواب دیا۔

"گڈ، اب مجھے یقین آ گیا ہے پاکیشیا تباہ و برباد ہوگا اور ضرور ہوگا"۔۔۔۔۔۔۔۔ صدر نے اس بار مسرت بھرے لہجے میں کہا۔

"یس سر، اسرائیل کا سب سے بڑا دشمن یقیناً تباہ و برباد ہوگا اور اب دنیا کی کوئی طاقت ایسا ہونے سے نہیں روک سکتی"۔ نکولس نے انتہائی اعتماد بھرے لہجے میں کہا۔

"ایک بات اور میرے ذہن میں آئی ہے"۔۔۔۔۔۔۔۔ صدر نے اچانک چونک کر کہا۔

"یس سر"۔۔۔۔۔۔۔۔ نکولس نے چونک کر کہا۔

"کیا ایک دو فصلوں سے ہی مطلوبہ نتائج نکل آئیں گے یا ایسا کئی فصلوں کے بعد ہوگا"۔۔۔۔۔۔۔۔ صدر نے کہا۔

"جناب، مکمل تباہی تو تین فصلوں کے بعد ہو گی لیکن پہلی فصل کے بعد ہی چالیس فیصد نتائج برآمد ہو جائیں گے اور ویسے تو جناب۔ یہی چالیس فیصد نتائج ہی ملک کو تباہ کر دیں گے لیکن سو فیصد تباہی بہر حال تین فصلوں کے بعد ہی ہو گی"۔۔۔۔۔۔۔۔ نکولس نے جواب دیا۔

"لیکن پھر تو پہلی فصل سے ہی وہ چونک پڑیں گے"۔۔۔۔۔۔۔۔ صدر نے کہا۔

"نہیں جناب۔ ایگری کمپنی کے سائنسدانوں اور خصوصاً ڈاکٹر ہکوایٹ نے اس سلسلے میں خصوصی کام کیا ہے پہلی فصل میں پیدا ہونے والی کاٹن اور اس کے اندر موجود بنولہ قطعاً زہریلا نہیں ہوگا

جیسے عام بی ٹی کاٹن سیڈ میں ہوتا ہے البتہ کاٹن کے پودے کا تنا اور
پتے فضا میں مسلسل زہر پھیلاتے رہیں گے اور بی ٹی کاٹن میں بھی یہ
ہوتا ہے البتہ دوسری بار جب کاٹن کی فصل ہوگی تو اس کی کاٹن اور
اس کے اندر بنولہ بھی مکمل طور پر زہریلا ہوگا۔ اس لئے پہلی بار اگر
انہیں کوئی شک پڑے گا بھی سہی تو انہیں کچھ معلوم نہ ہو سکے گا اور
دوسری بار اگر وہ چیک بھی کر لیں تب بھی فضا اور ماحول اس قدر
زہر آلود ہو چکا ہوگا کہ وہ کچھ بھی نہ کر سکیں گے اور تیسری فصل کے
بعد تو چیک کرنے کی نوبت ہی نہیں آئے گی"...... نکولس نے
جواب دیتے ہوئے کہا۔

"لیکن کیا ایسا ہونا ممکن ہے"...... صدر نے حیرت بھرے لہجے
میں کہا۔

"یس سر، پہلی فصل کے لئے ڈاکٹر بینکوایٹ جو سیڈ تیار کر رہے
ہیں اس میں زہر کو صرف ان خلیات کے ساتھ مکمل کیا جائے گا جو تنے
اور پتوں کو پیدا کرتا ہے جبکہ کاٹن اور بنولہ پیدا کرنے والے خلیات
کو اس زہر سے محفوظ رکھا جائے گا جبکہ دوسری بار جو بیج تیار ہوگا وہ
ویسے ہی اس قدر طاقتور ہوگا کہ اس میں سیڈ کے تمام خلیات زہرآلود
ہوں گے"...... نکولس نے جواب دیا اور صدر کے چہرے پر گہرے
اطمینان کے تاثرات نمودار ہوتے چلے گئے۔

"گڈ شو، اس منصوبے کی کامیابی کے بعد ڈاکٹر بینکوایٹ اور آپ
دونوں کو اسرائیل کا سب سے بڑا ایوارڈ مشترکہ طور پر دیا جائے گا۔

میرا وعدہ ہے"...... صدر نے کہا تو نکولس کے چہرے پر یکلخت انتہائی
مسرت کے تاثرات ابھر آئے۔

"جناب، اب اس مشن کی کامیابی بالکل اس طرح یقینی ہے جیسے
سورج کا مشرق سے نکلنا"...... نکولس نے بڑے بااعتماد لہجے میں
کہا۔

"ہاں، بظاہر تو ایسا ہی لگتا ہے لیکن اگر اس شیطان عمران کو
بھنک بھی پڑ گئی کہ اصل معاملہ کیا ہے تو پھر یہ منصوبہ ناکام بھی ہو
سکتا ہے"...... صدر نے کہا۔

"وہ تو ایف ایف دھات اور اس پر تجربات کی فائل لے کر پوری
طرح مطمئن ہو کر واپس جا چکے ہیں۔ اب تو ان کے ذہنوں میں بھی
نہیں آ سکتا کہ ایف ایف دھات سے ہتھیار بھی بنایا جا سکتا ہے اور
دوسری بات جناب یہ ہے کہ یہ کام صرف ڈاکٹر بینکوایٹ کا کام ہے۔
صرف ڈاکٹر بینکوایٹ نے ہی اس فارمولے پر کام کیا ہے اور وہ اس
میں کامیاب رہے ہیں۔ ورنہ ایف ایف کو کاٹن سیڈ پر استعمال کر کے
ملک کو تباہ کرنے کا کوئی سوچ بھی نہیں سکتا۔ زیادہ سے زیادہ وہ یہی
سوچ سکتے ہیں کہ اس دھات سے کوئی کیمیائی ہتھیار تیار کیا جا سکتا
ہے اور بس"...... نکولس نے جواب دیا۔

"اوکے، اب یہ بیج کب پاکیشیا سپلائی کیا جائے گا"...... صدر نے
اطمینان بھرے لہجے میں کہا۔

"آئندہ ماہ شپمنٹ ہو جائے گی"...... نکولس نے جواب دیا۔

"گرین ایگری کمپنی میں کسے معلوم ہے اس بارے میں"۔ صدر نے اچانک ایک خیال کے تحت پوچھا۔

"صرف چیئرمین آرتھرباک کو جناب اور کسی کو اس کا علم نہیں ہے۔ سب کو یہی علم ہے کہ کمپنی کا بی ٹی کاٹن سیڈ پاکیشیا کو سپلائی کیا جائے گا"...... نکولس نے جواب دیا۔

"پھر کیسے یہ کام مکمل ہوگا"...... صدر نے کہا۔

"اس کے انتظامات ہو چکے ہیں جناب۔ راستے میں کنٹینرز تبدیل کر لئے جائیں گے اور کسی کو حتی کہ جہاز کے کیپٹن کے علاوہ اس کے کریو کو بھی اصل معاملات کا علم نہ ہو سکے گا"...... نکولس نے جواب دیا۔

"اوکے، اب مزید کوئی خدشہ باقی نہیں رہا۔ اس لئے اب آپ نے اس کی فائنل رپورٹ مجھے دینی ہے"...... صدر نے کہا اور اس کے ساتھ ہی وہ اٹھ کھڑے ہوئے۔

"یس سر"...... نکولس نے بھی اٹھتے ہوئے کہا اور آگے بڑھ کر اس نے حفاظتی نظام آف کیا اور دروازہ کھول دیا تو صدر باہر چلے گئے۔ ان کے چلے جانے کے بعد نکولس بھی مسکراتا ہوا باہر نکلا اور آگے بڑھتا چلا گیا۔ اب اسے اسرائیل کا سب سے بڑا ایوارڈ ملنا یقینی نظر آ رہا تھا اور اسے معلوم تھا کہ اس ایوارڈ کے بعد وہ اسرائیل کے صدر اور وزیراعظم کے بعد سب سے بڑی شخصیت ہوگی اور ظاہر ہے یہ بات اس کے نقطہ نظر سے اس کی زندگی کا سب سے بڑا اعزاز تھا۔

"عمران صاحب۔ بی ٹی کاٹن سیڈ کے سلسلے میں آپ کے خدشات اب حتمی طور پر ختم ہو چکے ہیں یا نہیں"...... بلیک زیرو نے مسکراتے ہوئے کہا۔ عمران اس وقت دانش منزل کے آپریشن روم میں موجود تھا۔

"ہاں، ختم ہو گئے ہیں۔ صدیقی کی وجہ سے معاملات میں الجھاؤ پیدا ہوا تھا لیکن پھر ڈاکٹر سلیمان سے ملاقات کے بعد میں نے سر سلطان کے ذریعے گرین ایگری کمپنی اور پاکیشیا حکومت کے درمیان ہونے والے معاہدے کی کاپی حاصل کی۔ معاہدہ ہر لحاظ سے درست تھا۔ اس میں وہ شق بھی موجود تھی کہ اگر گرین ایگری کمپنی نے ابتدا سے طے شدہ قیمت پر بروقت بیج فراہم نہ کیا تو حکومت پاکیشیا معاہدے کو کینسل کر کے کسی بھی دوسری کمپنی سے سیڈ خرید سکتی ہے۔ اس طرح معاملات حتمی طور پر طے ہو گئے کہ ہمارے خدشات غلط تھے"۔

عمران نے کہا۔

" کیا وہ بی ٹی کاٹن سیڈ آ گیا ہے "...... بلیک زیرو نے کہا۔

" ہاں اسے پاکیشیا پہنچے ہوئے ایک ہفتہ ہو گیا ہے اور آئندہ ہفتے اسے زمینداروں اور کاشت کاروں کو سپلائی کر دیا جائے گا " ۔ عمران نے جواب دیا۔

" آپ نے اسے چیک کیا ہے "...... بلیک زیرو نے کہا تو عمران بے اختیار مسکرا دیا۔

" تمہارے ذہن میں جو بات موجود ہے وہی میرے ذہن میں بھی آئی تھی اور میں نے بیج کی کافی مقدار حاصل کر کے اپنے طور پر نہ صرف زرعی لیبارٹری سے اس کا بھرپور تجزیہ کرایا ہے بلکہ سرداور کی مدد سے اس کا سائنسی تجزیہ بھی کرایا لیکن دونوں تجزیوں کا نتیجہ یہ نکلا کہ یہ عام بی ٹی کاٹن سیڈ ہے۔ اس میں صرف اتنا زہر ہوتا ہے کہ اس پر کیڑے اثر نہیں کرتے۔ اس لئے زرعی ادویات کے اخراجات بچ جاتے ہیں اور اس کی پیداوار بھی بھرپور ہوتی ہے اور ریشہ بھی بین الاقوامی معیار کا ہوتا ہے اور وزن بھی زیادہ ہوتا ہے۔ اس کی گریڈنگ بھی اے ون ہے۔ اس لحاظ سے یہ واقعی ہماری معیشت کے لئے نیک فال ثابت ہو گا "...... عمران نے جواب دیا۔

" لیکن ایک رپورٹ ابھی مجھے ملی ہے جس سے معاملات مخدوش نظر آتے ہیں "...... بلیک زیرو نے کہا تو عمران بے اختیار چونک پڑا۔

" کیسی رپورٹ "...... عمران نے حیرت بھرے لہجے میں پوچھا۔

" صدیقی نے رپورٹ دی ہے کہ سیکرٹری زراعت ڈاکٹر احسان احمد کی بیٹی کی شادی ہوئی ہے جس میں صدیقی کا دوست جو وزارت زراعت میں سیکشن آفیسر ہے شامل ہوا ہے اور چونکہ اس کی ڈاکٹر احسان کے ساتھ قریبی عزیزداری ہے اس لئے اس نے صدیقی کو بتایا ہے کہ ڈاکٹر احسان احمد نے اپنی بیٹی کے نام ایکریمیا میں ایک خصوصی اکاؤنٹ کھلوایا ہے اور اس میں ایک کروڑ ڈالرز جمع کرائے گئے ہیں اور یہ رقم انہوں نے ایکریمیا میں اپنے لڑکے کے اکاؤنٹ سے اپنی لڑکی کے اکاؤنٹ میں ٹرانسفر کرائی ہے اور ان کے رشتہ داروں میں اس بارے میں خاصی چہ میگوئیاں ہوتی رہی ہیں کیونکہ ڈاکٹر احسان سیلف میڈ آدمی ہیں۔ ان کی کوئی آبائی جائیداد بھی نہیں ہے اور ان کا لڑکا ایکریمیا کے ایک بینک میں سیکنڈ گریڈ آفیسر ہے۔ اس کے اکاؤنٹ میں اس قدر بھاری رقم نہیں ہو سکتی۔ لڑکی کی شادی بھی انہوں نے ایکریمیا میں رہنے والے اپنے ایک عزیز کے بیٹے سے کی ہے اور اب ریٹائرڈ ہو جانے کے بعد وہ خود بھی مستقل طور پر ایکریمیا شفٹ ہونے کی باتیں کر رہے ہیں "...... بلیک زیرو نے کہا۔

" تمہارا مطلب ہے کہ ڈاکٹر احسان احمد نے یہ رقم کمیشن کے طور پر حاصل کی ہے اور یہ کمیشن گرین ایگری کمپنی سے لیا گیا ہے " ۔ عمران نے کہا۔

" میں نے صدیقی کی رپورٹ ملنے پر گراہم کے ذریعے گرین ایگری کمپنی کے معاملات کی چیکنگ کرائی ہے۔ گراہم کی رپورٹ کے مطابق

کمپنی نے کوئی کمیشن نہیں دیا اور نہ ہی ان کے کاغذات میں اس بارے میں کوئی چیز ثابت ہوتی ہے"...... بلیک زیرو نے کہا۔

"تو پھر تم کیا کہنا چاہتے ہو"...... عمران نے کہا۔

"نجانے کیا بات ہے مجھے مسلسل اس بی ٹی کاٹن سیڈ کے بارے میں خطرہ محسوس ہو رہا ہے۔ حالانکہ بظاہر کوئی بات نہیں ہے"۔ بلیک زیرو نے کہا۔

"کیا تم نے چیک کرایا ہے کہ صدیقی نے جو رپورٹ دی ہے وہ درست ہے۔ واقعی اکاؤنٹ میں ایک کروڑ ڈالرز ٹرانسفر ہوئے ہیں"...... عمران نے کہا۔

"ہاں، گراہم نے اس کی چیکنگ کی ہے اور صدیقی کی رپورٹ درست ہے"...... بلیک زیرو نے کہا۔

"پھر تو لازماً کوئی نہ کوئی بڑا گھپلا ہوا ہے۔ بی ٹی کاٹن سیڈ کے سلسلے میں نہ ہی کسی اور سلسلے میں ہی"...... عمران نے کہا۔

"لیکن اس سلسلہ میں ہم کیا کر سکتے ہیں۔ یہاں ملک کی تمام بیوروکریسی اس مرض میں مبتلا ہے"...... بلیک زیرو نے کہا۔

"تمہاری بات درست ہو سکتی ہے لیکن جو بات ہمارے نوٹس میں آجائے تو اسے تو بہرحال اعلیٰ حکام تک پہنچانا فرض ہے"۔ عمران نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھایا اور تیزی سے نمبر ڈائل کرنے شروع کر دیئے۔

"جی صاحب"...... رابطہ قائم ہوتے ہی دوسری طرف سے ایک

آواز سنائی دی۔

"سر سلطان سے بات کراؤ۔ میں علی عمران بول رہا ہوں"۔ عمران نے انتہائی سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"جی صاحب"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"سلطان بول رہا ہوں"...... چند لمحوں بعد سر سلطان کی آواز سنائی دی۔

"علی عمران بول رہا ہوں جناب۔ چیف کو رپورٹ ملی ہے کہ سیکرٹری زراعت ڈاکٹر احسان احمد کے ایکریمیا میں انتہائی بھاری مالیت کی رقومات کے اکاؤنٹ موجود ہیں۔ کیا یہ ڈاکٹر احسان احمد آبائی طور پر جاگیردار یا صنعت کار ہے"...... عمران نے خشک لہجے میں کہا۔

"اوہ نہیں، وہ تو سیلف میڈ ٹائپ آدمی ہیں۔ متوسط طبقے سے تعلق رکھتے ہیں اور اپنی محنت اور قابلیت کی بنا پر اس عہدے تک پہنچے ہیں۔ ویسے وہ انتہائی ایماندار اور شریف آدمی ہیں۔ آج تک ان کے بارے میں کوئی مشکوک رپورٹ نہیں ملی۔ ویسے بھی شاید ایک ماہ بعد وہ ریٹائرڈ ہونے والے ہیں۔ اس لئے تمہارے چیف کو ملنے والی رپورٹ غلط فہمی پر مبنی ہے"...... سر سلطان نے کہا۔

"میں آپ کے پاس آرہا ہوں۔ آپ ڈاکٹر احسان احمد کے بارے میں کنفرم کر لیں کہ وہ اپنی رہائش گاہ پر موجود ہیں یا نہیں اور اگر وہ موجود ہیں تو پھر آپ میرے ساتھ ان کی رہائش گاہ پر چلیں"۔ عمران

نے کہا۔

" نہیں بیٹے ، اس طرح کسی شریف اور ایماندار آدمی پر الزام تراشی اچھی بات نہیں ہوتی یا تو اس کا کوئی حتمی ثبوت حاصل کرو۔ پھر بات ہو سکتی ہے "....... سر سلطان نے مدبرانہ لہجے میں کہا۔

" چلیں آپ انہیں اپنی رہائش گاہ پر بلوالیں۔ وہیں بات ہو جائے گی۔ میں صرف ان سے چند باتیں کرنا چاہتا ہوں "....... عمران نے کہا۔

" تم آجاؤ۔ پھر تفصیل سے بات ہو گی "....... سر سلطان نے کہا۔

" اوکے "....... عمران نے کہا اور رسیور رکھ دیا۔

" گراہم نے اس اکاؤنٹ کی کوئی تفصیل یا نمبر وغیرہ دیا ہے "....... عمران نے بلیک زیرو سے پوچھا۔

" نہیں۔ لیکن سر سلطان کی بات تو درست ہے اس طرح بغیر کسی ثبوت کے کسی پر الزام تراشی اچھی بات نہیں ہے۔ پہلے گراہم کو کہہ دوں کہ وہ اس سلسلے میں کوئی حتمی ثبوت حاصل کرے "۔ بلیک زیرو نے کہا۔

" ان کا لہجہ ہی بتا دے گا کہ کیا یہ بات درست ہے یا غلط "۔ عمران نے کہا اور اٹھ کھڑا ہوا۔

" لیکن آپ اسے اس قدر اور فوری اہمیت کیوں دے رہے ہیں عمران صاحب۔ آپ نے سر سلطان کے کان میں بات ڈال دی ہے۔ وہ خود ہی انکوائری کر لیں گے "....... بلیک زیرو نے بھی اٹھتے ہوئے

کہا۔

" اس بی ٹی کاٹن سیڈ کا سلسلہ ڈاکٹر احسان احمد سے ہی شروع ہوا ہے اور انہیں بھاری رقومات عام طور پر یہاں سے کمیشن کے طور پر نہیں مل سکتیں۔ مجھے اس سارے کھیل کے پیچھے کوئی خاص بات محسوس ہو رہی ہے اور میں اسے سامنے لانا چاہتا ہوں "....... عمران نے کہا اور اس کے ساتھ ہی وہ تیزی سے مڑا اور دروازے کی طرف بڑھ گیا۔ تھوڑی دیر بعد اس کی کار آفیسرز کالونی کی طرف بڑھی چلی جا رہی تھی۔ سر سلطان ڈرائینگ روم میں موجود تھے اور ان کے ساتھ ایک ادھیڑ عمر آدمی بھی موجود تھا۔

" یہ پاکیشیا سیکرٹ سروس کے چیف کا نمائندہ خصوصی علی عمران ہے اور علی عمران یہ سیکرٹری زراعت جناب ڈاکٹر احسان احمد صاحب ہیں "....... سر سلطان نے عمران اور ڈاکٹر احسان احمد کا باہمی تعارف کراتے ہوئے کہا۔

" آپ مجھ سے کیا بات کرنا چاہتے ہیں جناب "....... رسمی دعا سلام کے بعد ڈاکٹر احسان احمد نے عمران سے مخاطب ہو کر کہا۔

" میں یہ معلوم کرنا چاہتا ہوں جناب کہ آپ نے اپنی بیٹی کے نام ایکریمیا میں جو نیا اکاؤنٹ کھلوایا ہے اس میں ایک کروڑ ڈالرز کی بھاری رقم آپ نے اپنے بیٹے کے اکاؤنٹ سے ٹرانسفر کرائی ہے۔ یہ رقم کہاں سے آئی ہے "....... عمران نے انتہائی سنجیدہ لہجے میں کہا تو ایک لمحے کے لئے ڈاکٹر احسان احمد کا چہرہ زرد پڑ گیا لیکن دوسرے لمحے

انہوں نے اپنے آپ کو سنبھال لیا لیکن اس ایک لمحے میں ان کے چہرے پر جو تاثرات ابھرے تھے اس سے عمران کنفرم ہو گیا تھا کہ صدیقی اور کرہم دونوں کی رپورٹس درست ہیں۔

" آپ کو کیسے معلوم ہوا"...... ڈاکٹر احسان احمد نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

" پاکیشیا سیکرٹ سروس کا چیف ہزار آنکھیں رکھتا ہے جناب"۔ عمران نے کہا۔

" لیکن یہ رقم میرے بیٹے کے اکاؤنٹ سے ٹرانسفر ہو کر میری بیٹی کے اکاؤنٹ میں گئی ہے۔ اس میں سیکرٹ سروس کا کیا تعلق ہے۔ میرا بیٹا ایکریمیا میں سیٹل ہے۔ یقیناً اس نے یہ رقم اپنی محنت سے حاصل کی ہو گی اور دوسری بات یہ کہ اس میں مجھ سے وضاحت کیوں مانگی جا رہی ہے"...... ڈاکٹر احسان احمد نے کہا۔

" اس لئے کہ چیف کو حتمی رپورٹ ملی ہے کہ ایکریمیا کی گرین ایگری کمپنی نے یہ رقم آپ کے بیٹے کے اکاؤنٹ میں ٹرانسفر کی ہے"...... عمران نے اندھیرے میں تیر چلاتے ہوئے کہا تو ڈاکٹر احسان احمد بے اختیار اچھل پڑے۔

" کیا کہہ رہے ہیں۔ یہ، یہ کیا مطلب۔ یہ کیسے ممکن ہے۔ کیا مطلب۔ یہ آپ مجھ پر الزام لگا رہے ہیں"...... ڈاکٹر احسان احمد نے یکلخت انتہائی بوکھلائے ہوئے لہجے میں کہا۔

" او کے۔ مجھے یقین آ گیا ہے کہ یہ واقعی الزام تراشی ہے۔ آئی ایم

سوری سر سلطان میں چیف کو رپورٹ دے دوں گا۔ آپ کا بے حد شکریہ"...... عمران نے کہا اور اٹھ کر تیزی سے مڑا اور ڈرائینگ روم سے باہر آ گیا۔ تھوڑی دیر بعد اس کی کار آفیسرز کالونی سے نکل کر واپس دانش منزل کی طرف بڑھی چلی جا رہی تھی۔ اس نے فیصلہ کر لیا تھا کہ وہ رات کو ڈاکٹر احسان احمد کو اس کی رہائش گاہ سے اغوا کر کے رانا ہاؤس پہنچائے گا اور پھر وہاں ڈاکٹر احسان احمد کو اصل بات بتانا پڑے گی کہ کیا واقعی اس نے گرین ایگری کمپنی سے اتنا بھاری کمیشن لیا ہے اور اگر لیا ہے تو کس سلسلے میں۔

" کیا ہوا عمران صاحب"...... بلیک زیرو نے سلام دعا کے بعد اس سے پوچھا تو عمران نے اسے ساری تفصیل بتا دی۔

" عمران صاحب، یہ ملٹی نیشنل کمپنیاں اسی لئے تو کامیاب جا رہی ہیں کہ یہ اعلیٰ آفیسران کو انتہائی بھاری رشوت دے دیتی ہیں"۔ بلیک زیرو نے کہا۔

" لیکن کیوں۔ اتنی بھاری رقم کمیشن یا رشوت میں کیوں دی جا سکتی ہے"...... عمران نے کہا۔

" کیوں نہیں دی جا سکتی۔ پورے ملک کے کاٹن ایریئے میں ان کا بیج استعمال ہو گا اور مسلسل دس سال تک ہو گا کیا یہ چھوٹا معاہدہ ہے۔ لاکھوں ٹن کاٹن سیڈ پاکیشیا میں ہر سال استعمال ہو گا"۔ بلیک زیرو نے کہا۔

" ہو سکتا ہے تمہاری بات درست ہو لیکن اب ڈاکٹر احسان سے

ملنے کے بعد میرے ذہن میں خطرے کے الارم بڑی تیزی سے بجنے لگ گئے ہیں۔ یہ کوئی گہری سازش ہو رہی ہے جس کا ہمیں ادراک نہیں ہو رہا"...... عمران نے کہا۔

" ہاں، بات تو آپ کی درست ہے۔ خدشات تو ذہن میں رینگتے ہیں لیکن کوئی سرا سامنے نہیں آ رہا"...... بلیک زیرو نے کہا۔

" وہ سرخ جلد والی ڈائری دو۔ ایک ترپ کا پتہ ہے اسے ہی استعمال کر کے دیکھ لیں"...... عمران نے کہا۔

" کونسا، کس کی بات کر رہے ہیں آپ"...... بلیک زیرو نے چونک کر کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے میز کی نچلی دراز کھولی اور س میں سے سرخ جلد والی ضخیم ڈائری نکال کر اس نے عمران کی طرف ڑھا دی۔

" قبرص میں مادام ڈینی سے بات کرتا ہوں۔ مادام ڈینی کے سرائیل کے اعلیٰ ترین حکام سے انتہائی قریبی تعلقات ہیں۔ مجھے راصل رہ رہ کر وہ جیری کھٹک رہا ہے جو یہاں تقریب میں شامل تھا"...... عمران نے کہا اور ڈائری کھول کر اس نے اس کے صفحات پلٹنے شروع کر دیئے۔ پھر ایک صفحے پر رک کر اس نے اسے غور سے دیکھا اور پھر ڈائری بند کر کے رکھی اور اس نے رسیور اٹھایا اور نمبر ڈائل کرنے شروع کر دیئے۔

" روز میری کلب"...... رابطہ قائم ہوتے ہی ایک نسوانی آواز سنائی دی۔

" پاکیشیا سے علی عمران بول رہا ہوں۔ مادام ڈینی سے بات کراؤ"...... عمران نے کہا۔

"ہولڈ کریں"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

" یس، ڈینی بول رہی ہوں"...... چند لمحوں بعد ایک بھاری سی اور کرخت نسوانی آواز سنائی دی۔

" کیا مادام کہلوانے کے لئے ضروری ہے کہ آواز بھاری اور کرخت بنائی جائے۔ اس قدر شیریں اور مترنم آواز تھی ڈینی کہ ایک بار سن لی تو ایک سال تک کانوں میں کانسی کی گھنٹیاں بجتی رہتی تھیں"...... عمران کی زبان رواں ہو گئی تو سامنے بیٹھا ہوا بلیک زیرو بے اختیار مسکرا دیا۔

" اوہ، اوہ تم ہو۔ مجھے سیکرٹری نے صرف یہ بتایا کہ پاکیشیا سے کال ہے"...... دوسری طرف سے اس بار واقعی انتہائی مترنم لہجے میں ہنستے ہوئے کہا گیا۔

" اب ہوئی بات۔ اب تو ایک سال کیا دو سال تک کانوں میں گھنٹیاں بجتی رہیں گی"...... عمران نے کہا تو مادام ڈینی ایک بار پھر کھلکھلا کر ہنس پڑی۔

" اگر میں تمہیں جانتی نہ ہوتی تو تمہاری باتیں سن کر اب تک پاکیشیا جانے والی فلائٹ پر بکنگ کرا چکی ہوتی"...... مادام ڈینی نے ہنستے ہوئے کہا۔

"کاش نہ جانتی ہوتی"...... عمران نے ٹھیٹھ عاشقانہ لہجے میں کہا

تو دوسری طرف سے مادام ڈینی ایک بار پھر کھلکھلا کر ہنس پڑی۔

"بہر حال اب تم بتاؤ کہ مسئلہ کیا ہے کیونکہ مجھے معلوم ہے کہ تمہاری عاشقانہ رگ صرف اس وقت پھڑکتی ہے جب تمہیں کسی سے کوئی مطلب ہو۔ ورنہ نہیں"...... مادام ڈینی نے کہا تو عمران بے اختیار ہنس پڑا۔

"چلو یہ تو غنیمت ہے کہ پھڑکتی تو ہے"...... عمران نے کہا۔

"ہاں، یہ واقعی غنیمت ہے"...... مادام ڈینی نے بھی ہنستے ہوئے جواب دیا۔

"اسرائیل پاکیشیا کے خلاف کوئی گہری سازش کر رہا ہے لیکن اس سازش کا کوئی سراغ نہیں مل رہا۔ بظاہر تو معاملات درست نظر آ رہے ہیں لیکن میری خطرے والی گ۔ مسلسل پھڑک رہی ہے"۔ عمران نے کہا۔

"ہوا کیا ہے کچھ تفصیل تو بتاؤ"...... مادام ڈینی نے اس بار انتہائی سنجیدہ لہجے میں کہا تو عمران نے مختصر طور پر بی ٹی کاٹن سیڈ کے بارے میں بریف کیا اور ایف ایف دھات کی چوری اور واپسی کے بارے میں بھی بتا دیا۔

"اس میں ایسی کونسی بات ہے جس پر تم اس قدر پریشان ہو۔ تم نے اپنا مشن مکمل کر لیا ہے اور بس"...... مادام ڈینی نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"یہاں جو بی ٹی کاٹن سیڈ کے سلسلے میں سرکاری تقریب ہوئی اس

میں اسرائیل کے ایک ایجنٹ نے گرین ایگری کمپنی کے بزنس ایگزیکٹو کے طور پر شرکت کی۔ وہ اصل چہرے میں تھا اس لئے یہاں اسے پہچان لیا گیا لیکن پھر وہ واپس چلا گیا اور ایکریمیا کی اس کمپنی سے معلوم ہوا کہ وہ ایکریمیا سے واپس اسرائیل چلا گیا ہے اور اس نے کمپنی سے استعفیٰ دے دیا ہے۔ اس کا نام کاغذات کے لحاظ سے جیری تھا۔ میں دراصل اس جیری یا جو بھی اس کا نام ہو اس بارے میں معلوم کرنا چاہتا ہوں کہ وہ کیوں کمپنی میں شامل ہو کر پاکیشیا آیا تھا"۔ عمران نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے صدیقی سے ملنے والا حلیہ اور قدوقامت کی تفصیل بتا دی۔

"اوہ، اوہ تو نکولس جیری کے روپ میں وہاں گیا تھا۔ ویری سیڈ"...... مادام ڈینی نے کہا تو عمران بے اختیار اچھل پڑا۔

"نکولس، وہ کون ہے"...... عمران نے کہا۔

"جو حلیہ اور قدوقامت تم نے بتایا ہے یہ اسرائیل کے قومی سلامتی کے مشیر نکولس کا حلیہ ہے اور نکولس پہلے ریڈ آرمی میں شامل رہا ہے۔ وہ بے حد ذہین آدمی ہے اور منصوبہ بندی کرنے اور اس پر عمل کرانے کا ماہر سمجھا جاتا ہے۔ ایسے آدمی کا اس تقریب میں ذاتی طور پر شریک ہونے سے یہی ظاہر ہوتا ہے کہ تمہارے خدشات درست ہیں۔ کوئی نہ کوئی گہری سازش ہو رہی ہے"...... مادام ڈینی نے کہا۔

"کیا تم اس سلسلے میں کام کر سکتی ہو۔ تمہیں ڈبل معاوضہ ملے

گا۔ میرا وعدہ"........ عمران نے کہا۔

"کس بارے میں، کیا اس بارے میں کہ نکولس پاکیشیا کیوں گیا تھا"........ مادام ڈینی نے کہا۔

"نہیں، اس اصل سازش کے بارے میں"........ عمران نے کہا۔

"اوہ نہیں، نکولس ایسے معاملات کا ماہر ہے۔ اس کے منصوبوں کے بارے میں کوئی کلیو ملنا بھی مشکل ہے"........ مادام ڈینی نے کہا۔

"تو پھر اب کیا کیا جا سکتا ہے۔ تم بتاؤ"........ عمران نے کہا۔

"نکولس اکثر ایکریمیا آتا جاتا رہتا ہے۔ تم ایک گھنٹے بعد فون کرنا۔ میں اس دوران اس کے بارے میں معلومات حاصل کر لوں۔ پھر ہی آگے بڑھا جا سکتا ہے"........ مادام ڈینی نے کہا۔

"ٹھیک ہے۔ میں ایک گھنٹے بعد دوبارہ فون کروں گا"۔ عمران نے کہا اور رسیور رکھ دیا۔

"اسرائیل کا قومی سلامتی کا مشیر اور یہاں پاکیشیا میں۔ یہ واقعی حیرت انگیز بات ہے"........ بلیک زیرو نے کہا۔

"حیرت انگیز نہیں بلکہ فکر انگیز کہو"........ عمران نے کہا اور پھر ایک گھنٹے بعد عمران نے دوبارہ مادام ڈینی سے رابطہ کیا۔

"کیا رپورٹ ہے"........ عمران نے کہا۔

"عمران، نکولس اس وقت ایکریمیا میں ہی ہے۔ میں نے وہاں اس کے بارے میں جو معلومات حاصل کی ہیں اس کے مطابق وہ روزانہ رات کو وائٹ ہارس نامی کلب میں دو گھنٹے ضرور گزارتا ہے اور اس

کے بعد وہ اپنی دوست لڑکی مارشا کے پاس چلا جاتا ہے۔ مارشا سٹار پلازہ کے فلیٹ نمبر دو سو دس میں رہتی ہے۔ اگر تمہارے آدمی اسے وہاں گھیر لیں تو اس سے اصل بات کا علم ہو سکتا ہے"........ مادام ڈینی نے کہا۔

"اوکے، بے حد شکریہ۔ میں باقی کام کر لوں گا۔ تم اپنا اکاؤنٹ نمبر اور بینک کے بارے میں بتا دو اور معاوضہ بھی"........ عمران نے کہا تو دوسری طرف سے تفصیل بتا دی گئی۔

"رقم پہنچ جائے گی۔ شکریہ"........ عمران نے کہا اور کریڈل دبا کر اس نے تیزی سے نمبر ڈائل کرنے شروع کر دیئے۔

"گراہم بول رہا ہوں"........ رابطہ قائم ہوتے ہی ایک مردانہ آواز سنائی دی۔

"چیف بول رہا ہوں سپیشل فون پر کال کرو"........ عمران نے کہا اور رسیور رکھ دیا۔

"میرا خیال تھا کہ آپ خود ایکریمیا جائیں گے"........ بلیک زیرو نے کہا۔

"نہیں، گراہم اسے خود کور کر لے گا۔ میرے ایکریمیا پہنچنے تک وہ واپس اسرائیل بھی جا سکتا ہے"........ عمران نے کہا۔

"لیکن وہ انتہائی تربیت یافتہ آدمی ہے۔ وہ گراہم کے بس کا روگ نہیں ہے"........ بلیک زیرو نے کہا۔ اسی لمحے سپیشل فون کی گھنٹی بج اٹھی اور عمران نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا لیا۔

"ایکسٹو"...... عمران نے مخصوص لہجے میں کہا۔

"گراہم بول رہا ہوں جناب"...... دوسری طرف سے گراہم کی آواز سنائی دی۔

"اسرائیل کی قومی سلامتی کا مشیر نکولس اس وقت ولنگٹن کے وائٹ ہارس کلب میں موجود ہوگا اور وہ وہاں دو گھنٹے گزارنے کے بعد اپنی دوست لڑکی مارشا کے فلیٹ میں جاتا ہے۔ اس مارشا کا فلیٹ سٹار پلازہ میں ہے اور اس کا نمبر دو سو دس ہے۔ اس کا حلیہ تمہیں معلوم ہوگا۔ تم نے اسے اس فلیٹ سے اغوا کر کے ایسی جگہ بے ہوش رکھنا ہے کہ کسی صورت وہ وہاں سے نکل بھی نہ سکے اور کسی کو معلوم بھی نہ ہو سکے کیونکہ لامحالہ ایکریمیا میں اسرائیلی ایجنٹ موجود ہوں گے جبکہ عمران کو میں چارٹرڈ طیارے کے ذریعے ولنگٹن بھجوا رہا ہوں۔ عمران نے پاکیشیا کے خلاف اسرائیل کی ایک گہری سازش کے سلسلے میں اس نکولس سے پوچھ گچھ کرنی ہے۔ کیا تم یہ کام فول پروف انداز میں کر سکتے ہو"...... عمران نے مخصوص لہجے میں کہا۔

"یس سر، میں نکولس کو جانتا ہوں۔ وہ پہلے ریڈ آرمی میں بھی کام کرتا رہا ہے اور مجھے یہ بھی معلوم ہے جناب کہ اسرائیلی ایجنٹ اس کی باقاعدہ نگرانی بھی کرتے رہتے ہیں۔ اس لئے اگر آپ اجازت دیں تو میں اسے فلیٹ سے اغوا کر کے نواحی قصبے ماؤنٹ پہنچا دوں۔ وہ وہاں بالکل محفوظ رہے گا اور اسرائیلی ایجنٹ کسی صورت بھی وہاں تک نہ پہنچ سکیں گے ورنہ وہ لوگ یہاں جدید ترین مشینری کے ذریعے بھی

اس کا کھوج لگا لیں گے"...... گراہم نے جواب دیا۔

"ماؤنٹ میں اسے کہاں رکھا جائے گا تاکہ عمران براہ راست وہاں پہنچ جائے"...... عمران نے کہا تو دوسری طرف سے تفصیل بتا دی گئی۔

"اوکے، تم کام کرو اور جب وہ ماؤنٹ پہنچ جائے تو تم نے فوری اطلاع دینی ہے تاکہ عمران کو یہاں سے روانہ کیا جا سکے"...... عمران نے کہا۔

"یس سر"...... دوسری طرف سے کہا گیا اور عمران نے رسیور رکھ دیا اور پھر وہ اٹھ کر کھڑا ہو گیا۔

"میں فلیٹ پر جا رہا ہوں۔ گراہم کی کال آئے تو مجھے اطلاع دے دینا اور طیارہ بھی بک کرا لینا"...... عمران نے کہا تو بلیک زیرو نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

فون کی گھنٹی بجتے ہی اسرائیل کے صدر نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا لیا۔

"یس"....... صدر نے اپنے مخصوص انداز میں کہا۔

"ملٹری سیکرٹری کرنل جیفرے بول رہا ہوں جناب"۔ دوسری طرف سے ان کے ملٹری سیکرٹری کی آواز سنائی دی۔

"یس"....... صدر نے ایک بار پھر کہا۔

"جناب نکولس سے رابطہ قائم نہیں ہو رہا۔ وہ کال اٹنڈ ہی نہیں کر رہے"....... دوسری طرف سے کہا گیا تو صدر بے اختیار چونک پڑے۔

کیوں"....... صدر نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"سر کوئی مسئلہ ان کے ساتھ ہو چکا ہے ورنہ آج سے پہلے کبھی ایسا نہیں ہوا کہ وہ سپیشل کال اٹنڈ نہ کریں"....... دوسری طرف سے کہا

گیا۔

"ٹھیک ہے۔ میں معلوم کراتا ہوں"....... صدر نے کہا اور کریڈل دبا کر انہوں نے یکے بعد دیگرے چند بٹن پریس کر دیئے۔

"یس سر"....... دوسری طرف سے ان کی پرسنل سیکرٹری کی مؤدبانہ آواز سنائی دی۔

"ایکریمیا میں رابرٹ سمتھ سے بات کراؤ"....... صدر نے کہا اور رسیور رکھ دیا۔

"نکولس کیوں کال اٹنڈ نہیں کر رہا ہو گا"....... صدر نے بڑبڑاتے ہوئے کہا۔ تھوڑی دیر بعد فون کی گھنٹی بج اٹھی تو صدر نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا لیا۔

"یس"....... صدر نے اپنے مخصوص لہجے میں کہا۔

"رابرٹ سمتھ لائن پر ہیں جناب"....... دوسری طرف سے پی اے کی مؤدبانہ آواز سنائی دی۔

"کراؤ بات"....... صدر نے کہا۔

"سر میں رابرٹ سمتھ بول رہا ہوں"....... دوسرے لمحے ایک انتہائی مؤدبانہ مردانہ آواز سنائی دی۔

"قومی سلامتی کے مشیر جناب نکولس ایکریمیا گئے ہوئے ہیں۔ وہ ٹرانسمیٹر کال اٹنڈ نہیں کر رہے۔ کیا تمہارے پاس ان کے بارے میں کوئی اطلاع ہے"....... صدر نے کہا۔

"سر، رات کو وہ وائٹ ہارس کلب سے اٹھ کر اپنی دوست لڑکی

مارشا کے فلیٹ پر گئے تھے اور ابھی تک وہیں ہیں"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"اس وقت ایکریمیا میں خاصا دن چڑھ آیا ہوگا اس کے باوجود وہ وہاں کیوں ہیں"...... صدر نے غصیلے لہجے میں کہا۔

"اکثر دوپہر کے بعد ہی ان کی وہاں سے واپسی ہوتی ہے جناب"۔ رابرٹ سمتھ نے جواب دیا۔

"تم وہاں ان سے رابطہ کرو اور انہیں کہو کہ وہ مجھ سے براہ راست رابطہ کرے"...... صدر نے کہا۔

"یس سر"...... دوسری طرف سے کہا گیا اور صدر نے بغیر کچھ کہے رسیور رکھ دیا۔

"نانسنس"...... صدر نے قدرے ناخوشگوار لہجے میں کہا اور میز کی دراز کھول کر اس میں سے ایک فائل نکال کر انہوں نے اسے کھولا اور سامنے رکھ لی۔ ابھی انہوں نے چند ورق ہی پڑھے ہوں گے کہ فون کی گھنٹی بج اٹھی۔

"یس"...... صدر نے رسیور اٹھا کر کان سے لگاتے ہوئے کہا۔

"ایکریمیا سے رابرٹ سمتھ بات کرنا چاہتا ہے سر"...... دوسری طرف سے پی اے کی آواز سنائی دی۔

"کراؤ بات"...... صدر نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

"سر، میں رابرٹ سمتھ بول رہا ہوں"...... چند لمحوں بعد رابرٹ سمتھ کی آواز سنائی دی۔

"یس، کیا ہوا ہے"...... صدر نے کہا۔

"جناب نکولس کی دوست لڑکی کو اس کے فلیٹ میں ہلاک کر دیا گیا ہے جبکہ وہ خود غائب ہیں"...... رابرٹ سمتھ نے کہا۔

"غائب ہیں، کیا مطلب۔ یہ کیا ہو رہا ہے وہاں"...... صدر نے انتہائی حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"سر، اس لڑکی مارشا کی لاش بتا رہی ہے کہ اسے رات کے درمیانی حصے میں ہلاک کیا گیا ہے جبکہ فلیٹ کی صورتحال بتا رہی ہے کہ اس وقت مارشا اور نکولس دونوں بیڈ پر موجود تھے۔ مارشا کی لاش وہیں بیڈ پر ہی پڑی ہوئی ہے اسے پہلے بے ہوش کیا گیا پھر بے ہوشی کے عالم میں ہی اسے گولی مار دی گئی ہے۔ فلیٹ کا عقبی راستہ کھلا ہوا ہے اور آثار بتا رہے ہیں کہ جناب نکولس کو اغوا کیا گیا ہے"۔ رابرٹ سمتھ نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

"ویری بیڈ۔ یہ سب کس نے کیا ہے اور کیوں"...... صدر نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"سر، کیا کہا جا سکتا ہے"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"فوراً انہیں تلاش کراؤ اور معلوم کرو کہ یہ سب کیوں ہوا ہے اور کس نے ایسا کیا ہے۔ تمہیں ان کی مکمل نگرانی کرنی چاہئے تھی"۔ صدر نے غصیلے لہجے میں کہا۔

"جناب ہم فلیٹ تک نگرانی کرتے ہیں اور چونکہ یہ روٹین کی بات ہے اس لئے دوسرے روز جب جناب نکولس کی واپسی ہوتی ہے

تو دوبارہ ان کی نگرانی شروع کر دی جاتی ہے۔ ویسے وہ کسی خاص مشن پر تو نہیں تھے جناب۔ وہ تو چھٹی منانے آئے ہوئے تھے"۔ رابرٹ سمتھ نے جواب دیا۔

"ٹھیک ہے لیکن اب انہیں فوری ٹریس کرواور پھر تفتیش کرو کہ یہ کیا ہے اور کیوں ہوا ہے"...... صدر نے انتہائی غصیلے لہجے میں کہا۔

"یس سر"...... دوسری طرف سے کہا گیا تو صدر نے رسیور کریڈل پر رکھ دیا۔

"کس نے ایسا کیا ہوگا"...... صدر نے بڑبڑاتے ہوئے کہا اور دوبارہ فائل پر نظریں جمالیں۔ ظاہر ہے اس کے علاوہ وہ اس وقت اور کر بھی کیا سکتے تھے۔

عمران ٹائیگر سمیت کمرے میں داخل ہوا تو سامنے کرسی پر نکولس بے ہوشی کے عالم میں موجود تھا۔ یہ جگہ ولنگٹن سے تین سو کلو میٹر دور ایک چھوٹے سے قصبے نما شہر ماؤنٹ میں تھی۔ عمران ٹائیگر سمیت چارٹرڈ طیارے سے مسلسل اٹھارہ گھنٹے سفر کر کے ولنگٹن پہنچا تھا۔ وہ دونوں میک اپ میں تھے۔ پھر بس کے ذریعے وہ براہ راست یہاں ماؤنٹ پہنچے تھے۔ گراہم کا آدمی سٹیو بھی وہاں موجود تھا اور پھر مخصوص کوڈ دوہرانے پر سٹیو اپنے ساتھ انہیں اس کمرے میں لے آیا تھا۔

"اسے درمیان میں ہوش تو نہیں آیا تھا"...... عمران نے سٹیو سے مخاطب ہو کر کہا۔

"نو سر، اسے مسلسل بے ہوش رکھا گیا ہے"...... سٹیو نے مؤدبانہ لہجے میں جواب دیا۔

"گراہم کی کال تو نہیں آئی"...... عمران نے ایک خالی کرسی پر

بیٹھتے ہوئے کہا۔

"نو سر"...... سٹیو نے جواب دیا۔

"اسے کرسی پر رسی سے باندھ دو اور پھر ہوش میں لے آؤ"۔ عمران نے کہا۔

"میں رسی لے آتا ہوں سر"...... سٹیو نے جواب دیا اور پھر وہ مڑ کر کمرے سے باہر چلا گیا۔

"یہ کون ہے باس"...... ٹائیگر نے پوچھا۔

"اسرائیل کی قومی سلامتی کا مشیر نکولس۔ پہلے یہ اسرائیل کی ایجنسی ریڈ آرمی میں کام کرتا تھا"...... عمران نے جواب دیا۔ اسی لمحے سٹیو اندر داخل ہوا اس کے ایک ہاتھ میں رسی کا بنڈل تھا جبکہ دوسرے ہاتھ میں ایک چھوٹے سائز کا لیکن مخصوص ساخت کا ٹرانسمیٹر تھا۔

"باس کی کال ہے جناب"...... سٹیو نے ٹرانسمیٹر عمران کی طرف بڑھاتے ہوئے کہا۔

"ٹائیگر تم سٹیو سے مل کر اسے باندھ دو۔ خیال رکھنا یہ تربیت یافتہ آدمی ہے"...... عمران نے کہا تو ٹائیگر سر ہلاتا ہوا اٹھا اور سٹیو کی طرف بڑھ گیا۔

"ہیلو، مائیکل بول رہا ہوں۔ اوور"...... عمران نے ٹرانسمیٹر کا بٹن آن کرتے ہوئے خالصتاً ایکریمین لہجے میں کہا۔

"جیمسن بول رہا ہوں۔ میں نے ایس کو کہا تھا کہ جب آپ

مارکیٹ کے دورے کے لئے نکلنے لگیں تو وہ مجھے بتا دے۔ اوور"۔ دوسری طرف سے گراہم نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"کیا پوزیشن ہے مارکیٹ کی۔ اوور"...... عمران نے کہا۔

"ابھی ایک گھنٹہ پہلے انہوں نے مارکیٹ کا طوفانی دورہ شروع کیا ہے۔ اوور"...... گراہم نے کہا۔

"تمہارے سودے تو محفوظ ہیں ناں۔ اوور"...... عمران نے کہا۔

"یس سر۔ بے فکر رہیں۔ اوور"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"اوکے۔ اوور اینڈ آل"...... عمران نے کہا اور ٹرانسمیٹر آف کر دیا۔ تھوڑی دیر بعد نکولس کو باندھ کر اینٹی گیس کے ذریعے ہوش میں لایا گیا تو پہلے چند لمحوں تک تو وہ نیم بے ہوشی کی کیفیت میں رہا۔ پھر یکلخت چونک کر سیدھا ہونے لگا لیکن ظاہر ہے بندھا ہونے کی وجہ سے وہ صرف کسمسا کر ہی رہ گیا۔

"تم اس کے عقب میں کھڑے ہو جاؤ"...... عمران نے ٹائیگر سے کہا تو ٹائیگر سر ہلاتا ہوا اٹھا اور نکولس کی کرسی کے عقب میں جا کر کھڑا ہو گیا۔

"یہ، یہ میں کہاں ہوں۔ کیا مطلب۔ کون ہو تم۔ یہ سب کیا ہے"...... نکولس نے انتہائی حیرت بھرے انداز میں ادھر ادھر دیکھتے ہوئے کہا۔

"تمہارا نام نکولس ہے اور تم اسرائیل کی قومی سلامتی کے مشیر ہو"۔ عمران نے انتہائی سرد لہجے میں کہا۔

"ہاں، مگر تم کون ہو۔ یہ سب کیا ہے۔ میں تو مارشا کے فلیٹ پر تھا پھر"...... نکولس نے انتہائی حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"تم جیری کے نام سے پاکیشیا گئے تھے گرین ایگری کمپنی کے بزنس ایگزیکٹو بن کر۔ میں درست کہہ رہا ہوں"...... عمران نے انتہائی سرد لہجے میں کہا تو نکولس بے اختیار چونک پڑا۔ ایک لمحے کے لئے اس کے چہرے پر حیرت کے تاثرات ابھرے لیکن دوسرے لمحے اس نے اپنے آپ کو سنبھال لیا۔

"میں پاکیشیا گیا تھا۔ کیا مطلب۔ میں تو زندگی میں کبھی پاکیشیا نہیں گیا۔ میں نے صرف اس کا نام سنا ہوا ہے اور پھر مجھے کس لئے وہاں جانے ضرورت تھی۔ میں اسرائیل کا اعلیٰ ترین افسر ہوں"۔ نکولس نے اس بار سنبھلے ہوئے لہجے میں کہا تو عمران اٹھا۔ اس نے کرسی اٹھا کر نکولس کے سامنے رکھی اور پھر اس پر اطمینان سے بیٹھ گیا۔ اس نے اپنے کوٹ کی اندرونی جیب سے ایک تیز دھار خنجر نکال لیا۔

"آخری بار کہہ رہا ہوں کہ سب کچھ خود ہی بتا دو کہ تم لوگ پاکیشیا کے خلاف کیا سازش کر رہے ہو"...... عمران کا لہجہ یکلخت انتہائی سرد ہو گیا تھا۔

"سازش، کیسی سازش۔ یہ تم کیا کہہ رہے ہو۔ تمہیں کوئی غلط فہمی ہوئی ہے"...... نکولس نے کہا لیکن اس سے پہلے کہ اس کا فقرہ مکمل طور پر ختم ہوتا۔ عمران کا بازو بجلی کی سی تیزی سے گھوما اور کمرہ

نکولس کے حلق سے نکلنے والی چیخ سے گونج اٹھا اور ابھی چیخ کی بازگشت کمرے میں گونج ہی رہی تھی کہ عمران کا بازو دوبارہ گھوما اور کمرہ ایک بار پھر نکولس کے حلق سے نکلنے والی انتہائی کربناک چیخ سے گونج اٹھا۔ اس کے دونوں نتھنے آدھے سے زیادہ کٹ چکے تھے اور ان سے خون کے قطرے ٹپک رہے تھے۔ وہ کسی تیز رفتار پینڈولم کی طرح دائیں بائیں سر مار رہا تھا۔ اس کے منہ سے اب کراہیں نکل رہی تھیں۔ عمران نے خنجر کو اس کے لباس سے صاف کیا اور پھر خنجر اس نے کوٹ کی جیب میں ڈال لیا۔

"ٹائیگر اس کا سر پکڑ لو"...... عمران نے ساتھ کرسی کی پشت پر موجود ٹائیگر سے کہا تو ٹائیگر نے نکولس کا سر پکڑ لیا۔ اس کے ساتھ ہی عمران نے اس کی پیشانی پر ابھر آنے والی موٹی سی رگ پر مڑی ہوئی انگلی سے ضرب لگائی تو نکولس کا بندھا ہوا جسم بندھا ہونے کے باوجود بری طرح پھڑکنے لگا۔ اس کا چہرہ ایک لمحے میں پسینے سے تر ہو گیا۔ آنکھیں ابل کر باہر کو نکل آئیں۔ اس کا منہ کھلا ہوا تھا اور یوں لگ رہا تھا جیسے وہ چیخنا چاہتا ہو لیکن آواز اس کے حلق میں ہی کہیں پتھر بن کر اٹک گئی ہو۔

"اب آخری بار کہہ رہا ہوں کہ سب کچھ بتا دو ورنہ"...... عمران نے انتہائی سرد لہجے میں کہا۔

"کک، کیا۔ کیا بتاؤں۔ میں کیا بتاؤں۔ میں کیا بتاؤں۔ مجھے تو نہیں معلوم"...... نکولس اس طرح مسلسل بولنے لگا جیسے

گراموفون پر موجود سوئی اٹک جاتی ہے تو ایک ہی فقرے کی گردان شروع ہو جاتی ہے۔ اسی لمحے عمران نے دوسری ضرب اس کی پیشانی پر لگائی تو نکولس کے منہ سے یکلخت اس طرح چیخ نکلی جیسے وہ اس کے گلے میں پھنسی ہوئی تھی اور اچانک اسے باہر نکلنے کا موقع مل گیا ہو۔ اس کی آنکھیں بھنچ گئی تھیں۔ چہرہ انتہائی حد تک مسخ ہو گیا تھا۔ اس کے چہرے کے اعصاب اس طرح لٹک گئے تھے جیسے وہ بے ہوش ہو گیا ہو لیکن وہ سیدھا بیٹھا ہوا تھا۔

"تم پاکیشیا گئے تھے"...... عمران نے تحکمانہ لہجے میں کہا۔

"ہاں، میں گیا تھا"...... نکولس نے یکلخت آنکھیں کھولتے ہوئے کہا لیکن اس کی آنکھوں میں دھندسی چھائی ہوئی تھی اور اس کا بولنے کا انداز بتا رہا تھا کہ وہ اب لاشعوری طور پر بول رہا ہے جیسے ٹرانس میں آیا ہوا آدمی بولتا ہے۔

"کیا کرنے گئے تھے۔ تفصیل بتاؤ"...... عمران نے کہا۔

"میں چیک کرنے گیا تھا کہ وہاں کسی کو بی ٹی کاٹن سیڈ کی حقیقت کا تو علم نہیں ہوا"...... نکولس نے جواب دیا۔

"بی ٹی کاٹن سیڈ کی حقیقت کیا ہے"...... عمران نے کہا۔

"عام بی ٹی کاٹن سیڈ تو عام سیڈ ہے لیکن میں سپیشل بی ٹی کاٹن سیڈ کی چیکنگ کے لئے گیا تھا"...... نکولس نے جواب دیا۔

"سپیشل بی ٹی کاٹن سیڈ کی کیا حقیقت ہے"...... عمران نے اسی طرح تحکمانہ لہجے میں پوچھا۔

"اسرائیل نے پاکیشیا کو مکمل طور پر تباہ و برباد کرنے کے لئے سپیشل بی ٹی کاٹن سیڈ استعمال کرنے کا منصوبہ بنایا ہے۔ اس سیڈ کے وہاں استعمال سے تمام فضا آہستہ آہستہ زہر آلود ہو جائے گی۔ انتہائی خوفناک اور پیچیدہ بیماریاں پھوٹ پڑیں گی اور یہ زہریلی آلودگی بڑھتی چلی جائے گی اور پاکیشیا کے حکام اس کے خلاف کچھ بھی نہ کر سکیں گے حتیٰ کہ ماحول اس قدر زہر آلود ہو جائے گا کہ وہاں جانداروں کا زندہ رہنا بھی مشکل ہوتا چلا جائے گا اور دو سال کے اندر اندر پاکیشیا مُردوں اور بیماریوں کا ملک بن جائے گا۔ اس کے بعد اس پر کافرستان قبضہ کر لے گا اور وہاں سے خصوصی آلات کے ذریعے فضا میں موجود مخصوص ایف ایف زہر کو واپس کھینچ لیا جائے گا اور پاکیشیا کی فضا کو صاف کر کے وہاں یہودیوں کو بسایا جائے گا"...... نکولس نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

"یہ سب کس طرح ہو گا تفصیل بتاؤ"...... عمران نے کہا۔

"اسرائیلی سائنسدان ڈاکٹر بینکوایٹ نے ایک غیر ارضی دھات جس کا کوڈ نام ایف ایف ہے پر تجربات کئے تو اس نے معلوم کر لیا کہ اس دھات میں زمین میں زہر پیدا کرنے والے ایک خصوصی عنصر بیلس ٹرنجسیس سے ہزاروں لاکھوں گنا زیادہ طاقتور زہر نکل سکتی ہے لیکن اگر اس سے کیمیائی ہتھیار تیار کرنے کی کوشش کی جائے تو کسی بھی دوسری دھات سے مرکب ہوتے ہی ایف ایف زہر بنانا بند کر دیتی ہے اس لئے اس نے اسے خالص حالت میں بی ٹی کاٹن سیڈ میں

استعمال کرنے کا منصوبہ بنایا اور پھر وہ اپنے تجربے میں کامیاب ہو
گیا۔ وہ کاٹن کا ایسا سیڈ بنانے میں کامیاب ہو گیا جو فصل کے دوران
فضا میں مسلسل زہر پھیلاتا رہے گا۔ چونکہ گرین ایگری کمپنی کے
ذریعے ہونے والے معاہدے کی رو سے پورے پاکیشیا کے کاٹن
ایریئے میں یہی فصل موجود ہو گی اس لئے یہ زہر بہت تیزی سے فضا
میں بڑھتا چلا جائے گا۔ یہ فصل چھ ماہ تک رہتی ہے اس لئے چھ ماہ تک
فضا میں زہر پھیلنے اور بڑھنے کی وجہ سے انتہائی خوفناک نامعلوم اور
پیچیدہ بیماریاں پھوٹ پڑیں گی جن کا کوئی علاج نہ ہو گا اور نہ ہی کسی
کو معلوم ہو سکے گا کہ یہ زہر کیا ہے۔ اور کس طرح فضا میں بڑھتا جا رہا
ہے۔ پھر دوسری فصل کے بعد یہ کام مکمل ہو جائے گا اور بی ٹی کاٹن
سیڈ کے ذریعے پاکیشیا مکمل طور پر تباہ و برباد ہو کر رہ جائے گا۔ دنیا کا
کوئی ڈاکٹر یا ڈاکٹروں کی کوئی ٹیم اسے چیک نہ کر سکے گی اور نہ کسی
کو معلوم ہو سکے گا کہ یہاں کیا ہو رہا ہے۔ بظاہر سب کچھ نارمل ہو گا
لیکن اسرائیل کا سب سے بڑا دشمن تباہ ہو جائے گا۔ پھر اسرائیل کو
ایکریمیا کے حکام کے ذریعے معلوم ہوا کہ پاکیشیا کی ایک وادی گارگن
میں ایف ایف کا ذخیرہ موجود ہے اور ایکریمیا نے اس ذخیرے کو
حاصل کرنے کے لئے خود آگے آنے کی بجائے کارمن کے ذریعے حاصل
کیا لیکن پھر اسرائیل کے صدر نے بھاری قیمت کے عوض یہ ذخیرہ
ایکریمیا سے خرید لیا اور رونالڈو کے دارالحکومت یورٹو میں موجود
لیبارٹری جس کا انچارج ڈاکٹر بینکوایٹ تھا بھجوا دیا۔ لیکن پھر اطلاع

مل گئی کہ پاکیشیا سیکرٹ سروس اور اس کا خطرناک ایجنٹ عمران
اس دھات کے پیچھے لگ گیا ہے تو اسرائیل کے صدر کے ساتھ مل کر
میں نے نئی منصوبہ بندی کی اور ڈاکٹر بینکوایٹ کو خاموشی سے
اسرائیل شفٹ کر دیا گیا۔ یہاں بھی ایک لیبارٹری موجود تھی اور
اتفاق سے اس دوران اسرائیل سے بھی ایف ایف دھات مل چکی تھی
اس لئے میں نے پاکیشیا کو ڈاج دینے کے لئے وہاں سے حاصل ہونے
والی ایف ایف دھات کو یورٹو لیبارٹری میں ہی چھوڑ دیا اور وہاں کے
انچارج ڈاکٹر فیرگو کو کہہ دیا کہ وہ اس سے کیمیائی ہتھیار بنانے کی
کوشش کرے۔ پھر ہماری توقع کے عین مطابق پاکیشیا سیکرٹ
سروس نے ریڈ کیا اور تمام سائنسدانوں کو ہلاک کر کے باقی موجود
ایف ایف دھات اور کیمیائی ہتھیار تیار کرنے والے فارمولوں کی
فائل بھی ساتھ لے گئے۔ اس طرح وہ مطمئن ہو گئے جبکہ اسرائیل
میں موجود ڈاکٹر بینکوایٹ سپیشل بی ٹی کاٹن سیڈ تیار کرنے میں
کامیاب ہو گیا لیکن چونکہ ہمیں خطرہ تھا کہ اس سیڈ کو پاکیشیا میں چیک
کیا جا سکتا ہے اس لئے ڈاکٹر بینکوایٹ نے اس مشن کو دو مرحلوں میں
مکمل کرنے کی پلاننگ کی۔ پہلے مرحلے میں سیڈ کے ان خلیات کو ایف
ایف سے اتنا زہریلا کیا ہے جو صرف پودے کے تنے اور پتوں سے
متعلق ہے۔ اس طرح ایف ایف زہر تنوں اور پتوں سے پھیلے گا۔
اس طرح کاٹن پھل اور اس کے اندر موجود بنولہ زہر آلود نہیں ہو گا
جبکہ آئندہ سال کا بیج مکمل طور پر زہر آلود ہو گا۔۔۔۔۔ نکولس جب

لاشعوری طور پر بولنے پر آیا تو اس نے لاشعور میں موجود تمام باتیں اگل دیں۔

"اب پاکیشیا میں جو بی ٹی کاٹن سیڈ بھیجا گیا ہے وہ ایف ایف سے زہر آلود ہے۔" عمران نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

"ہاں۔" نکولس نے جواب دیا

"لیکن یہ بیج تو ایگریمیا سے پاکیشیا میں شفٹ ہوا ہے جبکہ ڈاکٹر بینکوایٹ جو بیج تیار کر رہا ہے وہ اسرائیل میں کر رہا ہے" عمران نے کہا

"راستے میں بیج کے کنٹینر اسطرح تبدیل کئے گئے ہیں کہ سوائے جہاز کے کیپٹن کے اور کسی کو بھی نہیں معلوم ہے۔" نکولس نے جواب دیا۔

"گرین ایگری کمپنی میں تو اس بارے میں کسی کو معلوم نہیں ہے۔" عمران نے کہا۔

"صرف اس کمپنی کے چیئر مین کو اصل بات کا علم ہے۔ وہ ہمارا ایجنٹ ہے۔ باقی کسی کو معلوم نہیں ہے۔" نکولس نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"ڈاکٹر بینکوایٹ کی لیبارٹری کہا ہے۔" عمران نے کہا۔

"تل ابیب سے مشرق کیطرف ایک علاقہ ہے جسکا نام فارسٹر فیلڈ ہے۔ یہاں بہت بڑی بڑی فیکٹریاں ہیں۔ وہاں ایک فیکٹر کے نیچے یہ لیبارٹری ہے۔" نکولس نے جواب دیا۔

"کس فیکٹری کے نیچے۔" عمران نے کہا۔

"سولاز فیکٹری کے نیچے۔ یہ فیکٹری لیدر سولز تیار کرتی ہے۔" نکولس نے جواب دیا۔

"ڈاکٹر بینکوایٹ کا رابطہ کس سے ہے۔ کون انچارج ہے اس لیبارٹری کا۔" عمران نے کہا۔

"میں انچارج ہوں۔ مس سے اس کا رابطہ ہے۔" نکولس نے جواب دیا۔

"کیا فون نمبر ہے وہاں کا۔" عمران نے کہا تو نکولس نے فون نمبر بتا دیا۔

"کیا کوئی کوڈ طے ہیں تمہارے درمیان۔" عمران نے کہا۔

"کوئی کوڈ نہیں ہیں کیونکہ وہاں سے دشمنوں کا کوئی تعلق ہی نہیں ہے۔" نکولس نے جواب دیا۔

"اس فارمولے کا علم ڈاکٹر بینکوایٹ کے علاوہ اور کس کس سائنسدان کو ہے۔" عمران نے پوچھا۔

"صرف ڈاکٹر بینکوایٹ کو ہے۔ وہی اس کا خالق ہے اور وہی اس پر کام کر رہا ہے۔ باقی اس کے ماتحت ہیں۔ وہ کام کرتے ہیں لیکن فارمولے کا علم صرف ڈاکٹر بینکوایٹ کو ہے۔" نکولس نے جواب دیا۔

"اس فارمولے کی کاپی اسرائیلی حکومت نے محفوظ نہیں کی۔" عمران نے کہا۔

"اب جب پاکیشیا میں ایف ایف کاٹن سیڈ کیکاشت ہوجائے گی اور مطلوبہ نتائج ملنے لگ جائیں گے تب اس کی کاپی محفوظ ہوجائے گی۔"نکولس نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"گرین ایگری کمپنی نے پاکیشیا میں اس کاٹنسیڈ کو کسطرح پھیلانے کا کام کیا ہے۔"عمران نے کہا۔

"پاکیشیا کے سیکرٹری زراعت ڈاکٹر احسان احمد نے اس میں میں رول ادا کیا ہے اس کی وجہ سے پورے پاکیشیا کے لئے کاٹن سیڈ کامعاہدہ ہوا ہے۔"نکولس نے جواب دیا۔

کیا اسے معلوم ہے کہ اصل کھیل کیا کھیلا جارہاہے۔"عمران نے کہا۔

"نہیں، اسے کیا کسی کو بھی معلوم نہیں ہے۔صرف مجھے۔اسرائیل کے صدر، ڈاکٹر بینکوایٹ اور گرین ایگری کمپنی کے چئیرمین ارتھرپاک کو معلوم ہے اور بس۔"نکولس نے جواب دیتے ہوئے کہا تو عمران نے جیسے مشین پسٹل نکالا اور دوسرے لمحے تڑتڑاہٹ کی آواز کیساتھ ہی نکولس کا جسم چندلحوں کے لئے تڑپا اور پھر ساکت ہوگیا۔اس کی آنکھیں بے نور ہوچکی تھیں۔

"تم نے پاکیشیا کے کروڑوں افراد کو ہلاک کرنے کی سازش کی ہے اس لئے تم انسان ہی نہیں ہو۔"عمران نے غراتے ہوئے لہجے میں کہا۔

"سٹیو۔"عمران نے ساتھ موجود سٹیوکیطرف دیکھتے ہوئے کہا۔

"جی صاحب۔"سٹیو نے مودبانہ لہجے میں کہا۔

"یہاں برقی بھٹی موجود ہے۔"عمران نےپوچھا۔

"جی صاحب۔یہاں نیچے تہہ خانے میں موجود ہے۔"سٹیو نے جواب دیا۔

"اس کی لاش اٹھا کر لے جاؤ اور اسے برقی بھٹی میں جلا دو تاکہ اس کی یہاں موجودگی کا کوئی ثبوت باقی نہ رہے ورنہ اسرائیلی ایجنٹ یہاں کی اینٹ سے اینٹ بجا دیں گے۔"عمران نے کہا۔

"جی صاحب۔"سٹیو نے کہا۔

"ٹائیگر تم سٹیو کی مدد کرو اور تم نے یہاں سے اس نکولس سمیت تمام آثار بھی مٹا دینے ہیں۔"عمران نے کہا۔

"یس باس۔"ٹائیگر نے کہا۔

"فون کہاں ہے۔"عمران نے سٹیو سے مخاطب ہوکر کہا۔

"باہر کمرے میں جناب۔"سٹیو نے کہا توعمران تیز تیز قدم اٹھاتے ہوا درمیانی دروازے کیطرف بڑھ گیا۔اس نے کمرے میں پہنچ کر فون کا ریسیور اٹھایا اور نمبر پریس کرنے کے لئے ہاتھ بڑھایا ہی تھا کہ بے اختیار اس نے ہاتھ واپس کھینچ کر ریسیورواپس کریڈل پر رکھ دیا اور ہونٹ بھینچے بیٹھا رہا۔تھوڑی دیر بعد ٹائیگر واپس آگیا۔

"سٹیو کہاں ہے۔"عمران نے پوچھا۔

"وہ کمرہ صاف کررہا ہے۔"ٹائیگر نے کہا۔

"اسے بلاؤ۔"عمران نے کہا تو ٹائیگر سر ہلاتا ہوا واپس چلا گیا۔ تھوڑی دیر بعد سٹیو آگیا۔

"جی صاحب۔"سٹیو نے کہا۔

"تمہارے پاس زیرو ایکس موجود ہے۔"عمران نے پوچھا۔

"جی صاحب۔"سٹیو نے کہا۔

"لے آؤ۔"میں نے فون کرنا ہے اور مجھے خطرہ ہے کہ اسرائیلی ایجنٹ کال چیک نہ کر لیں۔" عمران نے کہا۔

"جی صاحب۔"سٹیو نے کہا اور مڑ کر واپس چلا گیا۔ کچھ دیر بعد وہ واپس آیا تو اس کے ہاتھ میں ایک چھوٹا سا چپٹا باکس تھا۔ عمران نے باکس کی نچلی سطح کو جیسے ہی فون کی سائیڈ سے لگایا باکس اس طرح فون کیساتھ چمٹ گیا جیسے لوہا مقناطیس سے مٹ جاتا ہے۔ عمران نے اس کے اوپر موجود بٹن کو پریس کیا اور پھر ریسیور اٹھا کر اس نے تیزی سے نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔ سٹیو واپس چلا گیا تھا۔

"انکوائری پلیز۔"رابطہ قائم ہوتے ہیایک نسوانی آواز سنائی دی۔

"یہاں سے پاکشیا اور اس کے دارالحکومت کارابطہ نمبر دیں۔"عمران نے کہا۔

"ہولڈ کریں۔"دوسری طرف سے کہا گیااور پھر چند لمحوں کی خاموشی کے بعد انکوائری آپریٹر کی آواز سنائی دی۔

"سر، کیا آپ لائن پر ہیں۔"دوسری طرف سے کہا گیا۔

"یس۔"عمران نے کہا تو دوسری طرف سے نمبر بتا دیا گیا۔ عمران نے شکریہ ادا کر کے کریڈل دبایا اور پھر ٹون آنے پر اس نے تیزی سے نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔

"چیف بول رہا ہوں۔"دوسری طرف سے مخصوص آواز سنائی دی۔ چونکہ عمران نے سپیشل فون کے نمبر پریس کیے تھے اس لئے بلیک زیرو نے ایکسٹو کی بجائے چیف کا نام لیا تھا۔

"مائیکل بول رہا ہوں ایکریمیا سے۔"عمران نے کہا۔

"کیا بات ہے۔"دوسری طرف سے اسی لہجے میں کہا گیا۔

"جو بی ٹی کاٹن سیڈ گرین ایگری کمپنی ایکریمیا سے پاکیشیا کو سپمنٹ کیا گیا ہے اسے ڈسٹری بیوٹ ہونے سے فوری طور پر روک دیں اور اس کی جگہ عام بیج کو اس بار کاٹن بوائی کے لئے استعمال کئے جانے کا حکم دے دیں۔"عمران نے کہا۔

"کیا تمام بیج کو روکنا ہے۔"دوسریطرف سے چونک کر پوچھا گیا۔

"ہاں، فوری طور پر۔"عمران نے کہا اور ساتھ ہی ریسیور رکھ دیا۔

"سٹیو کو بلاؤ۔"عمران نے کہا توٹائیگر سرہلاتا ہوا واپس مڑ گیا۔ چند لمحوں بعد سٹیو آگیا۔

"جی صاحب۔"سٹیو نے کہا۔

"گراہم سے میری بات کراؤ۔"عمران نے کہا تو سٹیو نے

اثبات میں سر ہلاتے ہوئے آگے بڑھ کر ریسیور اٹھایا اور نمبر پریس کرنے شروع کردیئے۔

"گراہم بول رہا ہوں۔" رابطہ قائم ہوتے ہی گراہم کی آواز سنائی دی تو عمران نے سٹیو کے ہاتھ سے رسیور لے لیا۔

"گراہم میں مائیکل بول رہا ہوں۔ میں اپنے ساتھی کے ساتھ فوری طور پر تبل ابیب پہنچنا چاہتا ہوں۔ کیا تم فول پروف بندوبست کرسکتے ہو۔" عمران نے کہا۔ وہ خالصتاً ایکریمین لہجے میں بات کررہا تھا۔

"جی ہاں، ہوسکتا ہے۔" گراہم نے کہا۔

"اوکے، میں سٹیو کے پاس ہوں۔ وہاں سب کچھ پہنچا دو اور مارکیٹ کی کیا پوزیشن ہے۔" عمران نے کہا۔

"طوفانی دورے جاری ہیں لیکن انہیں کوئی کلیو نہیں مل رہا۔" دوسری طرف سے کہا گیا۔

"اوکے، جو میں نے کہا وہ فوری طور پر کرو۔" عمران نے کہا اور ریسیور رکھ دیا۔

"آپ اسرائیل جانا چاہتے ہیں اس ڈاکٹر بینکوایٹ کے لئے۔" ٹائیگر نے کہا۔

"ہاں، میں اسرائیلی حکام کے چونکنے سے پہلے اس ڈاکٹر بینکوایٹ اور اس لیبارٹری کو تباہ کرنا چاہتا ہوں تاکہ بی ٹی کاٹن سیڈ کا یہ تباہ کن فارمولا ہمیشہ کے لئے ان کی نظروں سے معدوم ہوجائے ورنہ اس بار تو ہم نے روک لیا ہے لیکن مستقبل میں چونکہ بہرحال بی ٹی کاٹن

سیڈ ہی استعمال ہوتا ہے اسلئے کسی بھی وقت اس ذریعے سے پاکیشیا اور دیگر مسلم ممالک کو تباہ کیا جاسکتا ہے۔" عمران نے کہا تو ٹائیگر نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

☆☆☆☆

اسرائیل کے صدر اپنے آفس میں بڑی بے چینی کے عالم میں ٹہل رہے تھے۔قومی سلامتی کے مشیر نکولس کو ایکریمیا میں غائب ہوئے آج دوسرا روز تھا اور ابھی تک انہیں ٹریس نہیں کیا جاسکا تھا اور وہ اسی لئے انتہائی بے چین ہورہے تھے کہ آخر نکولس کے ساتھ کیا ہوا ہوگا۔ایک لمحے کے لئے انہیں خیال آیا کہ کہیں نکولس کی گمشدگی میں پاکیشیا کے ایجنٹوں کا ہاتھ نہ ہو لیکن دوسرے لمحے انہوں نے اپنے اس خیال کو مسترد کردیا کیونکہ پاکیشیائی ایجنٹ تو یورٹو سے واپس پاکیشیا جاچکے تھے اور اس کی تصدیق بھی ہوچکی تھی۔ابھی وہ یہ ساری باتیں سوچ ہی رہے تھے کہ فون کی گھنٹی بج اٹھی تو صدر تیزی سے کرسی کیطرف بڑھے اور انہوں نے کرسی پر بیٹھ کر رسیور اٹھا لیا۔

"یس۔"صدر نے اپنے مخصوص لہجے میں کہا۔

"قومی سلامتی سیکرٹریٹ سے رابن کی کال ہے جناب۔وہ آپ

کے نوٹس میں کوئی اہم خبر لانا چاہتا ہے جناب۔"دوسری طرف سے پی اے کی مودبانہ آواز سنائی دی تو صدر بے اختیار چونک پڑے۔

ان کے چہرے پر حیرت کے تاثرات ابھر آئے تھے۔

"رابن۔یہ وہی رابن ہے جو نکولس کا اسسٹنٹ ہے۔"صدر نے کہا۔

"یس سر۔"دوسری طرف سے کہا گیا۔

"کراؤ بات۔"صدر نے کہا۔

"سر، میں رابن عرض کررہا ہوں جناب۔نکولس کا اسسٹنٹ۔"دوسری طرف سے ایک متوحش سی آواز سنائی دی تو صدر بے اختیار چونک پڑے۔

"کیا بات ہے۔کیوں مجھے براہ راست کال کی ہے۔"صدر کا لہجہ بے حد تلخ ہوگیا۔

"جناب۔سولاز فیکٹری کے نیچے موجود سپیشل لیبارٹری ابھی ایک گھنٹہ پہلے بلاسٹ ہوکر مکمل طور پر تباہ ہوگئی ہے۔اس لیبارٹری میں اور فیکٹری میں موجود تمام افراد اور سائنسدانوں کی لاشوں کے ٹکڑے اڑ گئے ہیں۔تمام مشینری مکمل طور پر تباہ ہوگئی ہے۔"دوسری طرف سے کہا گیا تو صدر کو یوں محسوس ہوا جیسے کسی نے ان کے کانوں میں پگلا ہوا سیسہ انڈیل دیا ہو۔

"کیا۔کیا کہہ رہے ہو۔کیا تم ہوش میں ہو۔"صدر نے یکلخت چیختے ہوئے کہا۔یہ خبر سن کر ان کے اعصاب کو اس قدر دھچکا پہنچا تھا

کہ وہ اپنے عہدے اور اسٹیٹس کو بھی بھول گئے تھے۔

"سر، میں درست کہہ رہا ہوں۔ مجھے اچانک اطلاع ملی تو میں اپنے گروپ سمیت وہاں آ گیا اور جناب میں نے یہ سب کچھ خود اپنی آنکھوں سے دیکھا ہے۔"۔۔۔ رابن نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"لیکن یہ سب کیسے ہو گیا۔ کس نے ایسا کیا ہے اور کیوں کیا ہے"۔۔۔ صدر نے انتہائی پریشان لہجے میں کہا۔

"جناب، یوں لگتا ہے کہ وہاں میگا پاور بم بلاسٹ کیا گیا ہے۔ کچھ بھی باقی نہیں رہا۔ سولاز فیکٹری کے ارد گرد فیکٹریوں کو بھی بے حد نقصان پہنچا ہے، جناب"۔۔۔ رابن نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"ڈاکٹر بینکوڈیٹ کیا لیبارٹری میں موجود تھے یا نہیں"۔۔۔ صدر نے یکلخت ایک خیال کے تحت پوچھا۔

"یس سر، رات ان سے میری بات ہوئی تھی۔ وہ جناب نکولس کے بارے میں پوچھ رہے تھے"۔۔۔ رابن نے جواب دیا تو صدر نے بغیر کچھ مزید کہے رسیور رکھ دیا۔

"یہ سب کیا ہو رہا ہے۔ پہلے نکولس غائب ہو گیا اب لیبارٹری تباہ اور ڈاکٹر بینکوایٹ ہلاک ہو گیا۔۔ یہ سب کیا ہو رہا ہے"۔۔ صدر نے دونوں ہاتھوں سے سر پکڑتے ہوئے کہا۔ چند لمحوں بعد فون کی گھنٹی ایک بار پھر بج اٹھی تو انہوں نے ڈھیلے سے رسیور اٹھا لیا۔

"یس"۔۔۔ صدر صاحب نے بڑے ڈھیلے سے لہجے میں کہا۔

"قبرس سے کوئی آدمی علی عمران آپ سے بات کرنا چاہتا ہے اور

اس نے دھمکی دی ہے کہ اگر بات نہ کرائی گئی تو اسرائیل کو ناقابل تلافی نقصان پہنچے گا"۔۔۔ دوسری طرف سے پی اے کی سہمی ہوئی آواز سنائی دی تو صدر بے اختیار کرسی سے اچھل پڑے۔

"علی عمران بات کرنا چاہتا ہے۔ اوہ! اوہ تو یہ سارا کیا دھرا اس کا ہے۔ لیکن کیسے۔ وہ تو۔۔۔" صدر نے انتہائی حیرت بھرے لہجے میں بڑبڑاتے ہوئے کہا۔

"سر کیا حکم ہے کال کے بارے میں"۔۔۔ دوسری طرف سے پی اے کی مودبانہ آواز سنائی دی۔

"کراؤ بات"۔۔۔ صدر نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

"جناب صدر، تفصیلی تعارف کی تو ضرورت نہیں ہے۔ آپ میرا نام سن کر ہی سمجھ گئے ہوں گے۔ سولاز فیکٹری کے بارے میں رپورٹ آپ کو یقیناً اب تک مل چکی ہو گی اور اگر نہیں ملی تو میں بتا دوں کہ آپ نے ایف ایف دھات جو سپیشل بی ٹی کاٹن سیڈ تیار کر کے پاکیشیا کے کروڑوں افراد کو ناقابل علاج بیماریوں میں مبتلا کر کے ایڑیاں رگڑ رگڑ کر مارنے کا پلان بنایا تھا اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے ناکام ہو چکا ہے۔ اس پلان کا روح رواں اسرائیل کو قومی سلامتی کا مشیر نکولس اپنے انجام کو پہنچ چکا ہے اور اس کی لاش برقی بھٹی میں جلا کر راکھ بنا دی گئی ہے۔ ڈاکٹر بینکوایٹ جس نی یہ فارمولہ ایجاد کیا تھا اپنے فارمولے اور ماتحت سائنسدانوں سمیت ختم ہو چکا ہے اور پاکیشیا میں جو کاٹن سیڈ بھیجا گیا ہے اسے روک لیا گیا ہے

اوراب یہ کاٹن سیڈ وہاں استعمال نہیں کیا جائے گا۔ میں نے یہ کال اس لئے کی ہے کہ آپ لوگوں کی شاید زندگی کا مقصد ہی پاکیشیا کے خلاف سازشیں کرنا رہ گیا ہے لیکن اب معاملات قوت برداشت سے باہر ہو چکے ہیں۔ اب اگر کوئی سازش کی گئی تو پھر آپ کو صرف کال نہیں کی جائے گی بلکہ آپ سمیت اسرائیلی حکومت کے تمام اعلی عہدیداروں کو بھی برقی بھٹی میں راکھ ہونا پڑے گا"۔۔۔۔ دوسری طرف سے انتہائی سخت لہجے میں کہا گیا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا تو صدر کچھ دیر تک فون پیس کانوں میں لگائے بے حس و حرکت بیٹھے رہے۔ پھر انہوں نے بے اختیار ایک طویل سانس لیا۔

"جب تک یہ آدمی نہیں مرتا۔ یہودیوں کی کوئی پلاننگ کامیاب نہیں ہو سکتی۔ کوئی پلاننگ کامیاب نہیں ہو سکتی۔ کبھی نہیں ہو سکتی"۔۔۔ صدر نے انتہائی مایوسانہ لہجے میں بڑبڑاتے ہوئے لہجے میں کہا اور اس کے ساتھ ہی ایک بار پھر دونوں ہاتھوں سے پکڑ لیا۔ ان کے چہرے پر انتہائی مایوسی کے تاثرات نمایاں تھے۔

☆☆☆☆

دانش منزل کے میٹنگ روم ہال میں اس وقت سیکرٹ سروس کے تمام ممبران موجود تھے البتہ عمران ابھی تک نہ آیا تھا اور ان کے درمیان یہی باتیں ہو رہی تھیں کہ چیف نے اچانک یہ ہنگامی میٹنگ کیوں کال کی ہے اور عمران کیوں اس میٹنگ میں شامل نہیں ہے کہ دروازہ کھلا اور عمران اندر داخل ہوا۔

"السلام علیکم ورحمتہ اللہ وبرکاتہ یا اہلیان میٹنگ ہال" عمران نے بڑے خشوع و خضوع سے سلام کرتے ہوئے کہا۔ اس کے چہرے پر اس وقت ایسی معصومیت تھی جیسے اسے ابھی تک اس دنیا کی ہوا تک نہ لگی ہو۔

"کیا تمہیں میٹنگ کے وقت کا علم نہ تھا۔ پھر کیوں لیٹ پہنچے ہو"۔۔۔۔ جولیا نے قدرے غصیلے لہجے میں کہا۔

"موت کا وقت مقرر ہوتا ہے لیکن کسی کو معلوم نہیں ہوتا اور

اگر معلوم ہوتا تو لامحالہ وہ کوشش کرتا کہ لیٹ ہو جائے"۔ عمران نے بڑے معصوم سے لہجے میں کہا۔

"اگر شکل اچھی نہ ہوتی تو آدمی بات تو اچھی کرے"۔۔۔ جولیا نے یکلخت کاٹ کھانے والے لہجے میں کہا۔

"عمران صاحب، کیا کوئی نیا کیس شروع ہو گیا ہے۔"صفدر نے عمران کے بولنے سے پہلے بات کرتے ہوئے کہا کیونکہ اسے معلوم تھا کہ جیسے جیسے جولیا غصہ کرتی جائے گی عمران اسے چڑاتا چلا جائے گا۔ اس لئے اس نے موضوع بدلنے کے لیے بات کر دی تھی۔

"نیا کیس تو تب شروع ہو جب پرانا کیس ختم ہو"۔۔۔ عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"کیا مطلب، کس کیس کی بات کر رہے ہو"۔۔۔ جولیا نے حیران ہو کر پوچھا۔

اب میں کیا کہوں تم سمیت سب یہاں کنوارے بیٹھے ہوئے ہیں اور بزرگ کہتے ہیں کہ کنواروں کے سامنے کیس کی بات کرنا آداب اخلاق کے خلاف ہوتی ہے"۔۔۔ عمران نے جواب دیا تو سب بے اختیار ہنس پڑے کیونکہ وہ اب کیس سے عمران کا مطلب اچھی طرح سے سمجھ گئے تھے۔

"اور تم، کیا تم شادی شدہ ہو"۔۔۔ جولیا نے آنکھیں نکالتے ہوئے کہا۔

"اگر میں کہوں ہاں تو کیا تم یقین کر لو گی"۔۔ عمران نے کہا۔

"تو کیا تم اب جھوٹ بولنا بھی سیکھ گئے ہو"۔۔۔ جولیا نے آنکھیں نکالتے کہا۔

"مس جولیا، عمران صاحب زبانوں کے بھی ماہر ہیں اس لئے شادی کا مطلب خوشی بتائیں گے اور شادی شدی کا مطلب ہوا وہ آدمی جو خوش باش ہو اور عمران صاحب بہر حال خوش باش ہیں"۔۔ اس بار صدیقی نے کہا۔

"ان معنوں میں تو ہم سب شادی شدہ کہلوا سکتے ہیں"۔۔۔ خاور نے کہا۔

"میں نے کب منع کیا ہے۔ چلو چیف کو بتا دینا کہ ہم سب شادی شدہ ہیں پھر دیکھنا کہ وہ کیا مطلب لیتا ہے اس سے"۔۔۔ عمران نے کہا تو سب بے اختیار ہنس پڑے۔۔

"ویسے عمران صاحب، ایف ایف دھات والے کیس کو تو ختم ہوئے کافی دن ہو گئے ہیں۔ پھر چیف نے آج کیوں یہ میٹنگ کال کی ہے۔ کیا اس میں کوئی نئی پیش رفت ہوئی ہے"۔۔۔۔ خاموش بیٹھے ہوئے کیپٹن شکیل نے کہا۔

"نئی پیش رفت کیا ہونی ہے۔ معاملہ تو ختم ہو گیا تھا"۔۔۔ صفدر نے کہا اور پھر اس پہلے کہ مزید کوئی بات ہوتی ٹرانسمیٹر کا بلب جل اٹھا اور سب اس کی طرف متوجہ ہو گئے۔۔ جولیا نے ہاتھ بڑھا کر این بٹن پریس کر دیا۔

"آپ لوگوں کو یہاں اس لئے کال کیا گیا ہے کہ آپ کو اس مشن

کے بارے میں تفصیلات بتائی جا سکیں جسے اس بار اکیلے عمران نے مکمل کیا ہے اور اگر عمران یہ مشن مکمل نہ کرتا تو پاکیشیا کو انتہائی ہولناک تباہی و بربادی اور اس کے کروڑوں افراد کو ایڑیاں رگڑ رگڑ کر مرنے سے بچانا ناممکن ہو جاتا"۔۔۔ ایکسٹو کی مخصوص آواز سنائی دی تو سب چونک کر حیرت بھری نظروں سے عمران کی طرف دیکھنے لگے جبکہ عمران اس طرح سر جھکائے بیٹھا تھا جیسے اس سے کوئی غلطی سرزد ہو گئی ہو اور وہ اپنی غلطی پر سخت شرمندہ ہو۔

"باس، آپ کس مشن کے بارے میں کہہ رہے ہیں"۔۔۔ جولیا نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"بی ٹی کاٹن سیڈ مشن کی بات ہو رہی ہے"۔۔۔ چیف نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"بی ٹی کاٹن سیڈ مشن کی بات ہو رہی ہے"۔۔۔ چیف نے جواب دیا تو اس بار جولیا کے ساتھ ساتھ تنویر، صفدر اور کیپٹن شکیل بھی بے اختیار چونک پڑے۔

"باس، بی ٹی کاٹن سیڈ کا مشن تو ٹیم نے مکمل کیا ہے۔ عمران ہمارا لیڈر ضرور تھا لیکن وہ اکیلا تو نہیں تھا"۔۔۔ جولیا نے کہا۔

"ٹیم نے جو مشن مکمل کیا تھا وہ دراصل مشن ہی نہ تھا بلکہ پاکیشیا سیکرٹ سروس کو دھوکے میں رکھنے کے لئے ایک ڈرامہ کھیلا گیا تھا۔ جبکہ اصل مشن کے بارے میں مجھ سمیت کسی کو بھی علم نہ تھا"۔ چیف نے کہا تو سب کے چہرے یکلخت انتہائی حیرت کے تاثرات ابھر آئے تھے۔ یہ بات ان کے لئے زیادہ حیرت کا باعث بنی تھی کہ چیف کو خود بھی معلوم نہ تھا۔

"باس، یہ سب کیسے ہوا"۔۔۔ جولیا نے کہا۔

"یہی بتانے کے لئے تو میں نے یہ میٹنگ کال کی ہے۔ اگر عمران آنکھیں کھلی نہ رکھتا تو ہم سب یہودیوں کے ہاتھوں شکست فاش کھا چکے تھے۔ مختصر طور پر بات یہ ہے کہ ایف ایف دھات ٹیم رونالڈ کے دار الحکومت یورٹو سے واپس لے آئی اور وہاں کی لیبارٹری اور سائنسدانوں کو بھی ختم کر دیا گیا تو ہم سب مطمئن ہو گئے کہ اب ایف ایف دھات سے کوئی کیمیائی ہتھیار تیار نہ ہو گے گا۔ عمران بھی بظاہر مطمئن تھا لیکن شاید اس کی چھٹی حس مسلسل خطرے کا الارم دے رہی تھی۔

پھر صدیقی نے عمران کو ایک رپورٹ دی کہ اس نے بی ٹی کاٹن سیڈ کے سلسلے میں ایک سرکاری تقریب میں اسرائیلی ایجنٹ کو دیکھا ہے۔ یہ ایجنٹ اسرائیل کی ریڈ آرمی سے متعلق تھا۔ تو میں نے اس سلسلے میں چیکنگ کرائی تو معلوم ہوا کہ یہ آدمی جس کا نام جیری تھا پاکیشیا سے ایکریمیا پہنچ کر وہاں سے اسرائیل چلا گیا ہے لیکن کوئی ایسی بات سامنے نہیں آ رہی تھی جس سے اس آدمی کی یہاں آمد کا تعلق قائم کیا جاتا۔ بی ٹی کاٹن سیڈ کے سلسلے میں جو سرکاری تقریب منعقد ہوئی تھی اس میں صدر مملکت نے بھی شرکت کی تھی کیونکہ آپ جانتے ہیں کہ پاکیشیا بنیادی طور پر زرعی ملک ہے اور کاٹن ہماری کیش کراپ ہے اور کاٹن کی فصل بھرپور ہونے سے ملک کی معیشت پر انتہائی اچھے اثرات پڑتے ہیں اور صدر مملکت سیکرٹری زراعت

ڈاکٹر احسان احمد کی تجویز پر ملٹی نیشنل کمپنیوں کا تیار کردہ زہریلا بیج جسے عام طور پر بی ٹی کاٹن سیڈ کہا جاتا ہے تجرباتی طور پر ایک سرکاری فارم میں اگایا گیا اور یہ تقریب اس کاٹن سیڈ کے رزلٹ کی تقریب تھی۔ حکومت نے اپنے طور پر اس سلسلے میں ساؤان کے ایک ماہر کاٹن سیڈ ڈاکٹر سلیمان کو بھی بطور مہمان کال کیا تھا کیونکہ ساؤان میں گذشتہ کئی سالوں سے بی ٹی کاٹن سیڈ استعمال ہو رہا تھا۔ ڈاکٹر سلیمان نے بھی جب بی ٹی کاٹن سیڈ کی فیور کی اور تجرباتی فارم میں بھی اس بی ٹی کاٹن سیڈ کا رزلٹ انتہائی شاندار رہا اور پاکیشیا کے تمام زرعی ماہرین نے بھی اس کی سفارش کر دی تو صدر مملکت نے ایکریمیا کی معروف گرین ایگری کمپنی سے بی ٹی کاٹن سیڈ کا آئندہ دس سالوں کے لئے معاہدہ کر لیا۔ یہاں تک بھی معاملات درست تھے۔ عمران اپنے طور پر ڈاکٹر سلیمان سے ملا لیکن ڈاکٹر سلیمان نے بھی اسے یقین دلایا کہ بی ٹی کاٹن سیڈ ملک کے لئے انتہائی فائدہ مند رہے گا۔ اس کے بعد کمپنی کی طرف سے بیج کی شپمنٹ ہوئی تو عمران نے اس آنے والے بیج کا زرعی لیبارٹریوں اور سائنسی لیبارٹریوں سے تجزیہ کرایا لیکن ہر طرف سے اوکے کی رپورٹ ملی اور مجھ سمیت سب مطمئن ہو گئے لیکن عمران مطمئن نہ ہوا۔ اس کے ذہن میں بہرحال اسرائیلی ایجنٹ کی اس تقریب میں شمولیت کھٹک رہی تھی۔ پھر عمران نے اپنے طور پر اسرائیل کے اعلیٰ ترین حلقوں کی مخبری کرنے والی ایک ایجنسی سے رابطہ کیا تو یہ بات پہلی بار سامنے آئی کہ وہ

اسرائیلی ایجنٹ جس کا نام جیری تھا اس کا اصل نام نکولس ہے اور وہ اب اسرائیل کی قومی سلامتی کا مشیر ہے۔ یہ ایسا دھماکہ خیز انکشاف تھا جس نے معاملات کو بے حد مشکوک کر دیا کیونکہ اسرائیلی قومی سلامتی کے مشیر کی پاکیشیا کی ایک سرکاری تقریب میں شمولیت عام حالات میں ہو ہی نہیں سکتی۔ چنانچہ اس نکولس کے بارے میں معلومات حاصل کی گئیں تو علم ہوا کہ نکولس ان دنوں ایکریمیا میں موجود ہے۔ چنانچہ عمران کی رپورٹ پر میں نے فارن ایجنٹ گراہم کے ذمے لگایا کہ وہ اس نکولس کو اغوا کر کے کسی خفیہ جگہ رکھے اور میں نے عمران کو حکم دیا کہ وہ فوری طور پر ایکریمیا پہنچ کر خود اس نکولس سے پوچھ گچھ کرے کہ وہ کیوں پاکیشیا آیا تھا۔ اس کے پیچھے کیا مقصد تھا۔ میرے حکم پر فارن ایجنٹ گراہم نے نکولس کو اغوا کر کے ولنگٹن سے دور ایک چھوٹے شہر ماؤنٹ میں رکھا جبکہ عمران ٹائیگر کے ساتھ خصوصی چارٹرڈ طیارے کے ذریعے وہاں پہنچا اور پھر نکولس سے پوچھ گچھ پر اصل اور انتہائی خوفناک سازش سامنے آ گئی".....چیف نے مسلسل بولتے ہوئے کہا اور سب اس طرح حیرت بھرے انداز میں یہ سب کچھ سن رہے تھے جیسے بچے کسی بزرگ سے کوئی دلچسپ کہانی سنتے ہیں۔

"یہ کیا سازش تھی جناب".....جولیا نے کہا کیونکہ چیف بولتے بولتے خاموش ہو گیا تھا۔

"یہ پاکیشیا کے خلاف انتہائی ہولناک اور بھیانک سازش تھی اور

اسے اس کامیابی سے خفیہ رکھا گیا تھا کہ اگر عمران اپنے خدشات کی بنا پر پیچھے نہ لگا رہتا تو دشمنوں کی یہ سازش یقیناً کامیاب ہو جاتی اور ملک تباہ ہو جاتا اور کسی کو شک بھی نہ پڑ سکتا تھا کہ کاٹن سیڈ جیسی عام چیز کے ذریعے بھی کسی ملک کو تباہ کیا جا سکتا ہے اور اس ملک کے کروڑوں افراد کو ایڑیاں رگڑ رگڑ کر مرنے پر مجبور کیا جا سکتا ہے اور یہ سب کچھ اس قدرتی انداز میں ہوتا کہ کسی کو بھی یہ شک نہ پڑ سکتا تھا کہ یہ سازش کے تحت ہو رہا ہے"...... چیف نے کہا تو سب کے چہروں پر انتہائی حیرت کے تاثرات ابھر آئے۔

"کاٹن سیڈ کے ذریعے ملک کی تباہی۔ یہ کیسے ممکن ہو سکتا ہے جناب"...... جولیا نے انتہائی حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"سازش یہ تھی کہ ایف ایف دھات جو کہ غیر ارضی دھات ہے اس میں قدرتی طور پر ایسا عنصر موجود ہے جو خالص حالت میں خوفناک زہر جو پوٹاشیم سائنائیڈ سے بھی ہزاروں گنا زیادہ طاقتور ہوتا ہے پیدا ہوتا رہتا ہے۔ ہمارا خیال تھا کہ اس سے کوئی کیمیائی ہتھیار تیار کیا جائے گا۔ اس لئے عمران کی سرکردگی میں ٹیم نے نہ صرف یہ دھات یورنو سے واپس حاصل کی تھی بلکہ کیمیائی ہتھیار تیار کرنے کے تجربات کی فائل بھی وہ واپس لے آئی تھی۔ یہاں بھی سائنسدانوں نے اس سے کیمیائی ہتھیار تیار کرنے کے تجربات کئے لیکن اس میں یہ خامی تھی کہ جیسے ہی اسے کسی دھات کے ساتھ مرکب کیا جاتا تو زہر پیدا ہونا ختم ہو جاتا۔ اس لئے کیمیائی ہتھیار کسی

صورت بھی اس سے تیار نہ ہو سکتا تھا لیکن اسرائیل کے ڈاکٹر بینکوایٹ نے ایک اور رخ پر تجربات کئے اور وہ ان تجربات میں کامیاب رہا۔ بی ٹی کاٹن سیڈ میں بھی کاٹن سیڈ کو زہریلا کیا جاتا ہے اور یہ زہر زمین میں موجود ایک قدرتی عنصر جسے بیلس ٹر نجسیس کہا جاتا ہے سے کیا جاتا ہے۔ اس کا فائدہ یہ ہوتا ہے کہ اس بیج سے پیدا ہونے والے پودے کا تنا اور پتے زہریلے ہوتے ہیں ان پر کیڑے حملہ نہیں کرتے۔ اس طرح زرعی ادویات پر اٹھنے والے اخراجات ختم ہو جاتے ہیں البتہ اس زہر کے اثرات کاٹن یا اس کے اندر موجود بنولے پر نہیں ہوتے اور کاٹن کا ریشہ بھی بین الاقوامی معیار پر ہوتا ہے اور اس کا وزن بھی کافی ہوتا ہے اور اس کی گریڈنگ بھی اعلیٰ ہوتی ہے۔ اس لئے بی ٹی کاٹن سیڈ سے پیدا ہونے والی کاٹن ملکی معیشت کے لئے نعمت غیر مترقبہ بن جاتی ہے۔ لیکن ڈاکٹر بینکوایٹ نے ایف ایف دھات کے غیر ارضی زہر کو کاٹن سیڈ میں استعمال کر کے مسلسل زہر پیدا کرنے میں کامیابی حاصل کر لی اور یہیں سے خوفناک سازش کا آغاز ہوا۔ اسرائیل میں چونکہ ایف ایف دھات کا ذخیرہ دستیاب ہو گیا تھا اس لئے ڈاکٹر بینکوایٹ کو یہ ٹاسک سونپا گیا کہ وہ ایف ایف زہر سے بی ٹی کاٹن تیار کرے اور پھر جس کمپنی سے پاکیشیا کا معاہدہ ہوا تھا اس کمپنی کا چیئرمین یہودی تھا اور وہ اس سازش میں شریک تھا۔ اس طرح معاہدے کے تحت ایف ایف سے زہر آلود بی ٹی کاٹن سیڈ پاکیشیا بھجوا دیا گیا۔ چونکہ سرکاری طور پر اسے پورے پاکیشیا کے کاٹن

ایریا میں کاشت کیا جانا تھا اس لئے یہ پورے پاکیشیا میں کاشت ہونا تھا۔ ڈاکٹر بینکوایٹ نے انتہائی ہوشیاری سے کام لیتے ہوئے اس کاٹن سیڈ کے ان خلیات کو زہر آلود کیا گیا تھا جن سے پودے کا تنا اور پتے پیدا ہوتے تھے البتہ کاٹن کے پھل اور بنولے پر اس کے اثرات نہ پڑتے تھے اور جب تک اسے زمین میں کاشت نہ کر دیا جائے اس وقت تک اس زہر کی اصلیت سامنے نہ آئی تھی البتہ جب اس کا پودا نمودار ہوتا تو اس سے مسلسل زہر نکل کر فضا میں ملتا رہتا اور چونکہ یہ فصل چھ ماہ تک قائم رہتی ہے اس لئے اس سازش کے تحت چھ ماہ تک کروڑوں پودوں سے نکلنے والا خوفناک زہر فضا میں شامل ہوتا رہتا اور اس سے نہ صرف پورا ماحول زہر آلود ہو جاتا بلکہ اس زہر سے پانی بھی زہر آلود ہو جاتا جس سے انتہائی خوفناک اور پیچیدہ بیماریاں پیدا ہوتیں اور ملک کی خوفناک تباہی اور انسانوں کا بیماریوں میں مبتلا ہو کر مرنے کا خوفناک چکر شروع ہو جاتا۔ آئندہ سال البتہ جو کاٹن سیڈ سپلائی کیا جاتا اسے مکمل طور پر ایف ایف سے زہر آلود کر دیا جاتا۔ اس لئے اس کے اثرات مزید تباہ کن ہوتے اور دو سالوں کے اندر پاکیشیا کی تباہی مکمل ہو جاتی اور کسی کو آخری لمحے تک معلوم نہ ہو سکتا کہ یہ تباہی قدرتی نہیں بلکہ یہودیوں کی سازش کی وجہ سے ہوئی ہے۔ نکولس سے اس سازش کا علم ہونے پر عمران ٹائیگر سمیت اسرائیل پہنچا اور اس نے ڈاکٹر بینکوایٹ اور اس لیبارٹری کو بھی بلاسٹ کر دیا تاکہ ہمیشہ کے لئے یہ فارمولا ہی ختم ہو جائے اور یہ سازش بھی اور پھر

عمران کی اطلاع پر میں نے صدر مملکت کو حکم دیا کہ بی ٹی کاٹن سیڈ جو ایکریمیا سے یہاں پہنچا ہے اسے ہرگز استعمال نہ کیا جائے اور اسے اس طرح تلف کر دیا جائے کہ اس کے اثرات ماحول پر نہ پڑ سکیں اور میرے حکم کی تعمیل کر دی گئی۔ اس طرح پاکیشیا خوفناک تباہی سے دوچار ہونے سے بچ گیا اور یہ چونکہ عمران کی وجہ سے ہوا ہے اس لئے میں نے فیصلہ کیا ہے کہ عمران کو خصوصی انعام دیا جائے"۔ چیف نے کہا تو سب بے اختیار چونک پڑے کیونکہ یہ ان کے لئے واقعی نئی بات تھی جبکہ عمران ویسے ہی منہ لٹکائے خاموش بیٹھا ہوا تھا۔ جیسے اسے کسی انعام سے کوئی دلچسپی ہی نہ ہو۔

"کیا انعام باس"...... جولیا نے مسرت بھرے لہجے میں کہا۔

"اس کا فیصلہ آپ سب نے متفقہ طور پر کرنا ہے جو فیصلہ ہو وہ مجھے بتا دیا جائے۔ اوور اینڈ آل"...... دوسری طرف سے کہا گیا اور ٹرانسمیٹر کا جلتا ہوا بلب بجھ گیا تو جولیا نے ہاتھ بڑھا کر بٹن آف کر دیا اور اس کے ساتھ ہی سب ساتھی ایک دوسرے کی طرف دیکھ کر بے اختیار ہنس پڑے۔

"عمران صاحب، آپ بتائیں کہ آپ کیا انعام لینا چاہتے ہیں۔ ہم وہی فیصلہ کر لیں گے"...... صفدر نے کہا تو اس بار بھی تقریباً سب نے ہی تائید کر دی۔

"چیف نے متفقہ فیصلے کا کہا ہے۔ یہ سوچ لو"...... عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"ہم متفقہ فیصلہ ہی کریں گے"....... صفدر نے دلچسپی لیتے ہوئے کہا۔ باقی ساتھی بھی اشتیاق آمیز نظروں سے عمران کو دیکھنے لگے۔

"تنویر سے پوچھ لو بلکہ حلف لے لو۔ کہیں یہ مخالف ووٹ نہ دے دے"....... عمران نے کہا تو سب بے اختیار چونک پڑے۔ جولیا کے چہرے پر یکلخت شفق سی لہرانے لگ گئی تھی۔

"تم سے انعام کی بات ہوئی ہے سمجھے۔ مزید پھیل نہ جانا"۔ تنویر نے غصیلے لہجے میں کہا۔

"میں بھی انعام کی ہی بات کر رہا ہوں"....... عمران نے کہا۔

"آپ بتائیں تو سہی عمران صاحب"....... صفدر نے کہا تو جولیا نے بے اختیار نظریں جھکا لیں جبکہ تنویر نے بے اختیار ہونٹ بھینچ لئے کیونکہ سب کو اندازہ ہو گیا تھا کہ عمران کیا انعام مانگنے والا ہے۔

"اچھی طرح سوچ لو"....... عمران نے کہا۔

"آپ بتائیں تو سہی"....... صفدر نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"تو پھر کان کھول کر سن لو۔ پھر نہ کہنا کہ ہمیں خبر نہیں ہوئی تھی"۔ عمران نے کہا۔

"سیدھی طرح بک بھی دو اب"....... جولیا نے یکلخت جھلائے ہوئے لہجے میں کہا تو صفدر اور دوسرے ساتھی جولیا کی اس جھلاہٹ پر بے اختیار مسکرا دیئے۔

"بب، بب۔ بتا دوں واقعی"....... عمران نے کہا۔

"ہاں بتا دیں عمران صاحب"....... صفدر نے کہا۔

"اچھی سی چیونگم کا پیکٹ دلوا دو۔ مدت ہوئی چیونگم ہی نہیں کھائی"....... عمران نے بڑے معصوم سے لہجے میں کہا تو میٹنگ ہال بے اختیار قہقہوں سے گونج اٹھا اور عمران اس طرح ان سب کو دیکھنے لگا جیسے اسے حیرت ہو رہی ہو کہ یہ سب لوگ کیوں ہنس رہے ہیں۔ جبکہ جولیا بے اختیار لمبے لمبے سانس لے رہی تھی۔

ختم شد

عمران سیریز میں دلچسپ اور منفرد انداز کا ناول
مکمل ناول
ہاٹ ریز
مصنف
مظہر کلیم ایم اے
ہاٹ ریز ـــ ایک ایسا آلہ جو زمین کی اتھاہ گہرائیوں میں نصب کیا گیا تھا۔
ہاٹ ریز ـــ ایسا آلہ جو پاکیشیا کے ایک پہاڑی علاقے میں نصب کیا گیا جس سے پاکیشیا اور شوگران دونوں کے ایٹمی ہتھیار زیرو کیے جا سکتے تھے۔ پھر ـــ؟
ہاٹ ریز ـــ ایسا آلہ جسے پاکیشیا سیکرٹ سروس باوجود کوشش کے تلاش نہ کر سکی۔ کیوں؟
ہاٹ ریز ـــ ایکریمیا اور اسرائیل کی پاکیشیا کے ایٹمی ہتھیاروں کے خلاف انتہائی بھیانک مگر کامیاب سازش۔
ہاٹ ریز ـــ جس کے خلاف بلیک زیرو اور پاکیشیا سیکرٹ سروس نے علیحدہ علیحدہ آپریشن کیا مگر عمران اس آپریشن میں شامل نہ ہوا۔ کیوں؟ کیا عمران کو پاکیشیا کا دفاع عزیز نہ تھا۔ یا ـــ؟
ہاٹ ریز ـــ جس کی حفاظت کے لئے ایکریمیا کی بلیک ایجنسی کے سپر ٹاپ ایجنٹس میدان میں اترے مگر عمران نے ان پر قابو پا لینے کے باوجود انہیں آزاد کر دیا؟
ہاٹ ریز ـــ جس کو زیرو کرنے کے لئے عمران نے پاکیشیا سیکرٹ سروس سے ہٹ کر علیحدہ کام کیا۔ کیوں؟ اور کیا وہ کامیاب بھی رہا۔ یا ـــ؟
انتہائی دلچسپ منفرد موضوع مسلسل اور بے پناہ سسپنس پر مبنی ایک منفرد ناول
یوسف برادرز پاک گیٹ ملتان
عمران سیریز میں ایک دلچسپ اور ہنگامہ خیز کہانی
مکمل ناول
براڈ سسٹم
مصنف
مظہر کلیم ایم اے
براڈ سسٹم ایک ایسا سسٹم جس سے کسی بھی ملک کا ایٹمی دفاع طویل عرصے کے لئے جام کیا جا سکتا ہے۔
براڈ سسٹم جس کی تیاری مکمل ہو چکی تھی اور اسے سب سے پہلے پاکیشیا کے خلاف آزمایا جانا تھا۔
بلون پوری دنیا کے یہودیوں پر مشتمل تنظیم جو براڈ سسٹم و سیٹلائٹس کے ذریعے تمام مسلم ممالک کے خلاف استعمال کرنا چاہتی تھی۔
بلون جس کے چیئرمین لارڈ برگساں نے ایکریمیا کے ٹاپ فیلڈ ایجنٹوں کی خدمات حاصل کر رکھی تھیں۔
بلون جس کا پہلا ٹارگٹ پاکیشیا اور پاکیشیا سیکرٹ سروس تھی۔
وہ لمحہ ـــ جب عمران اور اس کے ساتھی خوفناک میزائلوں کی زد میں آ کر ہلاک ہو گئے اور ان کی لاشوں کو چیک بھی کر لیا گیا۔
کیا ـــ براڈ سسٹم کے تحت بلون نے پاکیشیا کا ایٹمی دفاع مفلوج کر دیا۔ یا ـــ؟
کیا ـــ عمران اور اس کے ساتھی پاکیشیا کے ایٹمی دفاع کے تحفظ کے لئے کچھ بھی نہ کر سکے۔ یا ـــ؟
انتہائی دلچسپ منفرد اور ہنگامہ خیز کہانی
یوسف برادرز پاک گیٹ ملتان

عمران سیریز میں ایک منفرد انداز کا ناول
مسلم کرنسی
مصنف
مظہر کلیم ایم اے
مسلم کرنسی — ایسی کرنسی جسے پوری دنیا کے مسلم ممالک مل کر خصوصی طور پر سامنے لے آنا چاہتے تھے۔
مسلم کرنسی — جس کے مارکیٹ میں آنے کے بعد پوری دنیا کے مسلمانوں میں معاشی خوشحالی کا ایک نیا دور شروع ہو سکتا تھا۔
مسلم کرنسی — جو ایکریمین ڈالر، یورپین یورو اور دیگر بین الاقوامی کرنسیوں کے لئے انتہائی نقصان دہ ثابت ہو سکتی تھی۔
مسلم کرنسی — جسے مارکیٹ میں آنے سے روکنے کے لئے بین الاقوامی طور پر خوفناک سازشیں شروع کر دی گئیں۔
مسلم معاشی ماہرین کا گروپ جو مسلم کرنسی بین الاقوامی مارکیٹ میں لانے پر کام کر رہا تھا اس کے خاتمے کے لئے ایکریمین اور دیگر غیر مسلم ممالک کے ٹاپ ایجنٹس کو حرکت میں لایا گیا اور پھر —— ؟
مسلم کرنسی — جس کے دفاع میں عمران اور پاکیشیا سیکرٹ سروس کے میدان میں آنے سے ایک خوفناک جدوجہد کا آغاز ہو گیا —— ؟
کیا — مسلم کرنسی کو مارکیٹ میں اوپن کیا بھی جا سکا یا یہ منصوبہ جبراً ختم کرا دیا گیا۔
کیا — عمران اور پاکیشیا سیکرٹ سروس مسلم کرنسی کے منصوبے کو عملی طور پر کامیاب کر سکے یا نہیں —— ؟
پس پردہ بین الاقوامی خوفناک سازشوں پر مبنی ایک ایسی کہانی جو قارئین پر یقیناً سوچ کے نئے دریچے کھول دے گی
تیز رفتار ایکشن، بے پناہ سسپنس
اور منفرد انداز پر مبنی ایک یادگار ناول
یوسف برادرز پاک گیٹ ملتان

عمران سیریز میں بلیک تھنڈر کے سلسلے کا ہنگامہ خیز ناول

گولڈن ایجنٹ

ان ایکشن

مصنف مظہر کلیم ایم اے

بلیک تھنڈر کی گولڈن ایجنٹ جب ان ایکشن آئی تو کیا عمران اور اس کے ساتھی اس کے مقابلے پر ٹھہر سکے۔ یا ——— ؟

سپیشل لیبارٹری بلیک تھنڈر کی ایسی لیبارٹری جس کی حفاظت گولڈن ایجنٹ کی ذمہ داری تھی اور گولڈن ایجنٹ نے اسے ہر لحاظ سے ناقابل تسخیر بنا دیا ——— کیا واقعی ——— ؟

سپیشل لیبارٹری جہاں سے عمران اور اس کے ساتھیوں نے پاکیشیائی سائنسدان کو اس کے فارمولے سمیت زندہ باہر نکالنا تھا۔ کیا ایسا ممکن بھی تھا ——— یا ——— نہیں ——— ؟

وہ لمحہ ——— جب گولڈن ایجنٹ کے مقابل عمران کو کھلے عام شکست تسلیم کرنا پڑی اور گولڈن ایجنٹ نے عمران کو شکست دینے کے باوجود زندہ واپس بھجوا دیا ——— کیوں ——— ؟

وہ لمحہ ——— جب عمران کو اس کی زندگی میں پہلی بار اپنے مشن سے پیچھے ہٹنے پر مجبور کر دیا گیا۔ وہ مجبوری کیا تھی ——— ؟

——•••• انتہائی حیرت انگیز سچوئیشن ••••——

گولڈن ایجنٹ اور عمران کے درمیان ایسا مقابلہ جس کا انجام ان دونوں کے لئے حیرت انگیز ثابت ہوا۔

کیا ——— عمران پاکیشیائی سائنسدان کو اس کے فارمولے سمیت لیبارٹری سے باہر نکالنے اور بلیک تھنڈر کی سپیشل لیبارٹری کو تباہ کرنے میں کامیاب ہو سکا۔ یا ——— ؟

کیا ——— عمران بلیک تھنڈر کے مقابلے میں اپنے مشن میں کامیاب بھی ہو سکا۔ یا اس بار ناکامی واقعی اس کے مقدر میں لکھ دی گئی تھی۔

انتہائی حیرت انگیز اور دلچسپ کہانی جس میں ایکشن اور سسپنس اپنے عروج پر پہنچ گئے۔

☆ انتہائی تیز رفتار ایکشن ☆

اعصاب کو چٹخا دینے والا سسپنس

جو آپ کو مدتوں یاد رہے گا

آج ہی اپنے قریبی بک سٹال یا براہ راست ہم سے طلب کریں

یوسف برادرز پاک گیٹ ملتان